﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

# الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد22 | جمعۃ المبارک 22 مئی 2015ء | شمارہ21

03 شعبان 1436 ہجری قمری ❁ 22 ہجرت 1394 ہجری شمسی

## خلافت علیٰ منہاج نبوت

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا۔ پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی۔ پھر جب اللہ چاہے گا اس کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر سختی والی بادشاہت قائم ہوگی۔ پھر اللہ جب چاہے گا اس کو بھی اٹھا لے گا۔ اس کے بعد ظالمانہ بادشاہت کا دور آئے گا۔ پھر اللہ اس کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر (آخر میں دوبارہ۔ ناقل) نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد خاموش ہوگئے۔ (مسند احمد بن حنبل 18596)

**قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلا دے۔**
**تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔**
**خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہوسکتا ہے جو ظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔**

✪......’’خلیفہ کے معنے جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے۔ نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہتے ہیں۔‘‘
(ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 666۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

✪......’’صوفیاء نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا ازسرِنو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا؟ اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمادے گا کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا اور سب سے اوّل حق انہی کے دل میں ڈالا‘‘ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 524۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

✪......’’خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہوسکتا ہے جو ظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔ اس واسطے رسول کریمؐ نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظلّ ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔ پس جو شخص خلافت کو صرف تیس برس تک مانتا ہے وہ اپنی نادانی سے خلافت کی علّت غائی کو نظرانداز کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ تو ہرگز نہیں تھا کہ رسول کریمؐ کی وفات کے بعد صرف تیس برس تک رسالت کی برکتوں کو خلیفوں کے لباس میں قائم رکھنا ضروری ہے۔ پھر بعد اس کے دنیا تباہ ہوجائے تو ہو جائے کچھ پروا نہیں............

پس یہ حقیر خیال خدا تعالیٰ کی نسبت تجویز کرنا کہ اس کو صرف اِس اُمّت کے تیس برس کا ہی فکر تھا اور پھر اس کو ہمیشہ کے لئے ضلالت میں چھوڑ دیا اور وہ نور جو قدیم سے انبیاء سابقین کی امّت میں خلافت کے آئینہ میں وہ دکھلاتا رہا اس امّت کے لئے دکھلانا اس کو منظور نہ ہوا۔ کیا عقل سلیم خدائے رحیم و کریم کی نسبت ان باتوں کو تجویز کرے گی ہرگز نہیں۔ اور پھر یہ آیت خلافت ائمہ پر گواہ ناطق ہے۔ وَ لَقَدۡ کَتَبۡنَا فِی الزَّبُوۡرِ مِنۡۢ بَعۡدِ الذِّکۡرِ اَنَّ الۡاَرۡضَ یَرِثُہَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوۡنَ (انبیاء: 106) کیونکہ یہ آیت صاف صاف پکار رہی ہے کہ اسلامی خلافت دائمی ہے اس لئے کہ یَرِثُہَا کا لفظ دوام کو چاہتا ہے۔ وجہ یہ کہ اگر آخری نوبت فاسقوں کی ہو تو زمین کے وارث وہی قرار پائیں گے نہ کہ صالح اور سب کا وارث وہی ہوتا ہے جو سب کے بعد ہو‘‘۔ (شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 353-354)

✪......’’یہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیۡ (المجادلۃ:22)‘‘(ترجمہ: خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے)‘‘ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجّت زمین پر پوری ہو جائے......لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (1) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے......جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہوگئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہوگئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا......اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا (النور:56)۔

سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔...... میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔......‘‘
(الوصیت روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 304-306)

# خلافت کے متعلق
# رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات

## نبوت اور خلافت

### ہر نبوت کے بعد خلافت

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:۔ جب بھی کوئی نبوت آئی اس کے بعد خلافت قائم ہوئی ہے۔

(مجمع الزوائد۔ علی بن ابی اکبر الھیثمی جلد5 صفحہ 188 دارالکتاب العربی قاہرہ۔ بیروت 1407ھ)

حضرت عبدالرحمان بن سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔

(کنز العمال کتاب الفتن من قسم الافعال۔ فصل فی متفرقات الفتن جلد 11 صفحہ 115 حدیث نمبر 31444)

### خلیفے ہوں گے

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بنی اسرائیل کی نگرانی نبی کیا کرتے تھے جب کوئی نبی فوت ہوجاتا تو ایک اور نبی اس کا جانشین ہوتا اور دیکھو میرے (فوراً) بعد کوئی نبی نہیں مگر خلیفے ضرور ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ صحابہ نے پوچھا پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا جو پہلے ہو اس کی بیعت پہلے پوری کرو۔ پھر اس کے بعد جو ہو ان کا حق انہیں دو کیونکہ اللہ بھی ان سے ضرور پوچھے گا اس (رعیّت) کے بارے میں جس کی نگرانی اس نے ان کے سپرد کی۔

(صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل، حدیث نمبر 3196)

### خلافت کی مدّت

حضرت سفینہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میری امت میں خلافت 30 سال رہے گی پھر اس کے بعد ملوکیت ہوگی۔

حضرت سفینہؓ نے چاروں خلفاء راشدین کا عرصہ شمار کرکے بتایا کہ 30 سال پورے ہوگئے اور بنوامیہ کا دعویٰ کہ ان میں خلافت ہے جھوٹا ہے وہ تو ملوکیت کے حامل ہیں۔

(جامع ترمذی کتاب الفتن باب الخلافۃ حدیث نمبر 2152)

### خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا قیام

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تم میں نبوت قائم رہے گی پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ پھر اس کے بعد جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ بعد ازاں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ اس کے بعد آپ خاموش ہوگئے۔

(مسند احمد حدیث 17680)

## خلیفہ خدا بناتا ہے

### یہ خدا کا کام ہے

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری بیماری میں فرمایا:۔ میں ابوبکر کو اپنے بعد خلیفہ مقرر کرنا چاہتا تھا مگر پھر میں نے خیال کیا کہ یہ خدا کا کام ہے۔ خدا ابوبکر کے سوا کسی اور شخص کو خلیفہ نہیں بننے دے گا اور نہ ہی خدا کی مشیت کے ماتحت مومنوں کی جماعت ابوبکر کے سوا کسی اور کی خلافت پر راضی ہوسکے گی۔

(صحیح بخاری کتاب الاحکام باب الاستخلاف حدیث نمبر 6677)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی بیماری کے دوران فرمایا:۔ مجھے ڈر ہے کہ کئی خواہش رکھنے والے اٹھ کھڑے ہوں گے اور کہیں گے میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اور مومن ابوبکر کے سوا کسی کو خلیفہ بنانے پر راضی نہیں ہوں گے۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل ابوبکر حدیث 4399)

### اللہ نے خلیفہ بنایا

حضرت عثمانؓ نے صحابہؓ کی ایک مجلس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کو خلیفہ بنایا اللہ کی قسم نہ میں نے کبھی ان کی نافرمانی کی اور نہ کبھی انہیں دھوکا دیا پھر اللہ نے عمر کو خلیفہ بنایا خدا کی قسم نہ میں نے کبھی ان کی حکم عدولی کی نہ کبھی غلط بیانی کی۔ پھر اللہ نے مجھے خلیفہ بنا دیا کیا میرے تم پر وہی حقوق نہیں جو ان پہلے خلفاء کے مجھ پر تھے۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب ہجرۃ الحبشۃ۔ حدیث نمبر 3583)

## خلیفہ معزول نہیں ہوسکتا

### خلعت نہ اتارنا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا:۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تجھے ایک قمیص پہنائے گا اور اگر منافقین تجھ سے اس قمیص کے اتارنے کا مطالبہ کریں تو اسے ہرگز نہ اتارنا یہاں تک کہ تم مجھ سے آن ملو۔ یہ بات رسول اللہؐ نے تین دفعہ فرمائی۔

(مسند احمد۔ حدیث نمبر 23427)

ایک حدیث میں رسول اللہؐ نے وہ قمیص اتارنے کا مطالبہ کرنے والوں کو ظالم قرار دیا ہے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد3 صفحہ 66 ذکر ما قیل لعثمان فی الخلع۔ ابن سعدؒ دار صادر بیروت)

باغیوں نے جب حضرت عثمانؓ سے خلافت سے دستبردار ہونے کا مطالبہ کیا تو انہوں نے فرمایا:۔ جو قمیص خدا تعالیٰ نے مجھے پہنائی ہے میں اسے ہرگز اتار نہیں سکتا۔

(الطبقات الکبریٰ جلد3 ص72 ابن سعد دار صادر بیروت)

پھر فرمایا کہ مجھے پھانسی پر لٹک جانا زیادہ مرغوب ہے بہ نسبت اس کے کہ میں اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ منصب خلافت سے الگ ہو جاؤں۔

(تاریخ طبری جلد2 صفحہ 667 ابن جریر۔ دار الکتب العلمیہ بیروت 1406ھ۔ طبع اولیٰ)

## خلفاء کے متعلق پیشگوئی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہؓ سے فرمایا کہ میرے بعد ابوبکر خلیفہ ہوں گے پھر اس کے بعد تیرے والد (عمر) خلیفہ ہوں گے۔ حضرت حفصہؓ نے پوچھا کہ آپ کو یہ اطلاع کس نے دی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے علیم و خبیر خدا نے خبر دی ہے۔

(تفسیر الصافی جلد2 صفحہ 716 سورۃ التحریم الفیض الکاشانی کتاب فروشی الاسلامیہ۔ تہران)

### جانشین کی خبر

حضرت جبیر بن مطعمؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوبارہ آنے کا ارشاد فرمایا۔ اس نے کہا اگر میں آؤں اور آپ وفات پاچکے ہوں تو پھر میں کیا کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس چلی جانا۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب قول النبی لو کنت متخذاً...... حدیث نمبر 3386)

### ابوبکر نماز پڑھائیں

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری بیماری کی بات ہے کہ نماز عشاء کا وقت ہوگیا تو رسول کریم کمزوری کی وجہ سے مسجد میں تشریف نہ لے جاسکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ چنانچہ ان ایام میں حضرت ابوبکرؓ نمازیں پڑھاتے رہے۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استخلاف الامام حدیث نمبر 629)

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

## نعمت عظمیٰ خلافت

خدا چاہتا ہے بنائے خلافت
تا پہچان اس کی کرائے خلافت
خلافت کو جاری خدا نے کیا ہے
وہی ہے جو اب بھی بنائے خلافت
یہ ملتا نہیں ہے کبھی مانگنے سے
خدا خود ہے دیتا لوائے خلافت
رسولِ خدا کی نیابت میں آ کے
خدا سے ملائے عطائے خلافت
گناہوں کے رستے سے بچنے کی باتیں
خدا کی زباں میں سنائے خلافت
خلیفۂ خامس کے فیضان دیکھو
زبردست کر دی بِنائے خلافت
تمہی سچے پیارے ہمارے خلیفہ
تمہیں دی ہے اُس نے رِدائے خلافت
سروں سے مصیبت بھی ٹلنے لگی ہے
نوید سحر یہ سنائے خلافت
خلافت خدا کی ہے نعمتِ عظمیٰ
سبھی مل کے مانگو بقائے خلافت
اگر چاہتے ہو سکینت جہاں میں
سنو دل سے پیاری ندائے خلافت
ہمیشہ رہے گی سروں پہ سلامت
ہے وعدہ خدا کا برائے خلافت
دعا میری یہ ہے بصد عجز و منّت
رہے سب کے دل میں وفائے خلافت
یہ پھیلے زمیں کے کناروں سے آگے
ثنائے خلافت صدائے خلافت
میں ادنیٰ غلامِ مسیحِ زماں ہوں
مجھے چاہئے بس دعائے خلافت

(سید محمود احمد شاہ)

# مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

**قسط نمبر350**

## مکرم احمد حسن صاحب (1)

مکرم احمد حسن صاحب لکھتے ہیں:

میرا تعلق مصر کے ضلع سوہاج سے ہے جس کی ایک غریب سی بستی میں میری پیدائش 1967ء میں ہوئی۔

بستی کے رہنے والوں کی اکثریت کھیتی باڑی کے پیشے سے وابستہ تھی۔ جہاں معاشرتی اعتبار سے غربت کے باعث بات بات پر جھگڑے اور حسب نسب پر فخر جیسی برائیاں عام تھیں وہاں ’’پدرم سلطان بود‘‘ کا راگ الاپنے والوں کی بھی کثرت تھی۔ جاہلیت کی عادات کی طرح بستی کے طاقتور لوگ غریبوں اور کمزوروں کا حق کھاتے، تکبّر سے کام لیتے اور بیکس و بے بس لوگوں کو ظلم کا نشانہ بناتے تھے۔

یوں تو بستی کی دو تین مساجد تھیں لیکن نمازیوں سے خالی رہتی تھیں۔ اگر دیگر بستیوں یا شہروں سے قرآن پڑھانے والے وفود نہ آتے تو شاید ہماری بستی قرآن کی روشنی سے بھی محروم رہتی۔

80ء کی دہائی میں ہمارے ملک میں خوشحالی آئی۔ اقتصادی، تعلیمی اور ثقافتی میدانوں میں بہت بڑے بڑے اقدام کئے گئے۔ اس ترقی کا کچھ حصہ ہماری بستی کو بھی ملا اور جہاں اس کی بھی مادی حالت سنوری وہاں لوگوں کا دین کی طرف رجحان بھی بڑھنے لگا۔

میرے والدین کی علیحدگی ہو چکی تھی اور میں اپنی والدہ کے ہمراہ رہتا تھا۔ میرے والد صاحب ٹیچر تھے، انہوں نے صوفیوں کے شاذلی طریق کو اختیار کیا اور پھر ان کا شمار اپنے علاقے کے بڑے مشائخ میں سے ہونے لگا۔ بچپن میں والد صاحب کے ساتھ میرا تعلق صرف اتنا تھا کہ مَیں انہیں مسجد کی طرف آتے جاتے دیکھتا تھا۔

### صوفی ازم میں حفظِ قصائد و کتب

جب میں مڈل کا طالبعلم تھا تو میری دادی کے اصرار پر مَیں اور میری بہن اپنے والد صاحب کے ساتھ آ کر رہنے لگے۔ نوعمری کی سوچوں کے تحت میں نے پڑھائی چھوڑ کر کوئی کام کرنے کا ارادہ کیا تو میرے چچا نے کئی دنوں کے نصائح کے بعد مجھے پڑھائی جاری رکھنے پر قائل کر لیا، اور پھر زبردستی مجھے ٹیچنگ کا کورس کروانے کے لئے داخل کروا دیا گیا جہاں میرا رجحان صوفی ازم کی طرف ہو گیا۔ صوفی ازم میں شمولیت کے بعد میں نے بہت سی کتب پڑھیں اور بے شمار قصائد اور شعر یاد کر لئے۔ ان میں قصیدہ بُردہ، امام شافعیؒ کے شعر، ابو اسحاق البیری کا طویل قصیدہ قابل ذکر ہیں۔ نیز وراثتی احکام کی کتاب ’’الرحبیۃ‘‘ اور علم حدیث کی اصطلاحات کو شعری رنگ میں بیان کرنے والا ’’منظومہ بیقونیہ‘‘ کو حفظ کر لیا۔ اس کے علاوہ علم اصول وعقیدہ کی کتاب ’’سلم الوصول إلی علم الاصول فی العقیدۃ‘‘ اور علم نحو کے قواعد کے بارہ میں مشہور زمانہ منظوم کتاب ’’الفیہ ابن مالک‘‘ کے بعض حصے بھی زبانی یاد کر لئے۔

اپنے والد کے گھر میں میرا اپنے دادا جان کے ساتھ زیادہ تعلق بن گیا تھا وہ بچوں کو حفظِ قرآن کی تعلیم دیتے تھے۔ میرے پڑدادا صاحب نے بھی ساری عمر یہی کام کیا تھا۔ بہرحال میں نے اپنے دادا جان سے تجوید قرآن کے احکام سیکھے اور اس میں کافی مہارت حاصل کر لی۔ پھر جب میرے دادا جان بیمار ہوئے تو میں ان کی جگہ بچوں کو قرآن کریم حفظ کروانے کے دروس دیتا رہا۔

### اخوان المسلمین میں شمولیت

ٹیچنگ کورس کے آخر پر میرا تعارف بعض نوجوانوں سے ہوًا جن کا تعلق اخوان المسلمین اور اس جیسی دیگر جماعتوں سے تھا۔ میرے چچا نے میرا ان جماعتوں کی طرف رجحان دیکھا تو مجھے سختی سے ان سے دُور رہنے کا کہا۔ اپنے چچا کے اس قدر سختی سے روکنے کی وجہ سے میرے دل میں ان جماعتوں کے بارہ میں جاننے کی جستجو پیدا ہو گئی۔ یہ جماعتیں اللہ و رسول کی باتیں کرتی اور اسلام پھیلانے کو اپنا مقصدِ اولین ٹھہراتی تھیں نیز اعلیٰ اسلامی اخلاق اور تعلیمات پر عمل کی دعوت دیتی تھیں، پھر بھی چچا کی طرف سے ان جماعتوں کی مخالفت کی مجھے سمجھ نہ آتی تھی۔ میرے اصرار پر انہوں نے صرف اتنا کہا کہ میں نے ان میں رہ کر دیکھ لیا ہے اور میں نے ان جماعتوں سے بہت بڑا نقصان اٹھایا ہے۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تم بھی اس راہ پر چل کر بالآخر نقصان اٹھاؤ۔

ابھی تک میرا یہی خیال تھا کہ شاید میرے چچا کو بعض مخصوص حالات کی وجہ سے کوئی تلخ تجربہ ہوا ہے جبکہ حقیقت میں یہ جماعتیں ایسی نہیں ہیں۔ لہٰذا میں نے چچا کی نصیحت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اخوان المسلمین کے بعض نوجوانوں کے ساتھ میل ملاپ بڑھانا شروع کر دیا۔ یہ تعلق اتنا بڑھا کہ میں ہوسٹل میں ان کے ساتھ ہی رہنے لگا اور پھر آہستہ آہستہ ان کے انتظامی اجلاسات میں بھی شامل ہونے لگا جن میں دیگر سرگرمیوں کے علاوہ ان کے بڑے بڑے مولوی خطاب فرمایا کرتے تھے۔

میں نے ان اجلاسات میں جو کچھ سنا اس سے یہی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا تھا کہ اخوان المسلمین اسلامی شریعت کے نفاذ اور خلافت کے قیام کے داعی ہیں اور اسلام کی صحیح تعلیمات کو پھیلانے کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔ مسجد میں لاؤڈ سپیکروں سے ان کے نعرہ ہائے تکبیر اور ترانے سن کر دل میں جوش پیدا ہو جاتا تھا۔ پھر ان کا شعار: خدا ہمارا مقصد، رسولؐ ہمارا راہنما، قرآن ہمارا دستور العمل، جہاد ہمارا طریقِ عمل اور خدا کی راہ میں موت ہماری سب سے بڑی خواہش، بھی سننے والے کے دل میں ولولہ پیدا کر دیتا تھا۔

### سلفی جماعت میں شمولیت

اخوان المسلمین کے ساتھ میرا تعلق تقریبًا دو سال تک رہا جس کے بعد میرا تعارف سلفی جماعت سے تعلق رکھنے والے بعض نوجوانوں سے ہوًا۔ وہ اخوان المسلمین کو بہت سے اعتراضات کا نشانہ بناتے تھے۔ ان میں سے بعض اہم اعتراضات یہ ہیں:

1۔ اخوان المسلمین حکومتِ وقت کے ساتھ مداہنت سے کام لیتے ہیں اور حق بات کہنے سے گریز کرتے ہیں۔

2۔ وہ سیاست اور انتخابات میں حصہ لینے کو جائز سمجھتے ہیں جبکہ سلفی طرز فکر موجودہ حالت میں اس کو جائز نہیں سمجھتا۔

3۔ وہ اپنے مسلک کی تبلیغ کے دوران نیز دیگر کئی مواقع پر مصلحتوں کی بناء پر جھوٹ بولنے کو جائز قرار دیتے ہیں۔

میں نے چند روز تک ان امور کی تحقیق کی اور انہیں درست پا کر اخوان المسلمین کو چھوڑ کر سلفی طرز فکر کے ساتھ ہو لیا۔ مجھے سلفی طرز فکر میں وہ غلطیاں نظر نہ آتی تھیں جو اخوان المسلمین میں پائی جاتی تھیں نیز یہ کہ سلفی جہاد کے داعی تھے اور بہت زیادہ قوت کے مالک تھے۔ یہ وجہ تھی کہ نوجوان بکثرت ان کی طرف مائل ہونے لگے۔

### ’’روحانی‘‘ معالج

سلفی جماعت میں داخل ہونے کے بعد رمضان آیا تو میں نے ان کی مسجد میں اعتکاف کیا۔ وہاں میری ملاقات قرآن کریم سے مختلف بیماریوں کا علاج کرنے والے بعض مشائخ سے ہوئی۔ میں ان سے بہت متاثر ہوا اور عید کے بعد بہت سی ایسی کتب خرید لیں جن میں سحر و حسد اور جنّ وغیرہ کے قرآن کے ذریعہ علاج کرنے کے طریق بیان ہوئے تھے۔ میں ان کتب کے مطالعہ کے بعد اپنی بستی اور اردگرد کی بستیوں کے لوگوں کا اس طریق پر مفت علاج کرنے لگا۔

والد صاحب کا گھر چھوڑنے کے بعد مجھے گزر بسر کے لئے کسی کام کی ضرورت تھی لہٰذا میں نے ایک دوست کے ساتھ ڈش انٹینا ٹھیک کرنے کی دکان کھول لی۔ میں نے اس سے یہ کام سیکھا اور پھر خود بھی ڈش وغیرہ لگانے کا کام کرنے لگا۔ اتنے میں میری پڑھائی بھی مکمل ہو گئی اور مجھے تدریس کے شعبے میں نوکری بھی مل گئی۔

### ایک ناقابل فراموش رؤیا

انہی ایام میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت سے رؤیائے صالحہ دکھائے جن میں سے سب سے واضح اور مؤثر ایک ایسا رؤیا تھا جو میں کبھی بھی بھول نہ پایا۔ میں نے دیکھا کہ میں نے بالکل سفید رنگ کا لباس زیب تن کیا ہے، مائیکروفون میرے ہاتھ میں ہے اور میں بآواز بلند یہ آیت تلاوت کرتا جا رہا ہوں: {وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ} (سورۃ النور56) جب میں رؤیا سے جاگا تو یہ آیت مجھے ازبر ہو چکی تھی حالانکہ باوجود قرآن کریم کے بعض حصے حفظ کرنے کے مَیں نے یہ آیت کبھی حفظ نہ کی تھی۔

### فسادات اور گرفتاری

دن گزرتے رہے یہاں تک کہ سلفی جماعت کی حکومتِ وقت کے ساتھ ٹھن گئی۔ ہوًا یوں کہ 1992ء میں سلفی جماعت مصر کے شہروں میں بسرعت پھیلنے لگی۔ جب اسی عزم کے ساتھ سلفی قاہرہ میں داخل ہوئے تو وزارت داخلہ نے انہیں ایسی سرگرمیوں سے روک دیا اور اس جماعت کے 60 اشخاص کو تحقیقات کے لئے پیش ہونے کا حکم دیا۔ سلفی جماعت نے حکومت کی ایک نہ سنی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومتی کارندوں نے مطلوبہ اشخاص میں سے ایک کو خلاف ورزی کی بناء پر گولی مار دی۔ سلفیوں نے اس کے بدلہ کے طور پر قومی اسمبلی کے سپیکر کو قتل کر دیا۔ اور پھر اس کے بعد فسادات کا سلسلہ شروع ہوًا جس کی بناء پر حکومت نے ایمرجنسی نافذ کر دی اور سلفی جماعت کے ہر بااثر شخص کو گرفتار کرنا شروع کر دیا۔ یہ ایمرجنسی حسنی مبارک کے عہد کے آخر یعنی 2011ء تک جاری رہی۔

چونکہ میں بھی سلفی جماعت کا فعّال رکن تھا اس لئے مجھے بھی گرفتار کر لیا گیا۔ مختلف الزامات اور قدم قدم پر تحقیقات سے گزرنے کے بعد بالآخر مجھے جیل کا مستقل رہائشی بنا دیا گیا۔ میں گیارہ سال (1995ء سے لے کر 2006ء تک) جیل میں رہا، جہاں کسی رشتہ دار کو ملنے کی اجازت نہ تھی۔ میں نے اپنی والدہ کو اپنی گرفتاری کے بارہ میں نہ بتایا۔ تاہم انہیں کہیں سے میرے ہم نام شخص کی گرفتاری اور پھر موت کی اطلاع ملی تھی اور وہ یہی سمجھتی تھیں کہ مَیں اب اس دنیا میں نہیں ہوں۔ 2003ء میں حکومت نے مجھ جیسے تمام قیدیوں سے ان کے اہل خانہ کو ملنے کی اجازت دی تو میں نے والدہ صاحبہ کو بتایا نیز اپنے چچا کو اطلاع دی چنانچہ والدہ صاحبہ سے ملاقات کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا اور کیس کے لئے وکیل کا انتظام بھی ہو گیا۔

### اسیری کے سبق

جیل کے گیارہ سالوں کی یادیں بہت تلخ ہیں لیکن اچھی یادیں یہ ہیں کہ ان گیارہ سالوں میں مَیں نے قرآن کریم حفظ کیا، نیز میں قیدیوں کو تجوید کے ساتھ قرآن پڑھاتا اور تفسیر، حدیث، سیرت اور تاریخ اسلام کے بارہ میں دروس دیتا تھا۔ جیل سے رہائی کے بعد میں چند دن والدہ صاحبہ کے ساتھ رہا پھر اپنی بستی گیا اور شادی کر لی۔

سلفی جماعت کے مفسدانہ رویّے سے مجھے سخت اختلاف تھا لیکن اس جماعت سے تعلق میری زندگی کے گیارہ سال اندھیروں کی نذر کر گیا۔ اسی بناء پر جیل میں ہی مَیں نے کسی بھی جماعت سے منسلک نہ ہونے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ میں نے گیارہ سالہ اسیری میں تقریبًا ہر جماعت کے لوگ جیلوں میں پڑے ہوئے دیکھے تھے۔ ان میں سے ہر ایک دوسرے کو کافر کہتا تھا اور ان کی آپس کی بحثیں گالی گلوچ سے خالی نہ ہوتی تھیں۔ اس بات سے مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ مذہبی جماعتوں سے منسلک ہونا خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ لہٰذا میں نے خود ہی اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضاجوئی کے لئے کوشش کرنے کا عزم کیا۔

### جماعت سے تعارف

جماعت احمدیہ کے بارہ میں سرسری طور پر بعض کتب کے مطالعہ سے میں صرف اسی قدر ہی جانتا تھا کہ اس کا نام قادیانی جماعت ہے اور یہ (نعوذ باللہ) اسلام سے خارج اور گمراہ فرقہ ہے۔ گو میرے پاس ’’قادیانیت‘‘ کے بارہ میں بعض کتب بھی تھیں جو گرفتاری سے قبل میں نے لی تھیں لیکن انہیں پڑھنے کا موقع نہ ملا تھا۔ 2006ء میں رہائی کے بعد مجھے پتہ چلا ہے کہ میری لائبریری جس میں 400 کے قریب کتب تھیں خالی ہو گئی ہے، نہ جانے کون تمام کتب ہی لے اڑا تھا۔

اس بناء پر مَیں کہہ سکتا ہوں کہ محض سنی سنائی باتوں کے علاوہ جماعت کے بارہ میں میرا کوئی علم نہ تھا۔

ایک روز میں نے دو اشخاص کو گفتگو کرتے سنا، ان میں سے ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ ایک نیا ٹی وی چینل کھلا ہے جس کا نام ہے ’’جماعت احمدیہ مسلمہ‘‘۔ میں نے اس بتانے والے سے اس چینل کے بارہ میں پوچھا اور گھر آ کر اسے ڈھونڈ نکالا اور اس کے پروگرام دیکھنے لگا۔

(باقی واقعات اگلی قسط میں ملاحظہ فرمائیں۔)

........................(باقی آئندہ)

# قیامِ امن اور قانون کی پابندی کے متعلق جماعت احمدیہ کا فرض

(حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

قسط نمبر 4 (آخری)

## اپنے بھائیوں کے افعال کی نگرانی

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ہم تم سے ایسی اطاعت اور فرمانبرداری کا مطالبہ کرتے ہیں کہ ہر شخص اپنے نفس کو بُھول کر گویا قوم کے وجود کا حصہ ہو جائے تو اس کے جہاں فوائد ہوں گے وہاں نقصان بھی ہوں گے۔ یعنی **ایسی منظّم قوم کا اگر ایک فرد کوئی غلطی کرے گا تو لوگ اسے ساری قوم کی طرف منسوب کریں گے کیونکہ ان کے نظام کو دیکھتے ہوئے لوگ اِس امر کے سمجھنے سے قاصر ہوں گے کہ کسی شخص نے بغیر باقی قوم کے مشورہ کے کوئی کام کیا ہو۔**

پس فرماتا ہے کہ یہ ایک سخت خطرہ ہے جو نظام کے ساتھ لاحق ہوتا ہے۔ اس میں ہزاروں خوبیاں بھی ہیں اور بعض خطرات بھی ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب ایک منظّم قوم کا کوئی فرد کوئی غلطی کرتا ہے تو لوگ اسے ساری قوم کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور اس کو انفرادی فعل قرار دینے سے انکار کر دیتے ہیں **اس لئے مومنوں کو چاہئے کہ اپنے بھائیوں کے افعال کی نگرانی کریں اور افراد کو بھی چاہئے کہ جب کوئی کام کرنے لگیں، اِس خطرہ کو سامنے رکھیں کہ ہمارا کام ساری قوم کی طرف منسوب ہوگا اور ہم اپنی غلطی سے جماعت کو بدنام کر دیں گے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی جماعت کو بدنام کر کے خدا کے غضب کو بھڑکانے والے ہوں گے۔**

دیکھو کس لطیف پیرایہ میں فرمانبرداری کی ضرورت اور پھر اس کے بعض خطرات کو بیان کیا ہے جن کو مدّنظر رکھے بغیر نظام کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔

ہماری جماعت کے وہ دوست جو فکر کرنے کے عادی ہیں وہ دیکھ سکتے ہیں کہ ہمارا گزشتہ تجربہ ان آیات کے مضمون کی صداقت کا کیسا شاہد ہے۔ **جب بھی ہماری جماعت نے کامل اطاعت کا نمونہ دکھایا ہے، تھوڑے سے سامان سے عظیم الشان نتائج پیدا ہوئے ہیں اور جب بھی ہم میں کسی سے کوئی غلطی سرزد ہوئی ہے، ساری جماعت کی بدنامی ہوئی ہے حالانکہ دوسری اقوام کا معاملہ بالکل مختلف ہے۔ ان کا کوئی فرد غلطی کرتا ہے تو وہ قوم کی طرف منسوب نہیں ہوتی جس کی یہی وجہ ہے کہ وہ جماعتیں منظّم نہیں ہیں اس لئے جہاں وہ تنظیم کے فوائد سے محروم ہیں وہاں اس کے خطرات سے بھی وہ محفوظ ہیں۔**

مجھے افسوس ہے کہ اِس قسم کے واقعات خواہ کتنے ہی قلیل ہوں ان سے ہمارے کام کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری جماعت مصائب اور مخالفت کے اوقات میں جس صبر کا نمونہ دکھاتی ہے اس کی مثال دوسری اقوام میں نہیں پائی جاتی لیکن ہماری مثال بتّیس دانتوں کے اندر رہنے والی زبان کی سی ہے جو بات دوسرے لوگوں میں عیب نہیں سمجھی جاتی ہم میں عیب سمجھی جاتی ہے اور لوگ ہم سے ایسے اخلاق کا مطالبہ کرتے ہیں جن کا دوسرے سے مطالبہ نہیں کرتے۔ اور میں سمجھتا ہوں ہمارے دعووں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کا یہ مطالبہ درست بھی ہے۔ پس جب کبھی ہمارے کسی آدمی سے غلطی کی وجہ سے کوئی ابتلاء آئے وہ جماعت کو ہِلا دینے والا ہوتا ہے۔

میں مثنوی رومی کے اس قول کا بڑے وثوق سے قائل ہوں کہ:

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیر آں گنج کرم بنہادہ اند

اور کئی دفعہ اس سے متعلق اپنے خطبات میں بیان بھی کر چکا ہوں۔ موجودہ فتنہ بھی درحقیقت ایک رحمتِ الٰہی تھا اگر یہ واقعہ نہ ہو جاتا۔ اس واقعہ نے اُن فوائد کو جو اِس فتنہ سے پہنچنے والے تھے، کم سے کم کچھ عرصہ کیلئے پیچھے ڈال دیا۔ **میرا تجربہ ہے کہ جو ایسے فِتنے اُٹھتے ہیں وہ مومنوں کے ایمان کو بڑھانے والے ہوتے ہیں، بے شک وہ کمزوروں کے لئے ٹھوکر کا موجب ہوتے ہیں مگر کمزوروں کا ساتھ رہنا تو کوئی فائدہ کی بات نہیں ہوتی، کمزور کا نکل جانا اُس کے اندر رہنے سے اچھا ہوتا ہے۔ پس جو نقصان ایسے فِتنوں کا ہوتا ہے وہ ظاہری نقصان نظر آتا ہے، اصل میں وہ نفع ہوتا ہے اور جو فائدے ہوتے ہیں یعنی جماعت میں بیداری کا پیدا ہونا اور دعاؤں کی کثرت اور اِنابت الی اللہ اور دین کیلئے ایثار کا جوش یہ باتیں مستقل ہوتی ہیں اور ان کی مدد سے جماعت کہیں سے کہیں نکل جاتی ہے اور دشمن جو نقصان پہنچانا چاہتا تھا، اِس ترقی کو دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے** جیسا کہ احرار کے فتنہ کے وقت میں ہوا۔ **مگر ایسے ابتلاء جن سے ترقی ہوتی ہے وہی ہوتے ہیں جو یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیداری کے لئے آتے ہیں یا معاندوں کی طرف سے تباہ کرنے کے لئے اُٹھائے جاتے ہیں۔**

اوّل الذکر فِتنوں میں مومن اگر صبر سے کام لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی محبت اس سے اور بھی بڑھ جاتی ہے اور ثانی الذکر فتنوں میں اگر مومن اپنے ایمان کی حفاظت کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کی غیرت بھڑک کر اس کیلئے آسمانی تائیدات کے سامان پیدا کر دیتی ہے۔ **لیکن یہ فِتنے جو خود اپنے ہی کسی آدمی کی غلطی سے پیدا ہو جائیں ترقیات کے راستہ میں روک بن جاتے ہیں اور ان کا علاج یہی ہوتا ہے کہ جس سے غلطی ہو وہ بھی استغفار کرے اور دوسرے مومن بھی استغفار کریں۔** کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمۡ وَاَنۡتَ فِیۡھِمۡ وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمۡ وَھُمۡ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ (الانفال: 34) یعنی عذاب دو ہی طرح رُکتا ہے یا تو اس طرح کہ ظاہری باطنی قُرب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہو اور یا پھر اس طرح کہ انسان اس بُعد پر جو اُسے اپنی غلطی کی وجہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا ہو گیا ہو اور وہ جو ترکِ سنتِ نبوی کر چکا ہو اس پر استغفار کرے اور اپنے گناہ کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔ غرض عذاب سے نجات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قُرب میں ہے یا پھر اگر کسی وقت انسان اس قُرب سے مُحروم رہ جائے تو بُعد کے احساس اور اس کے دُور ہونے کیلئے گریہ وزاری کرنے میں ہی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جو گند گزشتہ دنوں میں اُچھالا گیا ہے وہ کم سے کم ان دنوں میں تو اپنی نظیر نہیں رکھتا اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اس فتنہ کی پُشت پر احرار اور اہلِ پیغام اور کئی ہندوؤں، سکھوں اور بعض حُکّام کی امداد بھی ہے۔ لیکن احرار کا فتنہ جو گزشتہ ایام میں ہوا وہ بھی بعض دوسری اہمیتوں کی وجہ سے معمولی فتنہ نہ تھا اور آپ لوگوں نے دیکھا کہ اَلۡاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِنۡ وَّرَائِہٖ پر عمل کر کے آپ نے اس میں کیسی عظیم الشان کامیابی حاصل کی۔ یہ نمونہ احکامِ الٰہی کی اطاعت کے نتیجہ کا آپ لوگوں نے تازہ تازہ ہی دیکھا ہے کہ کس طرح بغیر کسی لڑائی جھگڑے کے، بغیر کسی قسم کی قانون شکنی کے، باوجود اس کے کہ بعض حُکّام نے ہر طرح قانون شکنی پر جماعت کو مجبور کیا، اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان فتح ہمیں دی۔ اس تجربہ کے بعد اگر آپ کوئی نئی راہ اپنے لئے اختیار کرنا چاہیں تو آپ کیسے شکر گزار ہونگے؟ جس نے نہیں دیکھا، وہ اقرار نہ کرے تو اُس پر افسوس نہیں لیکن جو دیکھ کر انکار کرے اُس کی حالت کیسی خطرناک ہے اور پھر یہ فتح تو ایسی ہے کہ شدید ترین دشمن بھی اِس کا اقرار کرتے ہیں۔

مَیں چاہتا تھا کہ اس فتنہ کو بھی آپ لوگوں کے لئے ایک نعمت بناؤں۔ میرا خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی حکمتِ کاملہ سے اس فتنہ کو اِس وقت اُٹھایا ہے تا کہ تحریکِ جدید کے دوسرے دَور کو وہ پہلے سے بھی شاندار بنا دے۔ میرا خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ تازیانہ آپ میں سے سُست رفتاروں کو تیز قدم کرنے کیلئے مارا ہے۔ مَیں دیکھ رہا تھا کہ اِس کے پیچھے ایک بہت بڑا خزانہ مخفی ہے جو اسلام اور احمدیت کی کامیابی میں بہت ہی مُمِدّ ہوگا۔ میں اسے ایسا باموقع فتنہ سمجھتا تھا کہ اگر دشمن کی طرف سے اِس قدر بدزبانی نہ کی جاتی تو مجھے ڈر ہوتا کہ شاید بدظنی کا شکار دشمن یہ نہ خیال کرنے لگے کہ کہیں جماعت میں تحریک جدید کے دوسرے دَور کے کامیاب کرنے کیلئے یہ جنگِ زرگری تو نہیں شروع کر دی گئی۔ غرض مَیں اسے اللہ تعالیٰ کے پاک مکروں میں سے ایک مکر اور اس کی مطہرّ تدبیروں میں سے ایک تدبیر خیال کرتا تھا اور یقیناً اگر جماعت میری ہدایت کے مطابق عمل کرتی اور میری اسکیم کے بیان ہونے تک کوئی شخص کوئی حرکت نہ کرتا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نیکی اور تقویٰ کے مقام پر پہلے سے بہت زیادہ مضبوطی سے قائم ہو جاتی اور خدا تعالیٰ کے تازہ فضلوں کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتی۔

غرض جیسا کہ الٰہی سلسلوں کے تمام وہ ابتلاء جو دشمن کی طرف سے پیدا ہوں، برکات اور ترقیات کا موجب ہوتے ہیں یہ فتنہ بھی بہت سی ترقیات اور برکات کا موجب ہوتا۔ (اور اب بھی میں سمجھتا ہوں کہ ہوگا اگر ہم سچے طور پر اپنے دل میں اپنے ایک بھائی کی غلطی پر نادم ہوں اور اپنے نفسوں کی باگ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں دے دیں گو لازماً کچھ دیر پڑ جائے گی)

یہ امر ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ لڑائی سے پہلے سوتوں کو جگایا جاتا ہے، غافلوں کو ہوشیار کیا جاتا ہے، پھر صف بندی کی جاتی ہے۔ یہ قانون جس طرح جسمانی لڑائیوں میں جاری ہے روحانی لڑائیوں میں بھی جاری ہے اور اسی قانون کے مطابق اِس روحانی جنگ کے لئے مَیں سوتوں کو جگا رہا تھا، غافلوں کو بیدار کر رہا تھا تا اس فتنہ کے پیچھے خدا تعالیٰ کی جو نعمتیں پوشیدہ ہیں اُن تک جماعت کو لے جاؤں اور تا تحریکِ جدید کا دوسرا دَور پہلے سے بھی زیادہ شاندار ہو۔ تا دنیا پر مَیں اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے ایک اور حُجّت قائم کروں کہ قرآن کریم کے بتائے ہوئے طریقے ہی سب طریقوں سے زیادہ کامل اور اعلیٰ ہیں۔ مگر اے احمدیت کے سپاہیو! مجھے افسوس ہے کہ آپ میں سے بعض نے اپنے جرنیل کے حُکم کا انتظار نہ کیا بلکہ اُس کی پالیسی کے بالکل خلاف اور اپنے ربّ کی تعلیم کے بالکل خلاف ایک ایسا قدم اُٹھا لیا کہ اب کچھ عرصہ تک بجائے آگے بڑھنے کے مجھے اِس کے نقصان کے ازالہ میں اپنا وقت صَرف کرنا پڑے گا۔

## اطاعتِ امام کا بے مثال نمونہ دکھاؤ

**ہمارا دعویٰ ہے کہ ہمیں دوسروں پر یہ فضیلت حاصل ہے کہ ہم ایک امام کے ہاتھ پر جمع ہیں** مگر میرے لئے یہ کتنا تلخ گھونٹ تھا جبکہ ایک سرکاری افسر نے مجھ سے سوال کیا کہ امن کے قیام کیلئے آپ ہماری کس حد تک مدد کر سکتے ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ میں یہ کہوں کہ میں سَو فیصدی احمدیوں کا ذمہ وار ہوں کہ ان کی طرف سے کوئی فساد نہیں ہوگا، ان کی طرف سے کوئی فساد نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ سب میرے حُکم کے تابع ہیں، وہ سب اپنے رب کی آواز پر کان دھرے بیٹھے ہیں، مجھے یہ کہنا پڑا کہ قیامِ امن کی کوششوں میں آپ کے ارادے اور میرے ارادے ایک ہی ہیں۔ مَیں احمدیوں کو قیامِ امن کے لئے تاکید کرتا رہتا ہوں اور اب بھی تاکید کر چکا ہوں اور پھر بھی تاکید کروں گا مگر مجھے افسوس ہے کہ مَیں یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے اس میں سَو فیصدی کامیابی ہوگی۔ میں اپنے جواب پر سوائے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ پڑھنے کے اور کیا کرسکتا ہوں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں کوئی ایسا لیڈر نہیں جس کی سَو فیصدی لوگ اطاعت کرتے ہوں۔ مسٹر گاندھی کا کانگرسیوں پر خاص اثر ہے مگر سَو فیصدی ان کی بھی نہیں مانی جاتی۔ ہٹلر اپنے ملک میں جرمنی کی حیات کا نمائندہ سمجھا جاتا ہے لیکن سَو فیصدی لوگ اس کی بھی نہیں مانتے۔ وہ مسولینی جس نے ایک مُردہ قوم میں جان ڈال دی ہے سَو فیصدی کی اطاعت کا وہ بھی دعویدار نہیں ہو سکتا۔ مصطفیٰ کمال جس نے تُرکوں کی گلی سڑی ہڈیوں میں روح پھونک دی ہے، وہ بھی سَو فیصدی اطاعت کا اعلان نہیں کرسکتا۔ مگر کیا ان میں سے کوئی خلیفہ ہے؟ وہ سب دُنیوی لیڈر ہیں۔ خدا تعالیٰ کی آواز ان کے ساتھ نہیں، ان کی بیعت لوگ نہیں کرتے اور نہ ان کی بیعت لیتے وقت بیعت لینے والے کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ کا ہاتھ کہا جا سکتا ہے۔ پس اگر ان کی تعلیم کی کوئی نافرمانی کر دے تو ان کے لئے افسوس کا موقع نہیں۔ لیکن مجھے تو خلیفۂ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہونے کا دعویٰ ہے اور میرے ہاتھ پر بیعت کرنے والی جماعت کو خدا تعالیٰ کی جماعت ہونے کا دعویٰ ہے۔ **ہمیں تو ایسا نمونہ دکھانا چاہئے جس کی مثال دنیا کے لوگوں میں بالکل ہی نہ ملتی ہو۔**

**پس اے دوستو! بیدار ہو اور اپنے مقام کو سمجھو اور اُس اطاعت کا نمونہ دکھاؤ جس کی مثال دنیا کے پردہ پر کسی اور جگہ پر نہ ملتی ہو اور کم سے کم آئندہ کے لئے کوشش کرو کہ سَو میں سے سَو ہی کامل فرمانبرداری کا نمونہ دکھائیں اور اُس ڈھال سے باہر کسی کا جسم نہ ہو جسے خدا تعالیٰ نے تمہاری حفاظت کیلئے مقرر کیا ہے اور اَلۡاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِنۡ وَّرَائِہٖ پر ایسا عمل کرو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح تم سے خوش ہو جائے۔**

دیکھو! ہم مظلوم تھے اور اب بھی مظلوم ہیں، لیکن بہتوں کی نظروں میں اب معاملہ مشتبہ ہو گیا ہے۔ ہم میں سے ایک کی غلطی نے (اللہ تعالیٰ اُسے توبہ کی توفیق دے کر اپنی بخشش کی چادر میں چُھپا لے) ظالم کو مظلوم اور مظلوم کو ظالم بنا دیا ہے۔ انسانی فطرت ظلم کے خلاف ہے۔ ایک

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

# خطبہ جمعہ

## ربّ العالمین کا مظہر بننے کے لئے اپنے ہاتھ سے نہ صرف اپنوں کی بلکہ غیروں کی بھی خدمت کرنے کی کوشش کریں۔

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت سے مخلوق خدا کی خدمت، توکّل علی اللہ، قبولیت دعا، اپنی سچائی پر کامل یقین اور قادیان کی ترقی وغیرہ موضوعات سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بیان فرمودہ متفرق روح پرور واقعات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 01 مئی 2015ء بمطابق 01 ہجرت 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے واقعات بیان فرماتے ہیں تو بڑی باریکی سے ان میں سے وہ نتائج اخذ کرتے ہیں جو ایمان کے صحیح راستوں کی طرف نشاندہی کر کے ایک مومن کو اسے خدا تعالیٰ اور دین کی حقیقی شناخت کرنے والا اور اس کا اِدراک پانے والا بنائے۔ ایک دفعہ آپ اپنی ایک تقریر میں آیۃ الکرسی کی تفسیر فرما رہے تھے تو اس کے اس حصے کہ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ۔ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ (البقرۃ:256) کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اب بتاؤ کہ جب تمہارا ایسا آقا ہے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب کچھ اسی کا ہے تو اس کے مقابلے میں اور کسی کو تم کس طرح اپنا آقا بنا سکتے ہو۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہم خدا کے سوا کسی کو نہیں پوجتے اور غیر اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ البتہ ان کی نیازیں دیتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں اور وہ ہماری شفاعت خدا تعالیٰ کے حضور کریں گے۔ آپ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’ہمارے حکم کے بغیر تو کوئی شفاعت نہیں کر سکتا۔ اس زمانے میں مسیح موعود علیہ السلام سے بڑھ کر کس نے بڑا انسان ہونا تھا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ جب نواب صاحب کے (نواب محمد علی خان صاحب کے) لڑکے عبدالرحیم خان کے لئے جبکہ وہ بیمار تھا دعا کی تو الہام ہوا کہ یہ بچتا نہیں۔ آپ کو خیال آیا کہ نواب صاحب اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر قادیان آ رہے ہیں۔ ان کا لڑکا فوت ہو گیا تو انہیں ابتلا نہ آ جائے۔ اس لئے آپ نے خدا تعالیٰ کے حضور عرض کی کہ الٰہی میں اس لڑکے کی صحت کے لئے شفاعت کرتا ہوں۔ اس پر الہام ہوا مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔ تم کون ہو کہ میری اجازت کے بغیر شفاعت کرتے ہو۔ دیکھو مسیح موعود علیہ السلام کتنا بڑا انسان تھا۔ تیرہ سو سال سے اس کی دنیا کو انتظار تھی مگر وہ بھی جب سفارش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ہوتے کون ہو کہ بلا اجازت سفارش کرو۔ حضرت صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ جب مجھے یہ الہام ہوا تو مَیں گر پڑا اور بدن پر رعشہ شروع ہو گیا۔ قریب تھا کہ میری جان نکل جاتی۔ لیکن جب یہ حالت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے نے فرمایا کہ اچھا ہم شفاعت کی اجازت دیتے ہیں۔ شفاعت کرو۔ چنانچہ آپ نے شفاعت کی اور عبدالرحیم خان اچھے ہو گئے‘‘۔ صحتیاب ہو گئے۔

یہ خدا تعالیٰ کا فضل تھا مگر یہ دعا قبول ہوئی۔ شفاعت کی اجازت ملی۔ مگر مسیح موعود جیسے انسان کو جب اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تم کون ہو جو سفارش کرو تو اَور لوگ جو بڑے بنے پھرتے ہیں ان کی کیا حیثیت کہ کسی کی سفارش کر سکیں۔ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اِذن ہو گا تب آپ سفارش کریں گے۔ پس کیسا نادان ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ میری سفارش دوسرا کر سکے گا۔

(ماخوذ از برکات خلاف، انوار العلوم جلد 2 صفحہ 241)

اس غلط تصور نے ہمارے ملکوں کے لوگوں میں، ہمارے معاشرہ میں قبر پرستی کی برائی بھی ڈال دی ہے۔ اس میں مبتلا ہو چکے ہیں اور شرک کرتے ہیں، پیروں کو پوجتے ہیں۔

پس اس بات کو ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہی فرمایا ہے کہ جب اِذن ہو گا اسی کی سفارش ہو گی۔

(صحیح البخاری کتاب التوحید باب کلام رب عزوجل یوم القیامۃ مع الانبیاء وغیرھم حدیث 7510)

پھر اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کس طرح اپنی قدرت کے عجائبات دکھایا کرتا تھا۔ اس کی ایک مثال دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’ایک دفعہ آپ کو کھانسی کی شکایت تھی۔ مبارک احمد (جو آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے) کے علاج میں آپ ساری ساری رات جاگتے تھے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ ان دنوں بارہ بجے کے قریب مَیں سویا کرتا تھا اور جلدی ہی اٹھ بیٹھتا۔ لیکن جب مَیں سوتا اس وقت حضرت صاحب کو (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو) جاگتے دیکھتا اور جب اٹھتا تو تب بھی جاگتے دیکھتا۔ اس محنت کی وجہ سے آپ کو کھانسی ہو گئی۔ طبیعت خراب رہنے لگی۔

(ماخوذ از تقدیر الٰہی، انوار العلوم جلد 4 صفحہ 579)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میرے سپرد آپ کی دوائی وغیرہ پلانے کی خدمت تھی اور قدرتی طور پر جس کے سپرد کوئی کام کیا جائے وہ اس میں دخل دینا بھی اپنا حق سمجھنے لگتا ہے۔ مَیں بھی اپنی کمپاؤڈری کا یہ حق سمجھتا تھا کہ کچھ نہ کچھ دخل آپ کے کھانے پینے میں دوں۔ چنانچہ مشورہ کے طور پر عرض بھی کر دیا کرتا تھا کہ یہ نہ کھائیں وہ نہ کھائیں۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نسخے بھی تیار ہو کر استعمال ہوتے تھے اور انگریزی دوائیاں بھی مگر کھانسی بڑھتی ہی جاتی تھی۔ یہ 1907ء کا واقعہ ہے اور عبدالحکیم مرتد نے آپ کی کھانسی کی تکلیف کا پڑھ کر لکھا تھا کہ مرزا صاحب سِل کی بیماری میں مبتلا ہو کر فوت ہوں گے اس لئے ہمیں کچھ یہ بھی خیال تھا کہ غلط طور پر بھی اسے خوشی کا کوئی بہانہ نہ مل سکے۔ مگر آپ کو کھانسی کی تکلیف بہت زیادہ تھی اور بعض دفعہ ایسا لمبا اُچھو آتا تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ سانس رک جائے گا۔ ایسی حالت میں باہر سے کوئی دوست آئے۔ (یعنی جب یہ حالت تھی تو باہر سے کوئی دوست تشریف لائے) اور تحفے کے طور پر کچھ پھل لے کے آئے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مَیں نے وہ حضور کے سامنے پیش کر دیئے۔ آپ نے انہیں دیکھا اور فرمایا کہ انہیں (دوست کو) کہہ دو کہ جزاک اللہ اور پھر ان میں سے کوئی چیز جو غالباً کیلا تھا اٹھایا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مَیں چونکہ دوائی وغیرہ پلایا کرتا تھا اس لئے یا شاید مجھے سبق دینے کے لئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ یہ کھانسی میں کیسا ہوتا ہے۔ مَیں نے کہا اچھا تو نہیں ہوتا۔ مگر آپ مسکرا پڑے اور چھیل کر کھانے لگے۔ میں نے پھر عرض کیا کہ کھانسی بہت سخت ہے اور یہ چیز کھانے میں اچھی نہیں۔ آپ پھر مسکرائے اور کھاتے رہے۔ میں نے اپنی نادانی سے پھر اصرار کیا کہ نہیں کھانا چاہئے۔ اس پر آپ پھر مسکرائے اور فرمایا مجھے ابھی الہام ہوا ہے کہ ’’کھانسی دُور ہو گئی‘‘۔ چنانچہ کھانسی اسی وقت جاتی رہی۔ حالانکہ اس وقت نہ کوئی دوا استعمال کی اور نہ کوئی پرہیز کیا بلکہ بدپرہیزی کی بلکہ بدپرہیزی کی اور کھانسی پھر بھی دور ہو گئی۔ اگرچہ اس سے پہلے ایک مہینہ علاج ہوتا رہا تھا اور کھانسی دور نہ ہوئی تھی۔ تو یہ الٰہی تصرف ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یوں تو بدپرہیزی سے بیماریاں بھی ہوتی ہیں اور علاج سے صحت بھی ہوتی ہے مگر جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو دخل بھی دے دیتا ہے اور دعا کا ہتھیار اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو سکھایا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور جا کر کہے کہ میں آزادی نہیں چاہتا۔ میں اپنے حالات سے تنگ آ گیا ہوں۔ آپ

مہربانی کر کے میرے معاملات میں دخل دیں اور اللہ تعالیٰ بھی دیکھتا ہے کہ یہ بندہ متوکّل ہو گیا ہے اور چاہتا ہے کہ مَیں اس کے معاملات میں دخل دوں تو وہ دیتا ہے اور پھر اپنی قدرت کا نمونہ دکھاتا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 23 صفحہ 275-274)

حضرت مصلح موعود نے اس واقعہ کی مثال کے بعد ایک مثال دی جو ایمان کو تازہ کرتی ہے اور جو لیکھرام سے تعلق رکھتی ہے کہ لیکھرام کا واقعہ بھی اس امر کی مثال میں پیش کیا جا سکتا ہے کہ جب خدا تعالیٰ چاہے تو صحت کے تمام سامانوں کے ہوتے ہوئے بھی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ (اب لیکھرام کے معاملے میں) خدا تعالیٰ نے یہ فرما دیا تھا، (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا) کہ عید کے دوسرے دن اس کی موت ہو گی اور چھ سال کے اندر اندر۔ اب چھ سال میں دو تین روز کے لئے حفاظت کے خاص طور پر سامان کر لینا کوئی مشکل امر نہیں ہے اور یہ اس کے اختیار میں تھا کہ ان دنوں حفاظت کے خاص سامان مہیا کر لیتا مگر باوجود اس کے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کو پورا کر دیا حالانکہ ظاہری سامان اس کے خلاف تھے۔ 6/مارچ اس کی موت مقدر تھی۔ یکم مارچ کو لیکھرام کو سبھا کی طرف سے ملتان پہنچنے کا حکم ہوا۔ (یہ ان کی کمیٹی تھی۔) وہاں 4/مارچ تک اس نے چار لیکچر دیئے۔ پھر سبھا نے اسے سکھر جانے کے لئے تار دیا مگر وہاں پلیگ ہونے کی وجہ سے ملتان کے آریہ سماجیوں نے وہاں جانے سے روک دیا۔ پھر پنڈت لیکھرام مظفر گڑھ جانے کے لئے تیار ہوئے مگر یہ نہیں معلوم کہ پھر وہ سیدھے لاہور کیوں لوٹ پڑے اور 6/مارچ دوپہر کو یہاں پہنچ گئے''۔ اگر وہ اسی روز واپس نہ آتا تو یہ پیشگوئی پوری نہ ہوتی لیکن باوجود اس کے باہر رہنے کا موقع پیدا ہو گیا۔ پھر بھی وہ لاہور پہنچ گیا اور وقت مقررہ پر قتل بھی ہو گیا۔ یہ مثال اس امر کی ہے کہ صحت اور حفاظت کے سامانوں کے باوجود بھی انسان ہلاک ہو سکتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ انسان کے کاموں میں دخل دیتا ہے اور جب وہ چاہتا ہے اور جس طرح چاہتا ہے اپنی قدرت دکھاتا ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 23 صفحہ 273)

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا بھی ذکر ہوا جن کی تیمارداری کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی صحت پر بھی بڑا برا اثر پڑا اور آپ کو اپنے اس لڑکے سے محبت بھی تھی۔ اس کا ذکر حضرت مصلح موعود ایک واقعہ میں یوں فرماتے ہیں کہ ''ہمارا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کا نام مبارک احمد تھا۔ اس کی قبر بہشتی مقبرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار کے مشرق کی طرف موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہ بہت ہی پیارا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ جب ہم چھوٹے ہوتے تھے ہمیں مرغیاں پالنے کا شوق پیدا ہوا۔ (محبت کا یہ اظہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کس حد تک تھا اور کس طرح ان کا خیال رکھا کرتے تھے۔ کہتے ہیں ہمیں مرغیاں پالنے کا شوق تھا۔) کچھ مرغیاں مَیں نے رکھیں۔ کچھ میر اسحٰق صاحب مرحوم نے رکھیں۔ کچھ میاں بشیر احمد صاحب نے رکھیں اور بچپن کے شوق کے مطابق صبح ہی صبح ہم جاتے، مرغیوں کے ڈربے کھولتے، انڈے گنتے اور پھر فخر کے طور پر ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے کہ میری مرغی نے اتنے انڈے دیئے ہیں اور میری نے اتنے۔ ہمارے اس شوق میں مبارک احمد مرحوم بھی شامل ہو جاتا۔ اتفاقاً ایک دن وہ بیمار ہو گیا۔ اس کی خبرگیری سیالکوٹ کی ایک خاتون کرتی تھیں جن کا عرف دادی پڑا ہوا تھا۔ ہم بھی اسے دادی ہی کہتے اور دوسرے سب لوگ بھی۔ حضرت خلیفہ اول اسے دادی کہنے پر بہت چِڑا کرتے تھے مگر اس لفظ کے سوا شناخت کا کوئی اور ذریعہ بھی نہ تھا۔ اس لئے آپ (حضرت خلیفہ اوّل) بجائے دادی کے اسے جگ دادی کہا کرتے تھے۔ جب مبارک احمد مرحوم بیمار ہوا تو دادی نے کہہ دیا کہ یہ بیمار اس لئے ہوا ہے کہ مرغیوں کے پیچھے بہت جاتا ہے۔ (وہاں مستقل رہتا ہے اور گندی جگہ ہے)۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بات سنی تو حضرت اماں جان سے فرمایا کہ مرغیاں گنوا کر (یعنی کتنی مرغیاں ہیں گن لو) ان بچوں کو اس کی قیمت دے دی جائے اور مرغیاں ذبح کر کے کھا لی جائیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبارک احمد بہت پیارا تھا۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 3 صفحہ 582-581)

لیکن یہی بیٹا جس کی آپ نے اتنی تیمارداری کی جس کو اتنا پیار کیا، لاڈ کیا۔ جب وفات پا گیا تو اس وقت کے حالات کا نقشہ حضرت مصلح موعود نے مختلف جگہوں پر کھینچا ہے کہ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کیا کیفیت ہوئی تھی۔ فرماتے ہیں کہ ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہمارے چھوٹے بھائی مبارک احمد مرحوم سے بہت محبت تھی۔ جب وہ بیمار ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اتنی محنت اور اتنی توجہ سے اس کا علاج کیا کہ بعض لوگ سمجھتے تھے کہ اگر مبارک احمد فوت ہو گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت صدمہ پہنچے گا۔ حضرت خلیفہ اول بڑے حوصلے والے اور بہادر انسان تھے۔ جس روز مبارک احمد مرحوم فوت ہوا اس روز صبح کی نماز پڑھا کر آپ مبارک احمد کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ میرے سپرد اس وقت مبارک احمد کو دوائیاں دینے اور اس کی نگہداشت وغیرہ کا کام تھا۔ میں ہی نماز کے بعد حضرت خلیفہ اول کو اپنے ساتھ لے کر آیا تھا۔ میں تھا، حضرت خلیفہ اوّل تھے، ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب تھے اور شاید ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب بھی تھے۔ جب حضرت خلیفہ اول مبارک احمد کو دیکھنے کے لئے پہنچے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ حالت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ بچہ سو گیا ہے۔ مگر درحقیقت وہ آخری وقت تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جب مَیں حضرت خلیفہ اول کو لے کر آیا اس وقت مبارک احمد کا شمال کی طرف سر اور جنوب کی طرف پاؤں تھے۔ حضرت خلیفہ اول بائیں طرف کھڑے ہوئے اور انہوں نے نبض پر ہاتھ رکھا مگر نبض آپ کو محسوس نہ ہوئی۔ اس پر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہا کہ حضور مُشک لائیں اور خود ہاتھ کہنی کے قریب رکھ کر نبض محسوس کرنی شروع کی کہ شاید وہاں نبض محسوس ہوتی ہو۔ مگر وہاں بھی نبض محسوس نہ ہوئی تو پھر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہا کہ حضور جلدی مشک لائیں اور خود بغل کے قریب اپنا ہاتھ لے گئے اور نبض محسوس کرنی شروع کی اور جب وہاں بھی نبض محسوس نہ ہوئی تو گھبرا کر کہا حضور جلد مشک لائیں۔ اس عرصے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چابیوں کے گچھے سے کنجی تلاش کر کے ٹرنک کا تالہ کھول رہے تھے۔ جب آخری دفعہ حضرت مولوی صاحب نے گھبراہٹ سے کہا کہ حضور مشک جلدی لائیں اور اس خیال سے کہ مبارک احمد کی وفات سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سخت صدمہ ہو گا، باوجود بہت دلیر ہونے کے آپ کے (حضرت خلیفہ اول کے) پاؤں کانپ گئے اور حضرت خلیفہ اول کھڑے نہ رہ سکے اور زمین پر بیٹھ گئے۔ ان کا خیال تھا کہ شاید نبض دل کے قریب چل رہی ہو اور مشک سے قوت کو بحال کیا جا سکتا ہو مگر ان کی آواز سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ امید موہوم تھی۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی آواز کے ترعّش کو محسوس کیا تو آپ سمجھ گئے کہ مبارک احمد کا آخری وقت ہے اور آپ نے ٹرنک کھولنا بند کر دیا اور فرمایا کہ مولوی صاحب شاید لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ آپ اتنے گھبرا کیوں گئے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک امانت تھی جو اس نے ہمیں دی تھی۔ اب وہ اپنی امانت لے گیا ہے تو ہمیں اس پر کیا شکوہ ہو سکتا ہے۔ پھر فرمایا آپ کو شاید یہ خیال ہو کہ میں نے چونکہ اس کی بہت خدمت کی ہے اس لئے مجھے زیادہ صدمہ ہو گا۔ خدمت کرنا تو میرا فرض تھا جو مَیں نے ادا کر دیا اور اب جبکہ وہ فوت ہو گیا ہے ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر پوری طرح راضی ہیں۔ چنانچہ اسی وقت آپ نے بیٹھ کر دوستوں کو خطوط لکھنا شروع کر دیئے۔ (الفضل 14 مارچ 1944ء صفحہ 4 جلد 32 نمبر 61)

(ایک جگہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ وہیں جہاں یہ دوائیاں پڑی تھیں وہاں کارڈ بھی پڑے ہوئے تھے جو پوسٹ کارڈ ہوتے ہیں۔ آپ نے بجائے دوائی نکالنے کے پھر کارڈ وہاں سے نکالے، قلم نکالا اور دوستوں کو خط لکھنے شروع کئے جو قریبی تھے) کہ مبارک احمد فوت ہو گیا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 5 صفحہ 232)

وہ اللہ تعالیٰ کی ایک امانت تھی جو اس نے ہم سے لے لی۔ تو مومن کا اصل کام یہ ہوتا ہے کہ ایک طرف تو وہ جہاں تک ہو سکتا ہے دوسرے کی خدمت کرتا ہے اور اس خدمت کو اپنے لئے ثواب کا موجب سمجھتا ہے مگر دوسری طرف جب اللہ تعالیٰ کی مشیت پوری ہوتی ہے تو وہ کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار نہیں کرتا۔ وہ سمجھتا ہے کہ خدمت کا ثواب مجھے مل گیا لیکن جو جزع فزع کرنے والے ہوتے ہیں وہ دنیا کی مصیبت الگ اٹھاتے ہیں اور آخرت کی مصیبت الگ اٹھاتے ہیں اور اس سے زیادہ بدبخت اور کون ہو سکتا ہے جو دوہری مصیبت اٹھائے۔ اس جہان کی مصیبت کو بھی برداشت کرے اور اگلے جہان کی مصیبت کو بھی برداشت کرے۔ (ماخوذ از الفضل 14 مارچ 1944ء صفحہ 4 جلد 32 نمبر 61)

پھر حضرت مصلح موعود ایک جگہ اسی بارے میں قادیان کے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''یہاں رہنے والے لوگوں نے دیکھا ہو گا کہ مولوی عبدالکریم صاحب اور مبارک احمد کی بیماری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو علاج معالجہ کا کس قدر خیال ہوتا تھا۔ دیکھنے والوں کو ایسا معلوم ہوتا کہ گویا آپ اپنے سلسلہ کی ترقی انہی کی زندگی پر سمجھتے تھے۔ ان ایام میں سوائے اس کے اور کوئی ذکر ہی نہ ہوتا تھا کہ کس طرح علاج ہو اور کیا علاج کیا جائے۔ لیکن ان کی وفات کے وقت کیا ہوا۔ یہی کہ یک لخت آپ کی ایسی حالت بدلی کہ حیرت ہی ہو گئی۔ یا تو اتنا جوش کہ صبح سے لے کر شام تک (مولوی عبدالکریم صاحب کا


RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
190 Merton High Street , Wimbledon,London, SW19 1AX
(1 minute from South Wimbledon Tube Station)
Tel: 02085 401 666, Fax: 02085 430 534
BRANCH OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)

وقت جب آیا تھا اس وقت بھی اور عزیزم مبارک احمد کا یا صاحبزادہ مبارک احمد کا آیا اس وقت بھی) انہی کے علاج معالجہ کا ذکر یا آپ اس بات پر ہنس ہنس کر اور نہایت بشاش چہرہ سے تقریر فرمارہے ہیں کہ ان کی وفات کے متعلق خدا تعالیٰ نے پہلے ہی سے بتادیا ہوا تھا۔ (خطبات محمود جلد 5 صفحہ 231)

پھر آپ نے اس واقعہ کا ایک جگہ اس طرح بھی ذکر فرمایا ہے کہ مبارک احمد کی وفات کے بعد ''جب آپ گھر سے باہر تشریف لائے۔ (باہر لوگ تھے۔ اس لئے باہر تشریف لے گئے) تو بیٹھتے ہی آپ نے جو تقریر کی اس میں فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابتلا ہے اور ہماری جماعت کو اس قسم کے ابتلاؤں پر غم نہیں کرنا چاہئے۔ پھر فرمایا مبارک احمد کے متعلق فلاں وقت مجھے الہام ہوا تھا کہ یہ چھوٹی عمر میں اٹھا لیا جائے گا۔ اس لئے یہ تو خوشی کا موجب ہے کہ خدا تعالیٰ کا نشان پورا ہوا۔''

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں: کہ ''پس ہمارا اپنا بھائی بیٹا یا کوئی اور عزیز رشتے دار اگر مر جائے اور اس کی وفات کے متعلق خدا تعالیٰ کی پیشگوئی ہو تو رنج کے ساتھ اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر ہمیں خوشی بھی ہوگی۔ خوشی کا یہ مطلب نہیں کہ ہم انہیں غیر سمجھتے ہیں۔ ہم تو انہیں اپنا ہی سمجھتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کو ان سے بھی زیادہ اپنا سمجھتے ہیں اور یہ ہمارے لئے ناممکن ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے کسی نشان کو چھپائیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا پر اپنی دونوں خوبیوں کو ظاہر کر دیں۔ ایک طرف خدا تعالیٰ کے اس عظیم الشان قہری نشان کو ہم دنیا میں پھیلائیں اور لوگوں کو بتائیں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے لئے ظہور پذیر ہوا اور دوسری طرف مصیبت زدگان اور مجروحین کی امداد کریں۔ (مطلب یہ ہے کہ جو مختلف آفات میں مرتے ہیں وہ بھی ہمارے اپنے ہی ہیں۔ وہ بعض قہری نشانوں کی وجہ سے مر رہے ہیں جس کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود نے فرمائی۔ تو ہمیں دوسروں کو یہ بتانا چاہئے ایک وجہ تو یہ ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے لئے ظہور پذیر ہوا اور دوسری طرف مصیبت زدگان اور مجروحین کی امداد کریں۔ اب یہ نہیں ہے کہ اسی بات پر ہم خوش ہو جائیں کہ یہ لوگ نشان کے طور پر مر گئے بلکہ جو زخمی ہیں، جو مصیبت زدگان ہیں، جو آفت زدہ ہیں، جن کو تکلیفیں پہنچی ہیں اس نشان کے واقعہ ہونے کی وجہ سے ان کی امداد بھی کریں) تا دنیا سمجھے کہ ہم جہاں خدا تعالیٰ کا نشان ظاہر ہونے کے بعد اس کی اشاعت میں کسی مصیبت اور ملامت کی پرواہ نہیں کرتے وہاں ہم سے زیادہ ان کا خیر خواہ بھی کوئی نہیں ہے۔ (اور اسی لئے جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ ان مصیبت زدوں کی امداد کرتی بھی ہے۔) اگر ہم اپنی ان دونوں خوبیوں کو ظاہر کریں گے تو اس وقت خدا کی بھی دونوں قدرتیں ہمارے لئے ظاہر ہوں گی۔ وہ قدرت بھی جو آسمان سے اترتی ہے اور وہ قدرت بھی جو زمین سے ظاہر ہوتی ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 16 صفحہ 339-338 خطبہ جمعہ فرمودہ 7/جون 1935ء)

پس یہ واقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں۔ بچے کی خدمت، اس کے علاج کی فکر، اپنے قریبی ساتھی کی فکر، اس کے علاج کی طرف توجہ، پھر نشانات پورے ہونے پر خوشی کا بھی اظہار لیکن جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آ گئی تو پھر ایسا اظہار کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں اور احباب جماعت کو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ اور اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے بھرپور کوشش کرنے کی تلقین کہ اصل مقصد خدا تعالیٰ کی رضا ہے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنا ہے اور جو اس نے خبریں دی ہیں ان کے پورا ہونے پر جہاں ایک طرف اطمینان ہے وہاں دوسری طرف انسانیت کو جہاں خدمت کی ضرورت ہے وہاں پورے زور سے اور پوری توجہ سے خدمت بھی کرنی ہے۔

صاحبزادہ مبارک احمد صاحب کی ذہانت اور ذکاوت کے متعلق حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ''میں احساس اور بے حسی کی مثال کے ذریعہ سمجھاتا ہوں جنہوں نے حضرت صاحب کو دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ حضرت صاحب کو مبارک احمد سے کس قدر محبت تھی۔ اس محبت کی کئی وجہیں تھیں۔ اول یہ کہ وہ کمزور تھا اور کچھ نہ کچھ بیمار رہتا تھا۔ اس لئے اس کی طرف خاص توجہ رکھتے تھے اور یہ لازمی بات ہے کہ جس کی طرف خاص توجہ ہو اس سے محبت ہو جاتی ہے۔ دوسرے اگرچہ وہ ہم سے چھوٹا تھا اور اس کی عمر بھی بہت تھوڑی تھی مگر بہت ذہین اور ذکی تھا۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت کی ایک یہ بھی وجہ تھی کہ وہ بہت ذہین اور ذکی تھا۔) اس کی عمر سات سال کی تھی اور وہ اسی عمر میں شعر کہہ لیتا تھا اور عام طور پر اس کے شعر کا وزن درست ہوتا تھا۔ (اتنی چھوٹی عمر میں بھی شعر کہتے تھے اور وزن بھی درست ہوتا تھا۔) اس کی ذہانت اور حافظے کی مثال یہ ہے کہ جب حضرت صاحب نے وہ بڑی نظم جس کی ردیف ''یہی ہے'' لکھی تو ہم سب کو فرمایا کہ تم قافیہ تلاش کرو۔ اس نے (یعنی صاحبزادہ مبارک احمد نے) ہم سب سے زیادہ قافیے بتلائے جن میں بہت سے عمدہ قافیے تھے۔'' (خطبات محمود جلد اوّل صفحہ 78-77 خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جون 1920ء)

پھر حضرت مصلح موعود ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جس کا تعلق اس بات سے ہے کہ مخلوق کی جسمانی خدمت بھی کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اظہار ہو سکے۔ فرماتے ہیں کہ ''مجھے ایک نظارہ کبھی نہیں بھولتا۔ میں اس وقت چھوٹا سا تھا۔ سولہ سترہ سال کی عمر تھی کہ اس وقت ہماری ایک چھوٹی ہمشیرہ جو چند ماہ کی تھی فوت ہو گئی اور اس کو دفن کرنے کے لئے اسی مقبرے میں لے گئے جس کے متعلق احرار کہتے ہیں کہ احمدی اس میں دفن نہیں ہو سکتے۔ جنازے کے بعد نعش حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں پر اٹھالی۔ اس وقت مرزا اسماعیل بیگ صاحب مرحوم جو یہاں دودھ کی دکان کیا کرتے تھے آگے بڑھے اور کہنے لگے حضور! نعش مجھے دے دیجئے۔ میں اٹھا لیتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مڑ کر ان کی طرف دیکھا اور فرمایا ''یہ میری بیٹی ہے''۔ یعنی بیٹی ہونے کے لحاظ سے اس کی ایک جسمانی خدمت جو اس کی آخری خدمت ہے یہی ہو سکتی ہے کہ میں خود اس کو اٹھا کر لے جاؤں''۔ حضرت مصلح موعود اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ''رب العالمین کا مظہر بننا چاہتے ہو تو تمہارے لئے بھی ضروری ہے کہ مخلوق کی جسمانی خدمات بجا لاؤ۔ اگر تم خدمت دین میں اپنی ساری جائیدادیں دے دیتے ہو۔ اپنی کل آمد اسلام کی اشاعت کے لئے خرچ کر دیتے ہو تو تم ملکیت کے مظہر تو بن جاؤ گے۔ (مالکیت کے مظہر تو بن جاؤ گے) مگر رب العالمین کے مظہر نہیں بنو گے کیونکہ رب العالمین کا مظہر بننے کے لئے ضروری ہے کہ تم اپنے ہاتھ سے کام کرو اور غرباء کی خدمت پر کمربستہ رہو''۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 18 صفحہ 580-579 خطبہ جمعہ فرمودہ 26 نومبر 1937ء)

پس یہ خوبصورت وضاحت ہے کہ رب العالمین کا مظہر بننے کے لئے اپنے ہاتھ سے نہ صرف اپنوں کی بلکہ غیروں کی بھی خدمت کرنے کی کوشش کریں۔ اگر غور کریں تو اس کے بڑے وسیع نتائج ہیں جو قوم کو آپس میں مضبوطی سے جوڑ دیتے ہیں۔ اور معاشرے کا ہر حصہ اگر اس پر عمل کرے تو ایک دوسرے کی خدمت کرنے سے ایک خوشگوار معاشرہ بن جاتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے توکّل، قبولیت دعا، اپنی سچائی پر کامل یقین ہونے کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ایک دفعہ کپورتھلہ کے احمدیوں اور غیر احمدیوں کا وہاں کی ایک مسجد کے متعلق مقدمہ ہو گیا۔ جس جج کے پاس یہ مقدمہ تھا اس نے مخالفانہ رویّہ اختیار کرنا شروع کر دیا۔ اس پر کپورتھلہ کی جماعت نے گھبرا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دعا کے لئے لکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے جواب میں انہیں تحریر فرمایا کہ اگر میں سچا ہوں تو مسجد تم کو مل جائے گی۔ مگر دوسری طرف جج نے اپنی مخالفت بدستور جاری رکھی اور آخر اس نے احمدیوں کے خلاف فیصلہ لکھ دیا۔ مگر دوسرے دن جب وہ فیصلہ سنانے کے لئے عدالت میں جانے کی تیاری کرنے لگا تو اس نے نوکر سے کہا کہ مجھے بوٹ پہنا دو۔ نوکر نے ایک بوٹ پہنایا اور دوسرا ابھی پہنا ہی رہا تھا کہ گھٹ کی آواز آئی۔ اس نے اوپر دیکھا تو جج کا ہارٹ فیل ہو چکا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد دوسرے جج کو مقرر کیا گیا اور اس نے پہلے فیصلے کو بدل کر ہماری جماعت کے حق میں فیصلہ کر دیا جو دوستوں کے لئے ایک بہت بڑا نشان ثابت ہوا اور ان کے ایمان آسمان تک پہنچے۔ غرض اللہ تعالیٰ کی یہ سنّت ہے کہ وہ اپنے انبیاء کے ذریعہ متواتر غیب کی خبریں دیتا ہے جن کے پورا ہونے پر مومنوں کے ایمان اَور بھی ترقی کر جاتے ہیں۔ یہ غیب کی خبروں کا ہی نتیجہ تھا کہ جو لوگ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ان کے دل اس قدر مضبوط ہو گئے کہ اور لوگ تو موت کو دیکھ کر روتے ہیں مگر صحابہ میں سے کسی کو جب خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کا موقع ملتا تو وہ خوشی سے اچھل پڑتا اور کہتا: فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ۔ کہ ربّ کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 28-27)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک کشف کے چند منٹ میں پورا ہونے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ کبھی بیداری میں ایک نظارہ دکھایا جاتا ہے مگر وہ تعبیر طلب نہیں ہوتا بلکہ فلق الصبح کی طرح اسی رنگ میں ظاہر ہو جاتا ہے جس رنگ میں اللہ تعالیٰ انسان کو نظارہ دکھاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشوف میں ہمیں اس کی مثالیں ملتی ہیں۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشفی حالت میں دیکھا کہ مبارک احمد چٹائی کے پاس گرا پڑا ہے اور اسے سخت چوٹ آئی ہے۔ ابھی اس کشف پر تین منٹ سے زیادہ نہیں گزرے تھے کہ مبارک احمد جو چٹائی کے پاس کھڑا تھا اس کا پیر پھسل گیا۔ اسے سخت چوٹ آئی اور اس کے کپڑے خون سے بھر گئے۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد دہم صفحہ 447)

پھر قادیان کی ابتدائی حالت کا نقشہ اور پھر قادیان کی ترقی اور جماعت کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''ایک زمانہ وہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کوئی آدمی نہ تھا۔ پھر وہ وقت آیا جب آپ کے ساتھ ہزاروں آدمی تھے اور اب تو لاکھوں تک پہنچ گئے ہیں۔ پھر کسی زمانے میں


Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

پنجاب میں بھی کوئی شخص آپ کا معتقد نہ تھا اور اب نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دنیا کے تمام براعظموں میں احمدی پھیل گئے ہیں۔ اگر یہ سچ بات ہے کہ دنیا نہیں مانتی تو پھر اتنے لوگ کہاں سے آ گئے؟'' (اگر ہمیں جماعت احمدیہ کو، حضرت مسیح موعود کو دنیا نہیں مانتی تو اتنے لوگ کہاں سے آ گئے اور اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملکوں کے ملک احمدی ہو رہے ہیں یا وہاں احمدیت پھیل رہی ہے۔ آپ فرماتے ہیں) ''یہیں دیکھ لو۔ اچھے لوگ اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہیں ان میں سے کتنے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی زمانے میں آپ پر ایمان لائے؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس مجمع میں بہت کم ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شکل دیکھی۔ زیادہ تر وہی لوگ ہیں جنہوں نے آپ کی تصویر دیکھی۔ پھر کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے شکل تو دیکھی مگر آپ کی صحبت میں بیٹھنے کا انہیں موقع نہ ملا اور بہت قلیل ایسے ہیں جو غالباً درجنوں سے بڑھ کر نہیں ہو سکتے جنہوں نے آپ کی باتیں سنیں اور آپ کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کا انہیں موقع ملا مگر آخر یہ لوگ کہاں سے آئے۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) میری پیدائش اور بیعت قریباً ایک ہی وقت سے چلتی ہے۔ (ساتھ ساتھ چلتی ہیں) اور جب میں نے کچھ ہوش سنبھالا۔ اس وقت کئی سال تبلیغ پر گزر چکے تھے لیکن مجھے اپنے ہوش کے زمانے میں یہ بات یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سیر کے لئے نکلتے تو صرف حافظ حامد علی صاحب ساتھ ہوتے۔ (یعنی صرف دو آدمی ہوتے۔) ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسی طرف سیر کے لئے آنا ہوا (قادیان کے ایک علاقے کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں کہ اس طرف سیر کے لئے آنا ہوا) مَیں اس وقت چونکہ چھوٹا بچہ تھا اس لئے میں نے اصرار کیا کہ میں بھی سیر کے لئے چلوں گا۔ اس زمانے میں یہاں جھاؤ کے پودے ہوا کرتے تھے۔ (جھاڑیاں ہوتی تھیں وہ جس علاقے کی طرف آپ اشارہ فرما رہے ہیں وہاں جھاڑیاں ہوتی تھیں) اور یہ تمام علاقہ جہاں اب تعلیم الاسلام ہائی سکول، بورڈنگ اور مسجد وغیرہ ہیں ایک جنگل تھا اور اس میں جھاؤ کے سوا اَور کوئی چیز نہ ہوا کرتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی طرف سیر کے لئے تشریف لائے اور میرے اصرار پر مجھے بھی ساتھ لے لیا۔ مگر تھوڑی دور چلنے کے بعد میں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ میں تھک گیا ہوں۔ اس پر کبھی مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اٹھاتے اور کبھی حافظ حامد علی صاحب اور یہ نظارہ مجھے آج تک یاد ہے۔ تو وہ ایسا زمانہ تھا کہ گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ تھا مگر آپ کو ماننے والے بہت قلیل لوگ تھے اور قادیان میں آنے والا تو کوئی کوئی تھا لیکن آج یہ زمانہ ہے (یہ 1937ء کی بات ہے جس زمانہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے یہ فرمایا ہے) کہ ہمیں بار بار یہ اعلان کرنا پڑتا ہے کہ قادیان میں ہجرت کر کے آنے سے پیشتر لوگوں کو چاہئے کہ وہ اجازت لے لیں اور اگر کوئی بغیر اجازت کے یہاں ہجرت کر کے آئے تو اسے واپس جانے پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔''

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 18 صفحہ 660-659 خطبہ جمعہ فرمودہ 24 دسمبر 1937ء)

پس یہ واقعات یقیناً ایمان اور یقین میں اضافہ کرنے والے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو ایمان اور یقین میں بڑھاتا چلا جائے اور ہم سب جماعت کے مفید وجود بننے والے ہوں۔

نماز کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرمہ محترمہ نسیم محمود صاحبہ اہلیہ سید محمود احمد شاہ صاحب کراچی کا ہے۔ 27؍اپریل 2015ء کو بعمر 58 سال کراچی میں کینسر کی وجہ سے ان کی وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ کے والد نے 1953ء کے پُرآشوب دور میں ایک واقعہ کے بعد ذاتی مطالعہ کر کے جماعت کو قبول کیا تھا۔ مخالفتیں بھی بڑے رستے کھولتی ہیں۔ واقعہ یوں تھا کہ مکرم ملک محمد رفیق صاحب پاکستان ایئر فورس میں ملازم تھے۔ لاہور سے کراچی کے لئے روانہ ہوئے تو رائے ونڈ سے مولویوں کا ایک مجمع ٹرین میں سوار ہوا۔ یہ 53ء کے زمانے کی بات ہے جب پاکستان میں احمدیوں کے خلاف پہلا فساد ہوا۔ رائے ونڈ سے مولویوں کا مجمع ٹرین میں سوار ہوا کہ ہم جہاد پر جا رہے ہیں اور جہاد کیا ہے کہ قادیانیت کو اس ملک سے مٹا کر دم لیں گے۔ کہتے ہیں کہ ٹکٹ چیکر کے آنے پر سوائے ملک محمد رفیق صاحب اور ان کے ساتھی آفیسر کے کسی مولوی سے ٹکٹ برآمد نہ ہونے پر انہوں نے سوچا۔ (بغیر ٹکٹ کے گاڑی میں سفر کر رہے تھے) کہ اگر یہ مولوی سچے ہوتے اور ان کا جہاد حقیقی ہوتا تو یہ بغیر ٹکٹ سفر کر کے ملکی خزانے کو نقصان نہ پہنچا رہے ہوتے۔ اب آجکل تو یہ اور بھی زیادہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ بہرحال اس واقعہ کے بعد جب آپ اپنی ملازمت پر کراچی پہنچے تو آفیسر انچارج سے دریافت کیا کہ کیا ہماری یونٹ میں کوئی قادیانی ہے تو معلوم ہونے پر ایک احمدی سے گفتگو اور پھر معلومات حاصل کر کے آخر بیعت کر لی اور احمدیت میں شامل ہو گئے۔ بہرحال ان کے والد نے اس طرح احمدیت قبول کی اور ان کے خاندان میں احمدیت آئی۔

مرحومہ 1987ء سے اب تک کراچی میں ہی ٹیچنگ کے شعبہ سے وابستہ رہیں۔ خدا تعالیٰ نے مرحومہ کو 1997ء سے وفات تک جماعتی خدمات کی بھرپور توفیق عطا فرمائی۔ 1997ء سے 2005ء تک آٹھ سال پھر 2007ء سے 2013ء تک چھ سال بحیثیت لوکل صدر لجنہ دو دفعہ خدمت کی توفیق پائی۔ پھر آپ کو قیادتوں کے نگران کی حیثیت سے مقرر کیا گیا۔ ضلع کراچی کی عاملہ کی ممبر رہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت کی توفیق پاتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ بھی تھیں۔ ان کے پسماندگان میں ان کے خاوند مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار ہیں۔ آپ کے دونوں بیٹے مبلغ سلسلہ ہیں حافظ سید شاہد احمد صاحب جو نائیجیریا میں ہیں اور دوسرے بیٹے مکرم حافظ سید مشہود احمد صاحب جو جامعہ احمدیہ یو۔کے میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ یہ والدہ کے جنازے پر جا بھی نہیں سکے۔

یہی حافظ سید مشہود احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والدین نے اپنے دونوں بیٹوں کو قرآن پاک حفظ کروا کر خدا کی راہ میں پیش کرنے کی توفیق پائی۔ دونوں کو حافظ قرآن بنایا پھر جامعہ میں داخل کروایا۔ والدہ محترمہ نے ہر معاملے میں دین کو دنیا پر مقدم رکھا اور بچپن سے ہی ہمارے ذہنوں میں یہ بات راسخ کی کہ ہم نے صرف جماعت کی خدمت کرنی ہے۔ کہتے ہیں مجھے یاد ہے کہ چھوٹی عمر سے ہی رات کو سوتے ہوئے ادعیہ ماثورہ یاد کروانے کے ساتھ ساتھ ہمارے لئے دعائیں کرنا ان کا معمول تھا۔ بالخصوص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی اولاد کے حق میں لکھی ہوئی منظوم دعا ''میرے مولیٰ میری اک دعا ہے'' کے اشعار ترنم اور انتہائی درد کے ساتھ پڑھا کرتی تھیں۔ نیز ہمیشہ فرمایا کرتی تھیں کہ تمہارے بڑے بھائی نے مربی بننا ہے اور تم نے قرآن پاک حفظ کرنے کے لئے کراچی سے ربوہ جانا ہے۔ بعد میں پھر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ دونوں بھائیوں نے قرآن مجید بھی حفظ کیا اور پھر زندگی وقف کر کے جامعہ میں تعلیم بھی حاصل کی اور مبلغ بن کے خدمت انجام دے رہے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ مدرسۃ الحفظ میں ہمارے قیام کے دوران ہماری امی جان کراچی سے ربوہ کا تقریباً ہر ماہ سفر کرتیں اور اس دور میں ریل کا نظام بھی بڑا خستہ اور تکلیف دہ تھا۔ آپ ہم سے مل کر ہمارا حفظ شدہ حصہ خود بھی سنتیں۔ ہمارے کپڑے دھونے، استری کرنے اور ایک دن خدمت کرنے کے بعد اگلے روز پھر واپس کراچی جا کر (کیونکہ تدریس کے شعبہ سے منسلک تھیں) اپنے سکول میں جا کے تدریسی ذمہ داریاں ادا کرتیں۔ گزشتہ دنوں یہ وہاں گئے ہوئے تھے۔ اس وقت وہ بیمار تھیں۔ جنازے پر تو نہیں جا سکے لیکن بیماری میں جا کر ایک دفعہ مل آئے تھے۔ کہتے ہیں جب وہاں گیا تو مجھے فرمانے لگیں کہ میں اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ یہ دعا کرتی ہوں کہ اے میرے مالک مجھے میرے واقفین زندگی بیٹوں کے لئے ابتلا نہ بنانا۔ آپ کی سیرت کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی تھا کہ اپنوں غیروں کی بچیوں کی شادیوں کے مسائل اور رشتے کے مسائل حل کرنے میں بہت مدد کیا کرتی تھیں، بڑی تڑپ رکھتی تھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اور افراد جماعت کے ساتھ محض لِلّٰہ ہمدردی کا جو تعلق تھا وہ بھی نرالا اور بڑی شان والا تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے اور ان کی دعاؤں کا وارث بنائے۔

......☆......☆......☆......

بقیہ: قیامِ امن اور قانون کی پابندی کے متعلق جماعت احمدیہ کا فرض ............از صفحہ نمبر 4

عادی ظالم بھی جب کسی دوسرے کے ظلم کو سنتا ہے تو وہ اسے ناپسند کرتا ہے حالانکہ وہ خود بھی ظالم ہوتا ہے۔ پس اس واقعہ نے میری اُس اپیل کو جو انسانی شرافت اور فطرتِ صحیحہ سے کرنے والا تھا، ایک حد تک بے اثر کر دیا ہے۔ آج مَیں اکیلا سب دشمنانِ اسلام کے مقابل پر کھڑا ہوں۔ اگر وہ قلیل گروہ جو میرے ساتھ ہے، وہ بھی میرے ساتھ پوری طرح تعاون نہ کرے تو بتاؤ کہ مجھے کس قدر کوفت اور تکلیف اُٹھانی پڑے گی؟

## مَیں کیا کرتا

مصری کیا ہیں صرف چند آدمی، مگر فتنہ اُن کا تو نہیں، فتنہ تو اُن کا ہے جو ان کے پیچھے ہیں اور انہی لوگوں کی طاقت کو توڑنا جو ان کے پیچھے ہیں ہمارا اصل مقصد ہونا چاہئے تھا۔ وہ طاقت معمولی نہیں، وہ بہت بڑی طاقت ہے، وہ سرمایہ دار بھی ہے، وہ کثیر التعداد بھی ہے، وہ عقل بھی رکھتی ہے، وہ کسی ایک قوم میں محصور نہیں بلکہ اُس کی فوجیں مختلف قوموں اور گروہوں سے لی گئی ہیں۔ اس نے جب ایک محاذ سے شکست کھائی تو دوسرے محاذ سے حملہ آور ہوئی ہے۔ میں اس کے حملہ کو بڑھتا ہوا دیکھتا ہوں۔ میں اس کے لشکر کو اندھیرے میں حرکت کرتے ہوئے پاتا ہوں۔ جو لشکر دن کی روشنی میں شکست کھا چکا تھا اب رات کی تاریکی میں شب خون کی تیاری میں ہے۔ میرے پاس اس لشکر کے مقابلہ کا ایک ہی ہتھیار تھا اور وہ یہ کہ میں تمہارے دلوں میں تقویٰ پیدا کر دیتا۔ مَیں ایمان کی روح تم میں پُھونک دیتا۔ مَیں قرآنی دلائل کی تلوار تمہارے ہاتھ میں دیتا۔ مَیں قربانی اور ایثار کی زِرہ تم کو پہنا دیتا اور پھر دشمن کے سامنے تم کو کھڑا کر کے خدا تعالیٰ کے حضور میں گِر جاتا یہ کہتے ہوئے کہ اے خدا! تیرا نور اِن چند وجودوں میں چمک رہا ہے اگر آج دہریت، الحاد اور شرک کا لشکر اِن پر غالب آ گیا تو اے میرے پیارے! تیرا نام دنیا میں کون لے گا۔ مَیں اِسی طرح گریہ وزاری اور دعاؤں سے خدا تعالیٰ کی غیرت بھڑکاتا یہاں تک کہ وہ اپنے روحانی لشکر کی کمان میرے ہاتھ سے لے کر خود اپنے ہاتھ میں لے لیتا۔ پھر کون تھا جو خدا تعالیٰ کا مقابلہ کر سکتا۔ مگر آہ! میرے لئے نئی مجبوریاں پیدا ہو گئیں اور نئے کام نکل آئے جو اگر نہ نکلتے تو اچھا ہوتا۔

## توبہ کرو اور سنبھلو

اے دوستو! اب بھی وقت ہے، توبہ کرو اور سنبھلو۔ توبہ کرو اور سنبھلو۔ پھر توبہ کرو اور سنبھلو۔ اور جو کام خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے وہ خدا تعالیٰ ہی کو کرنے دو کہ وہ اُسی کو سزاوار ہے۔ اور جو کام اس نے تمہارے سپرد کیا ہے اسے پورا کرنے کی فکر میں لگے رہو کہ وہ بھی بہت بڑا کام ہے۔ اسی میں نیکی اور اسی میں تمہاری فلاح ہے۔ اگر تم ایسا کرو، اگر تم دعاؤں اور توبہ سے میری مدد کرو تو شاید خدا تعالیٰ کی رحمت جلد ہی ہم کو ڈھانپ لے اور وہ اُس دیر کو چھوٹا کر دے جو ہم نے خود پیدا کر لی ہے۔ اور شاید ہماری آنکھیں اپنے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی فتح کو جلد ہی دیکھ لیں جس کے دیکھنے کے لئے وہ ترس رہی ہیں اور دل بے تاب ہے اور بہت ہی بے تاب ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔''

(انوار العلوم جلد 14 صفحہ 505 تا 526)

☆......☆......☆

# خلافت احمدیہ کی عظمت واہمیت اوراس کے ساتھ کامل اخلاص ووفا کا تعلق رکھنے سے متعلق

## حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زرّیں ارشادات

### خدا کی فعلی شہادت

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ؍مئی 2005ء (27؍ہجرت 1384 ہجری شمسی) بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ) میں فرمایا:

’’آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی تاریخ کا وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل لوگوں کی، آپؑ کی وفات کے بعد، خوف کی حالت کو امن میں بدلا۔ اور اپنے وعدوں کے مطابق جماعت احمدیہ کو تمکنت عطا فرمائی یعنی اس شان اور مضبوطی کو قائم رکھا جو پہلے تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی فعلی شہادت سے یہ ثابت کر دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے فرستادہ اور نبی تھے۔ اور آپؑ وہی خلیفۃ اللہ تھے جس نے چودھویں صدی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہوئی شریعت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنا تھا اور آپؑ کے بعد پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کا سلسلۂ خلافت تا قیامت جاری رہنا تھا۔

پس آج 97 سال گزرنے کے بعد جماعت احمدیہ کا ہر بچہ، جوان، بوڑھا، مرد اور عورت اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی اس بارے میں فعلی شہادت گزشتہ 97 سال سے پوری ہوتی دیکھی ہے اور دیکھ رہا ہوں۔ اور نہ صرف احمدی بلکہ غیر از جماعت بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ گزشتہ مثالیں تو بہت ساری ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد، پھر حضرت خلیفہ اولؓ کی وفات کے بعد، پھر حضرت مصلح موعودؓ کی وفات کے بعد۔ لیکن جیسے کہ میں پہلے بھی ایک دفعہ بتا چکا ہوں کہ خلافت خامسہ کے انتخاب کی کارروائی دیکھ کر، جو ایم ٹی اے پر دکھائی گئی تھی، مخالفین نے یہ اعتراف کیا کہ تمہارے سچے ہونے کا تو ہمیں پتہ نہیں لیکن یہ بہر حال پتہ لگ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ ہے۔ تو بہر حال یہ اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ پر بہت بڑا احسان ہے اور اس کی نعمت ہے جس کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ اور یہ شکر ہی ہے جو اس نعمت کو مزید بڑھاتا چلا جائے گا۔‘‘

### خلافت کا نظام جاری رہے گا

’’خلافت قائم رکھنے کا وعدہ ان لوگوں سے ہے جو مضبوط ایمان والے ہوں اور نیک اعمال کر رہے ہوں۔ جب ایسے معیار مومن قائم کر رہے ہوں گے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق خلافت کا نظام جاری رکھے گا۔ نبی کی وفات کے بعد خلیفہ اور ہر خلیفہ کی وفات کے بعد آئندہ خلیفہ کے ذریعہ سے یہ خوف کی حالت امن میں بدلتی چلی جائے گی۔ اور یہی ہم گزشتہ 100 سال سے دیکھتے آ رہے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہوں اور دنیا کے لہو ولعب ان کو متاثر کر کے شرک میں مبتلا نہ کر رہے ہوں۔ اگر انہوں نے ناشکری کی، عبادتوں سے غافل ہو گئے، دنیاداری ان کی نظر میں اللہ تعالیٰ کے احکامات سے زیادہ محبوب ہو گئی تو پھر اس نافرمانی کی وجہ سے وہ اس انعام سے محروم ہو جائیں گے۔ پس فکر کرنی چاہئے تو ان لوگوں کو جو خلافت کے انعام کی اہمیت نہیں سمجھتے۔ یہ خلیفہ نہیں ہے جو خلافت کے مقام سے گرایا جائے گا بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو خلافت کے مقام کو نہ سمجھنے کی وجہ سے فاسقوں میں شمار ہوں گے۔ تباہ وہ لوگ ہوں گے جو خلیفہ یا خلافت کے مقام کو نہیں سمجھتے، ہنسی ٹھٹھا کرنے والے ہیں۔ پس یہ وارننگ ہے، تنبیہ ہے ان کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ یا یہ وارننگ ہے ان کمزور احمدیوں کو جو خلافت کے قیام و استحکام کے حق میں دعائیں کرنے کی بجائے اس تلاش میں رہتے ہیں کہ کہاں سے کوئی اعتراض تلاش کیا جائے۔‘‘

### استحکام خلافت کے لئے دعائیں

’’صالح بنو اور دعاؤں میں لگے رہو تا کہ یہ خلافت کا انعام تم میں ہمیشہ جاری رہے۔ جیسا کہ میں نے کہا یہ اعزاز قائم رکھنے کے لئے، اگر یہ گزشتہ 97 سال سے کسی خاص ملک کے لوگوں کے حصے میں آ رہا ہے یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے حصے میں آ رہا ہے تو اس کو قائم رکھنے کے لئے، دعاؤں اور نیک اعمال کی ضرورت ہے۔ ورنہ کوئی قوم بھی جو اخلاص اور وفا اور تقویٰ میں بڑھنے والی ہوگی اس علم کو بلند کرنے والی ہوگی۔ کیونکہ یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ یہ قدرت دائمی ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں لیکن دائمی قدرت کے ساتھ شرائط ہیں۔ اعمال صالحہ۔‘‘

’’اس زمانے کی قدر کو پہچانو اور اپنے پیچھے آنے والوں کیلئے نیک نمونہ چھوڑو تا کہ بعد کی نسلیں تمہیں محبت اور فخر کے ساتھ یاد کریں، اور تمہیں احمدیت کے معماروں میں یاد کریں نہ کہ خانہ خرابوں میں۔‘‘

’’خلیفہ کے مقابل پر کوئی شخص بھی چاہے وہ کتنا ہی عالم ہو کم حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ جماعت کی رہنمائی اور بہتری کے لئے اللہ تعالیٰ خلیفہ سے ایسے الفاظ نکلوا دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہوں۔ پس ہر ایک احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ جیسا کہ پہلے بھی ذکر آ چکا ہے کہ لغویات اور فضولیات میں نہ پڑیں اور استحکام خلافت کے لئے دعائیں کریں تا کہ خلافت کی برکات آپ میں ہمیشہ قائم رہیں۔‘‘

’’ہر احمدی کو اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھتے ہوئے دعاؤں کے ذریعہ سے ان فضلوں کو سمیٹنا چاہئے جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا ہے۔ اپنے بزرگوں کی اس قربانی کو یاد کریں اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ انہوں نے جو قیام اور استحکام خلافت کے لئے بھی بہت قربانیاں دیں۔‘‘

---

### خوف کو امن میں بدل دیا

حضور انور ایدہ اللہ نے خلافت جوبلی کے موقع پر اپنے خصوصی پیغام میں فرمایا:۔

’’آج خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ یہ دن ہمیں سو سال سے زائد عرصے میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کی تاریخ اور اس وقت کی یاد بھی دلاتا ہے جب آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق مارچ 1889ء میں اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر ایک پاک جماعت کے قیام کا اعلان کیا۔ آپ کا مشن اور اس جماعت کے قیام کا مقصد خدا اور بندے میں تعلق پیدا کرنا، بنی نوع انسان کو خدائے واحد کے آگے جھکنے والا بننے کی تعلیم دینا اور اس کے لئے کوشش کرنا، تمام اقوام عالم کو اُمّت واحدہ بنا کر آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کرنا، انسان کو انسان کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا تھا۔ وہ شخص جس کو خدا تعالیٰ نے زمانے کے امام اور مسیح و مہدی کے لقب سے ملقّب کر کے بھیجا تھا۔ قیام جماعت اور آغاز بیعت 1889ء سے 1908ء تک تقریباً انیس سال اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے اپنے مشن کو تمام تر مخالفتوں اور نامساعد حالات کے باوجود اس تیزی سے لے کر آگے بڑھا کہ ہر مخالف جو بھی اس جری اللہ کے مقابلہ پر آیا ذلت ورسوائی کا منہ دیکھنے والا بنا۔ آخر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق کہ ہر انسان جو اس فانی دنیا میں آیا اس نے آخر کو اس دنیا کو چھوڑنا ہے اور وہ شخص جو اللہ کا خاص بندہ اور رسول اللہ ﷺ کا عاشق صادق تھا، وہ تو اپنے آقا کی سنت کی پیروی میں رفیق اعلیٰ سے ملنے کے لئے ہر وقت بے چین رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بندے کو جسے امام آخر الزمان بنا کر بھیجا تھا، واپسی کے اشارے دیتے ہوئے یہ تسلی دی کہ گو تیرا وقت اب قریب ہے لیکن چونکہ تجھے میں نے اپنے اعلان کے مطابق امام آخر الزمان بنایا ہے، اس لئے اے میرے پیارے! اے وہ شخص جو میری توحید کے قیام اور میرے محبوب نبی ﷺ کی حکومت تمام دنیا میں قائم کرنے کا درد رکھتا ہے تُو یہ فکر نہ کر کہ تیرے مرنے کے بعد تیرے اس کام کی تکمیل کی انتہائیں کس طرح حاصل ہوں گی۔ تُو یاد رکھ کہ میرے نبی ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق جسے میری تائید حاصل ہے۔ اب خلافت علیٰ منہاج النبوۃ تا قیامت قائم ہونی ہے، اس لئے تیرے بعد یہی نظام خلافت ہے جس کے ذریعہ سے میں تمام دنیا میں اپنی آخری شریعت کے قیام واستحکام کا نظام جاری کروں گا......۔

...... كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ کے قانون کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات کے بعد ایک دنیا نے دیکھا اور MTA کے کیمروں کی آنکھ نے سیٹلائٹ کے ذریعہ ایک نظارہ ہر گھر میں پہنچایا۔ وہ نظارہ جو اپنوں اور غیروں کے لئے عجیب نظارہ تھا۔ اپنے اس بات پر خوش کہ خدا تعالیٰ نے خوف کو امن سے بدلا اور غیر اس بات پر حیران کہ یہ کس قسم کے لوگ ہیں یہ کیسی جماعت ہے جسے ہم سو سال سے ختم کرنے کے درپے ہیں اور یہ آگے بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ ایک مخالف نے برملا اظہار کیا کہ میں تمہیں سچا تو نہیں سمجھتا لیکن اس نظارے کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ لگتی ہے۔

میرے جیسے کمزور اور کم علم انسان کے ہاتھ پر بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو جمع کر دیا اور ہر دن اس تعلق میں مضبوطی پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ دنیا سمجھتی تھی کہ یہ انسان شائد جماعت کو نہ سنبھال سکے اور ہم وہ نظارہ دیکھیں جس کے انتظار میں ہم سو سال سے بیٹھے ہیں لیکن یہ بھول گئے کہ یہ پودا خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے لگایا ہوا ہے۔ جس میں کسی انسان کا کام نہیں بلکہ الٰہی وعدوں اور تائیدات کی وجہ سے ہر کام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ الہام پورا فرما رہا ہے کہ ’’میں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں‘‘۔

پس یہ الٰہی تقدیر ہے۔ یہ اسی خدا کا وعدہ ہے جو کبھی جھوٹے وعدے نہیں کرتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ پیارے جو آپ کے حکم کے ماتحت قدرت ثانیہ سے چمٹے ہوئے ہیں، انہوں نے دنیا پر غالب آنا ہے کیونکہ خدا ان کے ساتھ ہے۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ آج اس قدرت کو سو سال ہو رہے ہیں اور ہر روز نئی شان سے ہم اس وعدہ کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے جماعت کی مختصر تاریخ بیان کر کے بتایا ہے۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو قدرت ثانیہ سے چمٹ کر اپنی تمام استعدادوں کے ساتھ پورا کرنے کی کوشش کریں۔ آج ہم نے عیسائیوں کو بھی آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ یہودیوں کو بھی آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ ہندوؤں کو بھی اور ہر مذہب کے ماننے والے کو بھی آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ یہ خلافت احمدیہ ہے جس کے ساتھ جڑ کر ہم نے روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو بھی مسیح و مہدی کے ہاتھ پر جمع کرنا ہے۔

پس اے احمدیو! جو دنیا کے کسی بھی خطۂ زمین میں یا ملک میں بستے ہو، اس اصل کو پکڑ لو اور جو کام تمہارے سپرد امام الزمان اور مسیح و مہدی نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر کیا اسے پورا کرو۔ جیسا کہ آپ علیہ السلام نے ’’یہ وعدہ تمہاری نسبت ہے‘‘ کے الفاظ فرما کر یہ عظیم ذمہ داری ہمارے سپرد کر دی ہے۔ وعدے تبھی پورے ہوتے ہیں جب ان کی شرائط بھی پوری کی جائیں۔

پس اے مسیح محمدی کے ماننے والو! اے وہ لوگو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیارے اور آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں ہو۔ اٹھو اور خلافت احمدیہ کی مضبوطی کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہو تا کہ مسیح محمدی اپنے آقا و مطاع کے جس پیغام کو لے کر دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا، اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دو۔ دنیا کے ہر فرد تک یہ پیغام پہنچا دو کہ تمہاری بقا خدائے واحد و یگانہ سے تعلق جوڑنے میں ہے۔ دنیا کا امن اس مہدی و مسیح کی جماعت سے منسلک ہونے سے وابستہ ہے کیونکہ امن و سلامتی کی حقیقی اسلامی تعلیم کا یہی علمبردار ہے، جس کی کوئی مثال روئے زمین پر نہیں پائی جاتی۔ آج اس مسیح محمدی کے مشن کو دنیا میں قائم کرنے اور وحدت کی لڑی میں پروئے جانے کا حل صرف اور صرف خلافت احمدیہ سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے اور اسی سے خدا والوں نے دنیا میں ایک انقلاب لانا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو مضبوطیٔ ایمان کے ساتھ اس خوبصورت حقیقت کو دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین‘‘

---

### کامل اخلاص، محبت، وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں

حضور انور ایدہ اللہ نے احباب جماعت کے نام اپنے خصوصی پیغام میں فرمایا:

’’دعائیں کرتے ہوئے آپ میری مدد کریں کیونکہ ایک ذات اس عظیم الشان کام کا حق ادا نہیں کر سکتی جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد فرمایا ہے۔ دعائیں کریں اور بکثرت دعائیں کریں اور ثابت کر دیں کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی قدرتِ ثانیہ اور جماعت ایک ہی وجود ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ رہیں گے۔

قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ

باقی صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں

# خلافتِ حقّہ

## سچی پاکیزگی، حقیقی تزکیہ اور دنیا و آخرت کی حسنات اور ترقیات کے حصول کے لئے ایک عظیم الشان الٰہی نظام

نصیر احمد قمر

قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بنی نوع انسان دہریت و الحاد اور شرک و بُت پرستی اور قسما قسم کے مفاسد اور معاصی کا شکار ہو کر ظلم و تعدّی اور ضلالت و گمراہی میں حد سے بڑھ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى (اللیل:13) کہ 'ہدایت دینا ہماری ذمّہ داری ہے'، کے مطابق اپنی رحمانیت کا جلوہ دکھاتا ہے اور اپنے کسی برگزیدہ بندے کو اپنا نمائندہ بنا کر نبوت و رسالت کے منصب پر فائز فرماتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی وحی والہام اور اس سے حاصل ہونے والی ہدایات کے تابع لوگوں کو فلاح و نجات کا رستہ دکھاتا ہے۔ ایسے وجود جن کو اللہ تعالیٰ از خود براہ راست نبوّت و رسالت کے لئے منتخب فرماتا ہے وہ خلیفۃ اللہ کہلاتے ہیں۔

پھر جو لوگ ان انبیاء و رسل کی باتوں کو قبول کرتے ہیں اور اخلاص و وفا کے ساتھ ان کی ہدایات کی پیروی کرتے اور ان کے پاک نمونوں کو اپناتے ہیں وہ اس اطاعت کی برکت سے اور ان انبیاء کی قوت قدسیہ اور ان کی دعاؤں کے طفیل رفتہ رفتہ ہر قسم کے گناہوں سے بچتے ہوئے سچّی پاکیزگی اور حقیقی تزکیہ کو حاصل کرتے ہوئے دین و دنیا کی حسنات و برکات کو حاصل کرتے چلے جاتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام اور ان کے سچے متبعین کی تاریخ اس پر شاہد ہے۔

........................................

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل کی تاریخِ انبیاء اس بات پر شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے کثرت سے انبیاء و رسل کو خلیفۃُ اللہ کی صورت میں مبعوث فرمایا تھا جو اپنے اپنے زمانہ میں، اپنے اپنے محدود دائرۂ کار میں خدا تعالیٰ کی ہدایت کے تابع بنی نوع انسان کو نیکی و پاکیزگی کی راہوں کی طرف رہنمائی دیتے رہے۔ یہانتک کہ دنیا ایک دفعہ پھر ضلال مبین میں مبتلا ہوگئی اور برّ و بحر میں ایک فساد برپا ہو گیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام بنی نوع انسان کے لئے قیامت تک کے لئے رسول و نبی بنا کر بھیجا اور آپ کو رحمۃٌ للعالمین اور خاتم النبیّین کے عظیم الشان منصب پر سرفراز فرمایا۔ اور آپؐ کو ایک ایسی کامل و مکمل شریعت سے نوازا جس کی حفاظت کی ذمّہ داری خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمّہ لی۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانفشانی اور آپ کی دعوت الی اللہ اور دعاؤں اور قوت قدسیہ کے فیض سے مومنین اور اعمال صالحہ بجالانے والوں کی ایک ایسی جماعت وجود میں آئی جس کی کوئی مثال سابقہ انبیاء کی جماعتوں میں نظر نہیں آتی۔

........................................

**گزشتہ انبیاء میں جو شرعی نبی تھے ان کے بعد اس شریعت کے احکامات کو نافذ کرنے کے لئے اگر کسی کو مقرر کرنے کی ضرورت ہوتی تھی تو اللہ تعالیٰ براہ راست کسی کو خلیفہ بناتا یعنی نبوت کے مقام پر فائز فرماتا تھا۔**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے بنی اسرائیل کی سرداری انبیاء کے سپرد ہوتی تھی۔ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهٗ نَبِيٌّ وَ اِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔ یعنی جب کبھی کوئی نبی فوت ہوتا تو اس کا قائمقام دوسرا نبی بھیج دیا جاتا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ وَ سَيَكُوْنُ خُلَفَآءَ اور میرے بعد خلفاء ہوں گے۔ (بخاری کتاب المناقب، باب ذکر عن بنی اسرائیل۔ مسلم و مسند احمد)

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے توراۃ عطا فرمائی تھی اور آپ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک اور ان کے سمیت بہت سے نبی آئے جو توراۃ کی شریعت کے پابند تھے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ۔ (المائدة:45) ترجمہ:۔ یقیناً ہم نے تورات اتاری اس میں ہدایت بھی تھی اور نور بھی۔ اس سے انبیاء جنہوں نے اپنے آپ کو (کلیۃً اللہ کے) فرمانبردار بنا دیا تھا یہود کے لئے فیصلہ کرتے تھے۔ اور اسی طرح اللہ والے لوگ اور علماء بھی اس وجہ سے کہ ان کو اللہ کی کتاب کی حفاظت کا کام سونپا گیا تھا (فیصلہ کرتے تھے) اور وہ اس پر گواہ تھے۔

پھر فرمایا: وَ قَفَّيْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ۔ (المائدة: 47) اور ہم نے انہی کے نقوش پر ان کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا اس کے مصدّق کے طور پر جو توراۃ میں سے اس کے سامنے تھا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''پہلے زمانوں میں جو کوئی نبی ہوتا تھا وہ کسی گزشتہ نبی کی امّت نہیں کہلاتا تھا گو اس کے دین کی نصرت کرتا تھا اور اس کو سچا جانتا تھا''۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 380)

........................................

مگر اب چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات میں نبوت اپنے کمال کو پہنچ چکی تھی اور آپؐ نے نبوت و رسالت کی ذمّہ داریوں کو اس غیر معمولی عظمت اور شان اور کامیابی و کامرانی کے ساتھ انجام دیا تھا کہ جس کی نظیر انبیائے گزشتہ کے اصحاب میں نہیں ملتی۔ اور آپؐ نے **مومنین صالحین کی ایک ایسی جماعت تیار کردی تھی کہ قرآن مجید کی متعدد آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی گواہی دی تھی کہ:**

**''خدا تعالیٰ نے ایمان اور تقویٰ کو ان کے دلوں میں لکھ دیا اور فسق و فجور سے انہیں بیزار کردیا اور پاک اور نیک اخلاق سے وہ متّصف ہو گئے اور ایک بھاری تبدیلی ان کے اخلاق اور چلن اور روح میں واقع ہوگئی''۔**

(نور القرآن نمبر 1، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 364-365)

اور جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

''**ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے ایک مجدّد اعظم تھے** جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ **اِس فخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں** کہ آپ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔ **جس قوم میں آپؐ ظاہر ہوئے آپؐ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولہ اُتار کر توحید کا جامہ نہ پہن لیا اور نہ صرف اِس قدر بلکہ وہ لوگ اعلیٰ مراتب ایمان کو پہنچ گئے اور وہ کام صدق اور وفا اور یقین کے اُن سے ظاہر ہوئے کہ جس کی نظیر دنیا کے کسی حصہ میں پائی نہیں جاتی۔ یہ کامیابی اور اس قدر کامیابی کسی نبی کو بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیب نہیں ہوئی۔**...... آپ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے جب کہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا اور طبعًا ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا اور پھر آپؐ نے **ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا جب کہ لاکھوں انسان شرک اور بُت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہ راست اختیار کر چکے تھے۔** اور در حقیقت یہ کامل اصلاح آپؐ ہی سے مخصوص تھی کہ آپؐ نے **ایک قوم وحشی سیرت اور بہائم خصلت کو انسانی عادات سکھلائے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا اور روحانیت کی کیفیت اُن میں پھونک دی اور سچے خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا کر دیا۔** وہ خدا کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے اور چیونٹیوں کی طرح پیروں میں کچلے گئے مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ دیا بلکہ ہر ایک مصیبت میں آگے قدم بڑھایا۔ پس بلاشبہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں اور کوئی شاخ فطرت انسانی کی بے بار و برنہ رہی اور ختم نبوت آپؐ پر نہ صرف زمانہ کے تأخّر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوّت آپؐ پر ختم ہو گئے''۔

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 206-207)

لہٰذا قدّوسیوں کی ایسی عظیم المرتبت جماعت کی موجودگی میں اب تمکنت دین اسلام کی مہم کو آگے بڑھانے اور سچی پاکیزگی اور حقیقی تزکیہ کے کام کو جاری رکھنے کے لئے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے فورًا بعد اللہ تعالیٰ کسی کو براہ راست نبوت کے مقام پر فائز فرماتا تو اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کی تنقیص ہوتی اور آپؐ کی قوت فیضان پر داغ لگتا اور آپ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی۔ یہی وجہ ہے کہ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا: اگر میرے (فورًا) بعد کسی نبی کے آنے کی ضرورت ہوتی تو عمرؓ نبی ہوتے۔

(ترمذی کتاب المناقب)

سو خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ پہلے انبیاء کی طرح آپ کے وصال کے فورًا بعد کسی کو خلیفۃ اللہ بناتے ہوئے نبی بنائے۔ بلکہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ سے وجود پکڑنے والی جماعتِ مومنین صالحین کو بشارت دیتے ہوئے سورۃ النور میں یہ وعدہ فرمایا کہ وہ تم میں خلافت کو قائم فرمائے گا۔ اور اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان آپؐ کے وصال کے بعد خلافت کے ذریعہ جاری کرے گا۔ سورۃ النور میں اس الٰہی وعدہ کا ذکر ان الفاظ میں ہے: وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (النور:56)

ترجمہ:۔ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے پہلے خلیفہ ہوئے۔ اگرچہ بظاہر ان کا انتخاب مومنین کے مشورہ سے ہؤا لیکن دراصل انہیں خدا نے ہی خلیفہ بنایا۔ ان کی نظر انتخاب اسی پر پڑی جسے خدا تعالیٰ اس منصب پر فائز فرمانا چاہتا تھا۔ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے بتا دیا تھا کہ: ''خدا ابو بکر کے سوا کسی اور شخص کو خلیفہ نہیں بننے دے گا اور نہ ہی خدا کی مشیّت کے ماتحت مومنوں کی جماعت ابو بکر کے سوا کسی اور کی خلافت پر راضی ہو سکے گی''۔

(صحیح بخاری کتاب الاحکام باب الاستخلاف حدیث نمبر 6677)

........................................

### بعثت انبیاء کا بڑا بھاری مقصد۔ تزکیہ

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کی بعثت کی بڑی غرض یہ ہوتی ہے کہ تا لوگ خدا تعالیٰ پر زندہ اور تازہ ایمان حاصل کریں اور گناہ آلود زندگی سے نجات پائیں اور وہ خلیفۃ اللہ یا نبی لوگوں کا تزکیہ کریں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

**''انبیاء علیہم السلام کے دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو شناخت کریں اور اس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں۔ حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد ان کے سامنے ہوتا ہے۔''**

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 5۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اس موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

''وہ دعا جو ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر مکّہ کے وقت کی۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ یہ دُعا ایک جامع دُعا ہے۔ اس میں اپنی ذرّیت میں سے ایک نبی کے مبعوث ہونے کی دُعا کی پھر اسی دعا میں یہ ظاہر کیا کہ انبیاء علیہم السلام کے کیا کام ہوتے ہیں؟ ان کے آنے کی کیا غرض ہوتی ہے؟ فرمایا الٰہی ان میں ایک رسول ہو اور انہی میں سے ہو۔

وہ رسول جو مبعوث ہو اس کا کیا کام ہو؟ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ...... الآیۃ۔ اس کا پہلا کام یہ ہو کہ وہ تیری آیات ان پر پڑھے۔ دوسرا کام يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وہ کتاب یعنی شریعت سکھائے۔ اور تیسرا کام یہ ہو کہ حکمت سکھائے۔ چوتھا کام وَيُزَكِّيْهِمْ ان کو پاک کرے۔

حضرت ابراہیمؑ نے اپنی اولاد میں سے مبعوث ہونے والے ایک رسول کے لئے دعا کی اور اس دعا ہی میں ان اغراض کو عرض کیا جو انبیاء کی بعثت سے ہوتی ہیں۔ اور یہ چار کام ہیں۔ مَیں نے غور کر کے دیکھا ہے کہ کوئی کام

اصلاح عالم کا نہیں جو اس سے باہر رہ جاتا ہو۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح دنیا کی تمام اصلاحوں کو اپنے اندر رکھتی ہے۔“

(منصب خلافت۔ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 23)

..........

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت کریمہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَیُزَکِّیْھِمْ۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (البقرۃ: 130) کی تفسیر کرتے ہوئے بالخصوص یُزَکِّیْھِمْ کی وضاحت میں فرمایا:

”ہر نبی جو خدا تعالیٰ دنیا میں بھیجتا رہا ہے، اس کا کام ایسی تعلیم دینا ہی ہوتا ہے۔ ایسے عمل بجا لانے کی تلقین کرنا ہی ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں اور جن سے ماننے والوں کا تزکیہ بھی ہو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جنوری 2008ء)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”دعائے ابراہیمی کی بنیاد اس بات پر ہے کہ نبی مبعوث ہونے کے بعد اپنے پر نازل ہونے والی وحی پیش کرتا ہے۔ پھر اپنی تائید میں ہونے والے نشانات اور معجزات کو پیش کرتا ہے۔ پھر جس جس طرح احکامات نازل ہوتے جاتے ہیں وہ احکامات کی حکمتیں بیان کرتا ہے۔ اور آخرکار اس وحی کو سننے، ان معجزات کو دیکھنے جو نبی نے دکھائے ہوتے ہیں اور ان احکامات کو سمجھنے کے بعد پھر جو جماعت تیار ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اسے تقدّس عطا فرماتا ہے۔ یہ پاک لوگوں کی جماعت ہے جو پھر اس پیغام کو آگے پہنچاتی ہے اور غلبہ حاصل کرتی ہے۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا میں تزکیہ کو سب سے آخر میں رکھنے کی یہ وجہ ہے۔ یہ ایک ظاہری تقسیم ہے۔ اس میں کمزور ایمان والوں کا بھی خیال رکھا گیا ہے“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری 2008ء)

آپ نے مذکورہ بالا دعائے ابراہیمی کی تشریح و تفسیر میں گزشتہ خطبات میں بیان فرمودہ مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

”اس دعا میں تزکیہ کرنے کے معیار بھی وہی مانگے گئے ہیں، یا مانگے گئے تھے جو اس دعا کے پہلے تین حصوں کے لئے مانگے گئے تھے۔ یعنی ایسی پُر حکمت تعلیم جو اتاری گئی ہے جس کا ہر ہر لفظ ایک آیت اور نشان ہے اس کے ذریعہ سے جب تزکیہ ہو تو وہ بھی ایسے اعلیٰ معیار کا ہو جس کا کوئی پہلی تعلیم مقابلہ نہ کر سکے۔ کیونکہ اس تعلیم کے ذریعے تزکیہ کا سامان تا قیامت رہنا ہے۔ تا قیامت اس کے ذریعہ سے تزکیہ ہوتے رہنا ہے۔ اس لئے ہر زمانے کی برائیوں سے پاک کرنے کا سامان اس تعلیم میں موجود ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے دعا کے اس حصے کو بھی قبول فرمایا اور قبولیت کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا ’وَیُزَکِّیْھِمْ‘ کہ وہ نبی جو مبعوث ہوا وہ تمہیں پاک کرتا ہے۔ جب ایسی عظیم آیات سے بھری ہوئی پُر حکمت تعلیم مل گئی جس نے نہ سابقہ، نہ آئندہ۔ تا قیامت آنے والے کسی معاملے کو بھی نہیں چھوڑا تو تزکیہ والا حصہ کس طرح خالی رہ سکتا تھا۔ پس **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اب تا قیامت پیدا ہونے والے ہر شخص کے لئے مُزکّی ہیں اور اب کوئی شخص حقیقی تزکیہ حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ آپؐ کے دامن کو پکڑتے ہوئے آپؐ کی لائی ہوئی تعلیم پر ایمان نہیں لاتا۔**“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جولائی 2008ء)

..........

## جو کام نبی کا ہے وہی خلیفہ کا ہو گا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”**انبیاء علیہم السلام کے اغراضِ بعثت پر غور کرنے کے بعد یہ سمجھ لینا بہت آسان ہے کہ خلفاء کا بھی یہی کام ہوتا ہے کیونکہ خلیفہ جو آتا ہے اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اپنے پیشرو کے کام کو جاری کرے۔ پس جو کام نبی کا ہو گا وہی خلیفہ کا ہو گا۔**......

......اس آیت کی تلاوت سے معلوم ہوتا ہے کہ **نبی یا خلیفہ کا پہلا کام** یہ ہوتا ہے کہ وہ آیات اللہ لوگوں کو سنائے۔ آیت کہتے ہیں نشان کو، دلالت کو جس سے کسی چیز کا پتہ لگے۔ پس نبی جو آیات اللہ پڑھتا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ وہ ایسے دلائل سناتا اور پیش کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی توحید پر دلالت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فرشتوں، رسولوں اور اس کی کتب کی تائید اور تصدیق ان کے ذریعہ ہوتی ہے۔ پس اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ لوگوں کو ایسی باتیں سنائے جن سے ان کو اللہ پر اور نبیوں اور کتب پر ایمان حاصل ہو۔

## نبی اور اس کے جانشین خلیفہ کے اہم کام

اس سے معلوم ہوا کہ نبی اور اس کے جانشین خلیفہ کا پہلا کام تبلیغ حق اور دعوت الی الخیر ہوتا ہے۔ وہ سچائی کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور اپنی دعوت کو دلائل اور نشانات کے ذریعہ مضبوط کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہو کہ وہ تبلیغ کرتا ہے۔

**پھر دوسرا فرض نبی یا خلیفہ کا اس آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے** وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ۔ ان کو کتاب سکھاوے۔ انسان جب اس بات کو مان لے کہ اللہ تعالیٰ ہے اور اس کی طرف سے دنیا میں رسول آتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ملائکہ ان پر اُترتے ہیں اور اُن کے ذریعہ کتب الٰہیہ نازل ہوتی ہیں تو اس کے بعد دوسرا مرحلہ اعمال کا آتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسے آدمی کو اب کیا کرنا چاہئے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے والی آسمانی شریعت ہوتی ہے اور نبی کا دوسرا کام یہ ہے کہ ان نومسلموں کو شریعت سکھائے۔ ان ہدایات اور تعلیمات پر عمل ضروری ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کے رسولوں کی معرفت آتی ہیں۔ پس اس موقعہ پر دوسرا فرض نبی کا یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اُنہیں فرائض کی تعلیم دے۔...... پس اس ترتیب کو خوب یاد رکھو کہ پہلا کام اسلام میں لانے کا تھا۔ دوسرا اُن کو شریعت سکھانے اور عامل بنانے کا۔

عمل کے لئے ایک اور بات کی ضرورت ہے۔ اس وقت تک انسان کے اندر کسی کام کے کرنے کے لئے جوش اور شوق پیدا نہیں ہوتا جب تک اسے اس کی حقیقت اور حکمت سمجھ میں نہ آجائے۔ اس لئے **تیسرا کام یہاں یہ بیان کیا۔ وَالْحِکْمَةَ** ۔ اور وہ ان کو حکمت کی تعلیم دے۔ یعنی جب وہ اعمال ظاہری بجا لانے لگیں تو پھر ان اعمال کی حقیقت اور حکمت سے انہیں باخبر کرے۔ جیسے ایک شخص ظاہری طور پر نماز پڑھتا ہے۔ نماز پڑھنے کی ہدایت اور تعلیم دینا یہ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ کے نیچے ہے۔ اور نماز کیوں فرض کی گئی؟ اس کے کیا اغراض و مقاصد ہیں؟ اس کی حقیقت سے واقف کرنا یہ تعلیم الحکمۃ ہے۔ ان دونوں باتوں کی مثال خود قرآن شریف سے ہی دیتا ہوں۔ قرآن شریف میں حکم ہے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ نمازیں پڑھو۔ یہ حکم تو گویا یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ کے ماتحت ہے۔ ایک جگہ یہ فرمایا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔ یعنی نماز بدیوں اور ناپسند باتوں سے روکتی ہے۔ یہ نماز کی حکمت بیان فرمائی کہ نماز کی غرض کیا ہے۔ اسی طرح پھر رکوع، سجود، قیام اور قعدہ کی حکمت بتائی جائے۔......غرض تیسرا کام نبی یا اس کے خلیفہ کا یہ ہوتا ہے کہ وہ احکام شریعت کی حکمت سے لوگوں کو واقف کرتا ہے۔

غرض ایمان کے لئے یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ فرمایا۔ پھر ایمان کے بعد اعمال کے لئے یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ۔ پھر ان اعمال میں ایک جوش اور ذوق پیدا کرنے اور ان کی حقیقت بتانے کے واسطے وَالْحِکْمَةَ فرمایا۔......

**پھر چوتھا کام فرمایا** وَیُزَکِّیْھِمْ۔ حکمت کی تعلیم کے بعد انہیں پاک کرے۔ تزکیہ کا کام انسان کے اپنے اختیار میں نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے اپنے قبضہ اور اختیار میں ہے۔

اب سوال ہوتا ہے کہ جب یہ اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے تو نبی کو کیوں کہا کہ وہ پاک کرے۔...... مختصر طور پر مَیں یہاں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس کا ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ نے آپ ہی بتا دیا ہے کہ پاک کرنے کا کیا طریق ہے اور وہ ذریعہ دُعا ہے۔ پس نبی کو جو حکم دیا گیا ہے کہ ان لوگوں کو پاک کرے تو اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں کرے......

......الغرض نبی کا کام بیان فرمایا تبلیغ کرنا۔ کافروں کو مومن کرنا۔ مومنوں کو شریعت پر قائم کرنا۔ پھر باریک در باریک راہوں کا بتانا۔ پھر تزکیہ نفس کرنا۔ یہی کام خلیفہ کے ہوتے ہیں......

آیات اللہ کی تلاوت میں اللہ تعالیٰ کی ہستی پر دلائل، ملائکہ پر دلائل، ضرورت نبوت اور نبوت محمدیہ کے دلائل، قرآن مجید کی حقیقت پر دلائل، اور ضرورت الہام و وحی پر دلائل، جزا و سزا اور مسئلہ تقدیر پر دلائل اور قیامت پر دلائل شامل ہیں......

پھر یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ۔ دوسرا کام ہے بار بار شریعت پر توجہ دلائے اور احکام و اوامر الٰہی کی تعمیل کے لئے یاد دہانی کرتا رہے۔ جہاں سستی ہو اس کا انتظام کرے۔ اب تم خود غور کرو کہ یہ کام کیا چند کلرکوں کے ذریعے ہو سکتے ہیں......۔ انجمنیں دنیا میں بہت ہیں اور بڑی بڑی ہیں جہاں لاکھوں روپیہ سالانہ آتا ہے اور وہ خرچ کرتی ہیں مگر کیا وہ خلیفہ بن جاتی ہیں؟

خلیفہ کا کام کوئی معمولی اور رذیل کام نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک خاص فضل اور امتیاز ہے جو اس شخص کو دیا جاتا ہے جو پسند کیا جاتا ہے۔ تم خود غور کر کے دیکھو کہ یہ کام جو میں نے بتائے ہیں، مَیں نے نہیں خدا نے بتائے ہیں کیا کسی انجمن کا سیکرٹری اس کو کر سکتا ہے؟ ان معاملات میں کوئی سیکرٹری کی بات کو مان سکتا ہے؟ یا آج تک کہیں اس پر عمل ہوا ہے؟......

یہ پکّی بات ہے کہ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ کے لئے ضرور خلیفہ ہی ہوتا ہے کیونکہ کسی انجمن کے سیکرٹری کے لئے یہ شرط کہاں ہے کہ وہ پاک بھی ہو۔ ممکن ہے ضرورتاً عیسائی رکھا جاوے یا ہندو ہو جو دفاتر کا کام عمدگی سے کر سکے۔ پھر وہ خلیفہ کیونکر ہو سکتا ہے؟

خلیفہ کے لئے تعلیم الکتٰب ضروری ہے۔ اس کے فرائض میں داخل ہے۔ سیکرٹری کے فرائض میں...... کہیں بھی داخل نہیں۔

پھر خلیفہ کا کام ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکام کے اغراض و اسرار بیان کرے جن کے علم سے ان پر عمل کرنے کا شوق و رغبت پیدا ہوتی ہے......

پھر خلیفہ کا کام ہے۔ یُزَکِّیْھِمْ قوم کا تزکیہ کرے۔ کیا کوئی سیکرٹری اس فرض کو ادا کر سکتا ہے؟

......مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ کام سیکرٹری کا ہے ہی نہیں اور نہ کوئی سیکرٹری کہہ سکتا ہے کہ مَیں دعائیں کرتا ہوں۔ جھوٹا ہے جو کہتا ہے کہ انجمن اس کام کو کر سکتی ہے۔ مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کوئی سیکرٹری یہ کام نہیں کر سکتا اور کوئی انجمن نبی کے کام نہیں کر سکتی۔ اگر انجمنیں یہ کام کر سکتیں تو خدا تعالیٰ دُنیا میں مامور اور مُرسَل نہ بھیجتا۔ بلکہ اس کی جگہ انجمنیں بناتا مگر کسی ایک انجمن کا پتہ دو جس نے کہا ہو کہ خدا نے ہمیں مامور کیا ہے۔ کوئی دنیا کی انجمن نہیں ہے جو یہ کام کر سکے۔...... یاد رکھو خدا تعالیٰ جس کے سپرد کوئی کام کرتا ہے اسی کو بتاتا ہے کہ تیرے یہ کام ہیں۔ یہ کام ہیں جو انبیاء اور خلفاء کے ہوتے ہیں......

**خلفاء کا کام انسانی تربیت ہوتی ہے اور ان کو خدا تعالیٰ کی معرفت اور یقین کے ساتھ پاک کرنا ہوتا ہے۔** روپیہ تو آریوں اور عیسائیوں کی انجمنیں بلکہ دہریوں کی انجمنیں بھی جمع کر لیتی ہیں۔ اگر کسی نبی یا اس کے خلیفہ کا کام بھی یہی کام ہو تو نعوذ باللہ یہ سخت ہتک اور بے ادبی ہے اس نبی اور خلیفہ کی۔

یہ سچ ہے کہ ان مقاصد اور اغراض کی تکمیل کے لئے جو اس کے سپرد ہوتے ہیں اس کو بھی روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ بھی مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ کہتا ہے۔ مگر اس سے اس کی غرض روپیہ جمع کرنا نہیں بلکہ اس رنگ میں بھی اس کی غرض وہی تکمیل اور تزکیہ ہوتی ہے......۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ خلیفہ کا کام روپیہ جمع کرنا نہیں ہوتا۔ اور نہ اس کے اغراض و مقاصد کا دائرہ کسی مدرسہ کے جاری کرنے تک محدود ہوتا ہے۔ یہ کام دنیا کی دوسری قومیں بھی کرتی ہیں۔

خلیفہ کے اس قسم کے کاموں اور دوسری قوموں کے کاموں میں فرق ہوتا ہے وہ ان امور کو بطور مبادی اور اسباب کے اختیار کرتا ہے یا اختیار کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ دوسری قومیں اس کو بطور ایک اصل مقصد اور غایت کے اختیار کرتی ہیں۔...... پس یاد رکھو کہ **خلیفہ کے جو کام ہوتے ہیں وہ کسی انجمن کے ذریعے نہیں ہو سکتے۔**

......پس یہ چار کام انبیاء اور ان کے خلفاء کے ہیں۔

میں اس آیت کی ایک اور تشریح کرتا ہوں۔ جب ان پر میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ ان چار میں اور معنے پوشیدہ تھے۔ اور اس طرح پر یہ چار آٹھ بن جاتے ہیں۔

1۔ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ۔ اس کے معنے ایک یہ کرتا ہوں کہ کافروں کو مومن بناوے یعنی تبلیغ کرے۔ دوسرے مومنوں کو آیات سنائے۔ اس صورت میں ترقیٔ ایمان یا درستیٔ ایمان بھی کام ہو گا۔ یہ دو ہو گئے۔

2۔ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ۔ قرآن شریف کتاب موجود ہے اس لئے اس کی تعلیم میں قرآن مجید کا پڑھنا، پڑھانا، قرآن مجید کا سمجھانا آ جائے گا۔ کتاب تو لکھی ہوئی موجود ہے اس لئے کام یہ ہو گا کہ ایسے مدارس ہوں جہاں قرآن مجید کی تعلیم ہو۔ پھر اس کے سمجھانے کے لئے ایسے مدارس ہوں جہاں قرآن مجید کا ترجمہ سکھایا جائے اور وہ علوم پڑھائے جائیں جو اس کے خادم ہوں۔ ایسی صورت میں دینی مدارس کا اجراء اور ان کی تکمیل کام ہو گا۔

(ب) دوسرا کام اس لفظ کے ماتحت قرآن شریف پر عمل کرانا ہو گا۔ کیونکہ تعلیم دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک کسی کتاب کا پڑھا دینا اور دوسرے اس پر عمل کروانا۔

3۔ وَالْحِکْمَةَ۔ تعلیم الحکمۃ کے لئے تجاویز اور تدابیر ہوں گی کیونکہ اس فرض کے نیچے احکام شرائع کے اسرار سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔

4۔ یُزَکِّیْھِمْ۔

## تزکیہ کے مختلف معانی

یُزَکِّیْھِمْ کے معنوں پر غور کیا تو ایک تو یہی بات ہے جو مَیں بیان کر چکا ہوں کہ دعاؤں کے ذریعہ تزکیہ کرے۔

پھر ابن عباسؓ نے معنے کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اخلاص پیدا کرنا۔

غرض ایک تو یہ معنے ہوئے کہ گناہوں سے بچانے کی کوشش کرے۔ اس لئے جماعت کو گناہوں سے بچانا ضروری ٹھہرا کہ وہ گناہوں میں نہ پڑے۔

اور دوسرے معنوں کے لحاظ سے یہ کام ہوُا کہ صرف گناہوں سے نہ بچائے بلکہ ان میں نیکی پیدا کرے۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ ایک تو وہ تدابیر اختیار کرے جن سے جماعت کے گناہ دُور کردے۔ دوسرے ان کو خوبصورت بنا کر دکھاوے۔ اعلیٰ مدارج کی طرف لے جاوے اور اُن کے کاموں میں اخلاص اور اطاعت پیدا کرے۔

پھر تیسرے معنے بھی یُزَکِّیْهِمْ کے ہیں وہ یہ کہ ان کو بڑھائے۔ ان معانی کے لحاظ سے دین و دنیا میں ترقی دینا ضروری ہوا۔ اور یہ ترقی ہر پہلو سے ہونی چاہئے۔ دنیوی علوم میں دوسروں سے پیچھے ہوں تو اس میں ان کو آگے لے جاوے۔ تعداد میں کم ہوں تو بڑھائے۔ مالی حالت کمزور ہو تو اس میں بڑھاوے۔ غرض جس رنگ میں بھی کمی ہو بڑھاتا چلا جاوے۔ اب ان معنوں کے لحاظ سے جماعت کی ہر قسم کی ترقی نبی اور اس کے ماتحت اس کے خلیفہ کا فرض ہوا۔

پھر جب مَیل سے پاک کرنا اور ترقی کرانا اس کا کام ہوُا تو اسی میں غرباء کی خبر گیری بھی آ گئی کیونکہ وہ بھی ایک دنیاوی مَیل سے لتھڑے ہوئے ہیں۔ ان کو پاک کرنا اس کا فرض ہے۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کا صیغہ رکھا ہے کیونکہ جماعت کے غرباء اور مساکین کا انتظام کرنا بھی خلیفہ کا کام ہے اور اس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس کا بھی انتظام فرما دیا اور امراء پر زکوٰۃ مقرر فرمائی۔

پس یاد رکھو کہ یُزَکِّیْهِمْ کے معنے ہوئے **پاک کرے۔ اخلاص پیدا کرے۔ اور ہر رنگ میں بڑھائے۔ چہارم، صدقات کا انتظام کرکے اصلاح کرے......**

خدا تعالیٰ نے خود خلیفہ کے کام مقرر کر دیئے ہیں اب کوئی نہیں جو اِن میں تبدیلی کر سکے یا ان کے خلاف کچھ اور کہہ سکے......"

(منصب خلافت۔ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 23-35)

..........

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تزکیہ کے مختلف لغوی معانی بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"زَکّٰی کے ایک معنی ہیں بڑھایا اور نشوونما کی۔ دوسرے معنی ہیں تطہیر کرنے یا پاک کرنے کے۔ اور پھر یہ بات جو میں نے پہلے بیان کی تھی کہ بڑھانا یا نشوونما پانا۔ یہ بھی دو طرح کا ہے۔ ایک ذات میں بڑھنا اور بڑا ہونا۔ دوسرے سامان اور تعداد میں بڑھنا۔ اور پھر تطہیر بھی دو طرح کی ہے۔ ایک ظاہری پاکیزگی اور طہارت ہے۔ اور دوسرے اندرونی پاکیزگی اور طہارت ہے۔

پس اس لحاظ سے اس لفظ کی حضرت مصلح موعودؓ نے جو جامع تعریف کی ہے وہ یہ ہے کہ وہ انہیں پاک کرے گا۔ نہ صرف دماغوں کو پاک کرے گا بلکہ حکمت سکھا کر دلوں کو بھی پاک کرے گا۔ اور پھر اس تطہیر کی وجہ سے دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے بھر جائیں گے یہاں تک کہ وہ ماننے والے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی صفات میں جذب کر لیں گے۔ عام انسان تو نظر آئیں گے لیکن اس طرح کے عام انسان نہیں ہوں گے بلکہ خدانمائی کا آئینہ دکھائی دیں گے۔ یعنی ہر دیکھنے والا اُن سے فیض پانے والا ہوگا۔ ان کے اندر سے خدائی صفات ظاہر ہو رہی ہوں گی۔ ان کو دیکھ کر دیکھنے والے یہ سمجھ جائیں گے کہ یہ اللہ والے لوگ ہیں اور ان سے ملنے والے بھی پاک اور اللہ کے خالص بندے ہیں۔ پس یہ بات ہمارا بھی مدّعا اور مقصود ہونی چاہئے اور اس کے لئے ہماری کوشش بھی جاری رہنی چاہئے تبھی ہم اس مُزکّی حقیقی کی لائی ہوئی تعلیم سے حقیقی رنگ میں فیضیاب ہو سکتے ہیں۔

**آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تزکیہ اور تطہیر کا یہ رنگ جو ہمیں آپؐ کی تعلیم اور قوت قدسی کی وجہ سے صحابہؓ میں چڑھا ہوا نظر آتا ہے وہ بھی ایک خاص نشان ہے** اور اس زمانے کے عرب معاشرے میں یہ عظیم انقلاب اس عظیم نبی کا ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

" وہی رسول جس نے وحشیوں کو انسان بنایا اور انسان سے بااخلاق انسان بنایا یعنی سچے اور واقعی اخلاق کے مرکز اعتدال پر قائم کیا اور پھر بااخلاق انسان سے باخدا ہونے کے الٰہی رنگ سے رنگین کیا"۔

(تبلیغِ رسالت جلد نمبر 6 صفحہ 9)

...... پس یہ ہے اس مُزکّی کی قوت قدسی اور تعلیم کا اثر کہ وہی لوگ جو وحشی تھے جن کے دل کینوں اور بغضوں سے بھرے ہوئے تھے جو شراب، نشہ، جوُا، زنا جیسی بیماریوں میں مبتلا تھے۔ جو اپنے باپوں کی بیویوں کو بھی ورثے میں بانٹا کرتے تھے، جو ذرا ذرا سی بات پر بھڑک جاتے تھے اور قتل و غارت کا بازار گرم ہو جاتا تھا اور پھر یہ سلسلہ سالوں تک چلتا تھا۔ لیکن جب اسلام کی آغوش میں آئے تو یہی قربانیاں لینے والے لوگ قربانیاں دینے والے بن گئے۔ وہی جو کینوں اور بغضوں سے بھرے ہوئے تھے عفو و درگزر سے کام لینے والے بن گئے۔ وہی جو شراب کے نشے میں دھت رہنے والے تھے اور پانی کی طرح شراب پینے والے تھے شراب کی ممانعت کا اعلان سنتے ہی شراب کے ہونٹوں سے لگے ہوئے پیالوں کو پھینکنے والے بن گئے۔ وہی جن کے مٹکوں میں پانی کی بجائے شراب ہوتی تھی ایک آواز پر مٹکوں کو توڑنے والے بن گئے اور مدینہ کی گلیوں میں شراب پانی کی طرح بہنے لگ گئی۔ وہی جن کے دن اور رات برائیوں اور گناہوں سے بھرے ہوئے تھے خدمت دین اور عبادت سے اپنے دن اور رات سجانے لگے۔ وہی جو مجلسوں کے رسیا تھے گوشۂ خلوت میں اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑانے والے بن گئے۔

**پس یہ انقلاب ان میں اس لئے آیا کہ انہوں نے اس مُزکّی کی قوت قدسی اور پاک تعلیم سے فیض پایا۔** ایک جذبے اور اخلاص سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں پاک قوتیں عطا فرمائیں جن سے ان کی سوچوں کے دھارے بدل گئے۔ وہی جو اس برائی کو برائی نہ سمجھتے تھے نیکی کے اعلیٰ معیاروں کے حصول میں سرگرداں ہو گئے۔ وہی جو جہالت کے اندھیرے گڑھوں میں پڑے ہوئے تھے علم و فضل کے خزانے بن گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلسوں کی صحبت سے نہ صرف ان کے اپنے دل پاک ہوئے بلکہ وہ پاک علم پھیلانے والے بن گئے۔ خدا تعالیٰ کی ذات پر ان کا یقین کامل ہوا اور روشن نشانوں سے انہوں نے اپنے رب کو پہچانا۔ 360 بتوں کی بجائے خدا تعالیٰ جو واحد و یگانہ ہے اس کی ذات پر ایمان ہر روز بڑھتا چلا گیا۔ ہر روز انہوں نے خدا کی ذات کو نئی شان سے دیکھا اور جانا۔ اور پھر جب ایسے پاک دل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ یعنی اپنے کلام سے، روح القدس سے ان کی مدد کی۔

پس یہ انقلاب تھا جو یہ عظیم رسول اس زمانے کے جاہل عربوں میں لایا۔ **ایسا تزکیہ کیا جس کی مثال نہیں ملتی۔ اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں اس عظیم رسول کا زمانہ تا قیامت ہے اس لئے اس تعلیم سے بھی ہمیشہ ان لوگوں کا تزکیہ ہوتا رہے گا جو حقیقی رنگ میں اس سے فیض پانے والے ہوں گے۔ اس تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں گے۔**

جیسا کہ ہم نے لغوی معنوں میں دیکھا ہے کہ "یُزَکِّیْهِمْ" کے معنی یہ بنیں گے کہ ان کی تعداد بڑھائے گا۔ یعنی اس کلام کی غیر معمولی تاثیر کی وجہ سے جو اس پر اترا لوگ اسے قبول کرتے چلے جائیں گے اور ایک وقت آئے گا جب اس عظیم رسول کا دین یعنی اسلام تمام دینوں پر غالب ہوگا۔ یہ انقلاب جو لوگوں کی طبائع میں آپؐ نے پیدا کیا۔ لوگوں کی سوچیں اور ذہنیتیں بدلیں۔ ان کے دماغوں اور دلوں کو یکسر بدل ڈالا۔ یہ ایک دن میں تو نہیں آیا تھا۔ پہلے دن تو تمام عرب نے پاکیزگی اختیار نہیں کر لی تھی۔ آہستہ آہستہ اس تعلیم سے انقلاب آنے لگا......اسلام کی ابتدائی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب تک اس مُزکّی کی لائی ہوئی تعلیم سے چمٹے رہیں گے یا وہ لوگ چمٹے رہے، سابقہ تاریخ یہی کہتی ہے کہ جب تک وہ لوگ چمٹے رہے، حقیقی طور پر اس پر عمل پیرا رہے تو لوگوں کے دل جیتتے ہوئے انہیں اسلام کی آغوش میں لاتے چلے گئے۔ ان کے تزکیہ کے سامان ہوتے چلے گئے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری 2008ء)

..........

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جس دعا (البقرۃ 130) کا ذکر اوپر گزرا ہے اس کی قبولیت کا بھی قرآن مجید میں ذکر ہے۔ لیکن وہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ کے ساتھ حضرت ابراہیمؑ کی نسل میں آنے والے عظیم الشان رسول کے کاموں کا ذکر کرتے ہوئے ترتیب کو بدل دیا ہے اور بجائے تزکیہ کو سب سے آخر پر رکھنے کے تلاوت آیات کے بعد رکھا ہے اور پھر اس کے بعد تعلیم کتاب و حکمت کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ سورۃ الجمعہ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ۔ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (الجمعۃ: 3-4)

ترجمہ:۔ وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

اس موضوع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے مقدس خلفائے کرام کی تفاسیر میں نہایت ہی پُر حکمت اور بصیرت افروز مضمون بیان ہوا ہے جن کا مطالعہ بہت ہی روح پرور اور قلوب و اذہان کو روحانی جلا بخشنے والا ہے۔

مثال کے طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حوالہ سے فرماتے ہیں:۔

"......اللہ تعالیٰ نے جو ترتیب بیان فرمائی ہے اس میں ایمان میں ترقی اور روحانیت کو پہلے رکھا ہے اور علوم ظاہری والی باتیں بعد میں لی ہیں۔ پس ایمان میں ترقی اور روحانیت میں ترقی اور معرفت کے پیدا ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وحی پر ایمان ہو۔ جب یہ ایمان بالغیب ہوگا تو پھر ایسی نظر بھی عطا ہوگی جو ان نشانات اور معجزات کو دیکھنے والی ہوگی۔ اور جب یہ نشانات اور معجزات نظر آئیں گے اور تزکیہ نفس میں ترقی ہوگی تو پھر اس ترقی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی صفات اپنانے کی کوشش ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی صفات اپنانے سے ایمان میں پھر مزید ترقی پیدا ہوگی۔ تمام نفسانی کدورتیں صاف ہو جائیں گی۔ تمام آلائشوں سے دل پاک ہو جائے گا۔ پس کتاب اور حکمت پر تزکیہ کے تقدُّم کی یہ وجہ ہے، کیونکہ کتاب پڑھنا، اسے سمجھنے کی کوشش کرنا، اس میں سے حکمتیں تلاش کرنا یہ ظاہری علم کی چیزیں ہیں اور یہ باتیں یعنی کتاب اور حکمت کو آخر پر رکھ کر یہ اشارہ فرمایا کہ ایک انسان کی زندگی کا اصل مقصود نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ اور احکامات کی حکمتیں نہیں ہیں بلکہ اصل مقصود تزکیہ نفس ہے اور ہونا چاہئے......

**پس یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ کتاب کی کسی بھی تعلیم پر آپ جو بھی عمل کرتے ہیں اس پر عمل کا مقصد تزکیۂ نفس ہے۔** اس لئے تزکیہ مقدم رکھا گیا ہے اور اس عظیم رسول کے صحبت یافتوں نے اپنے دلوں کا تزکیہ کیا۔ تعلیم تو ساتھ ساتھ اترتی رہی۔ تقویٰ کے معیار بھی بڑھتے رہے۔ لیکن دلوں میں پاکیزگی پہلے پیدا ہو گئی تھی۔ آہستہ آہستہ ترقی تو ہوتی رہی لیکن دل صاف ہو گئے تھے۔ پہلے دن سے ہی ان صحابہ کا تزکیہ ہو گیا تھا۔ اس تزکیہ کی ہی وجہ تھی کہ حکم آتے ہی شراب کے مٹکے توڑے گئے تھے۔ کسی نے دلیل نہیں مانگی۔ حکم پہ عمل کیا۔ تو اصل چیز دلوں کی پاکیزگی ہے جو اس عظیم رسول نے کی۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس ضمن میں مزید فرماتے ہیں:

"......پس اے وہ لوگو! جو اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہو! اس عظیم رسول کی طرف منسوب کرتے ہو جس کی تعلیم تا قیامت دلوں کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس تعلیم کی روشنی دکھانے کے لئے محدود پیمانے پر نہیں جیسا کہ سابقہ صدیوں میں آتے رہے بلکہ وسیع پیمانے پر پاک کرنے کے لئے اور کمزور دلوں اور دنیاداروں اور فلسفیوں میں بھی پاکیزگی اور حکمت کے بیج ڈالنے کے لئے آخرین میں پھر یہ نبی مبعوث ہو گا۔ جو اپنے اس جسم کے ساتھ نہیں بلکہ بروزی رنگ میں مبعوث ہوگا اور یہ اس خدا کا فیصلہ ہے جو عزیز اور حکیم ہے۔ اور اس خدا کی طاقتوں کو محدود نہ سمجھو۔ اس کے فیصلوں کو بغیر حکمت کے نہ سمجھو۔ **پس جس طرح اس عظیم نبی نے ایک پاک جماعت کا قیام کیا تھا اور بگڑے ہوؤں کو خدا سے ملایا تھا اس نبی کا غلام بھی اس بگڑے زمانے میں خدا سے ملانے کا کام کرے گا۔** جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہؓ نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ وہ ہوگا کون جو آخرین میں مبعوث ہوگا؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا تو ان کی نسل میں سے ایک شخص اسے زمین پر واپس لے آئے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث ہے کہ وہ زمانہ آئے گا کہ قرآن کے الفاظ کے علاوہ کچھ باقی نہیں رہے گا اور اسلام کے نام کے سوا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ پس ہر غور کرنے والا ذہن اور ہر دیکھنے والی آنکھ یہ دیکھتی ہے اور اظہار کرتی ہے کہ آجکل یہی حالات ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس عظیم رسول کو بھیج کر جو دین قائم کیا اور جس نے تا قیامت رہنا ہے اس کے اس شان و شوکت سے قائم رہنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو بھیجا ہے۔

پس ہم احمدی کہلانے والوں کی اب دوہری ذمہ واری ہے کہ ایک تو اپنے پاک ہونے اور اس کتاب پر عمل کرنے کی طرف مستقل توجہ دیں۔ دوسرے اس پیغام کو ہر شخص تک پہنچانے کے لئے ایک خاص جوش دکھائیں تا کہ کسی کے پاس یہ عذر نہ رہے کہ ہم تک تو یہ پیغام نہیں پہنچا۔ کیونکہ آج سوائے احمدی کے کوئی نہیں جس کے سپرد امت مسلمہ کے سنبھالنے کا کام کیا گیا ہے۔ بڑے بڑے

اسلام کے نام نہاد چیمپئن تو نظر آئیں گے اور بزعم خویش اپنے آپ کو سب کچھ سمجھنے والے بھی ہوں گے۔ ہر گروہ اور ہر فرقہ اصلاح کا دعویٰ کر رہا ہے لیکن ایمان سے عاری ہیں اس لئے ہر طرف یہی شور ہے کہ مسلمانوں کو سنبھالو۔ اور اس گروہ بندی اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے انکار کی وجہ سے یہ علیحدہ علیحدہ گروہ بنے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے انکار کی وجہ سے دلوں کی پاکیزگی ختم ہو رہی ہے۔ تعلیم و حکمت سے عاری ہو رہے ہیں اور دشمن کے پنجے میں جکڑے چلے جا رہے ہیں۔ کبھی کبھی یہ آواز اٹھتی ہے کہ خلافت ہونی چاہئے لیکن یہ سب جس وجہ سے ہو رہا ہے وہ نہیں سوچتے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ خدا وہ خدا ہے جس نے ایسے وقت میں رسول بھیجا کہ لوگ علم اور حکمت سے بے بہرہ ہو چکے تھے اور علوم حکمیہ دینیہ جن سے تکمیل نفس ہو اور نفوس انسانیہ علمی اور عملی کمال کو پہنچیں بالکل گم ہو گئی تھی اور لوگ گمراہی میں مبتلا تھے یعنی خدا اور اس کی صراط مستقیم سے بہت دُور جا پڑے تھے تب ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے اپنا رسول اُمّی بھیجا اور اس رسول نے ان کے نفسوں کو پاک کیا۔ اور علم الکتاب اور حکمت سے ان کو مملوّ کیا یعنی نشانوں اور معجزات سے مرتبہ یقین کامل تک پہنچایا اور خدا شناسی کے نور سے ان کے دلوں کو روشن کیا اور پھر فرمایا کہ ایک گروہ اَور ہے جو آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔ وہ بھی اوّل تاریکی اور گمراہی میں ہوں گے اور علم اور حکمت اور یقین سے دور ہوں گے تب خدا ان کو بھی صحابہؓ کے رنگ میں لائے گا یعنی جو کچھ صحابہؓ نے دیکھا وہ ان کو بھی دکھایا جائے گا۔ یہاں تک کہ ان کا صدق اور یقین بھی صحابہؓ کے صدق اور یقین کی مانند ہو جائے گا اور حدیث صحیح میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر کے وقت سلمان فارسی کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ لَوْ کَانَ الْاِیْمَان مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِّنْ فَارِس یعنی اگر ایمان ثریا پر یعنی آسمان پر بھی اٹھ گیا ہوگا۔ تب بھی ایک آدمی فارسی الاصل اس کو واپس لائے گا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ ایک شخص آخری زمانہ میں فارسی الاصل پیدا ہوگا۔ اس زمانے میں جس کی نسبت لکھا گیا ہے کہ قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا یہی وہ زمانہ ہے جو مسیح موعود کا زمانہ ہے اور یہ فارسی الاصل وہی ہے جس کا نام مسیح موعود ہے کیونکہ صلیبی حملہ جس کے توڑنے کے لئے مسیح موعود کو آنا چاہئے وہ حملہ ایمان پر ہی ہے اور یہ تمام آثار صلیبی حملہ کے زمانہ کے لئے بیان کئے گئے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ اس حملے کا لوگوں کے ایمان پر بہت برا اثر ہوگا۔ وہی حملہ ہے جس کو دوسرے لفظوں میں دجّالی حملہ کہتے ہیں۔ آثار میں ہے کہ اس دجّال کے حملہ کے وقت بہت سے نادان خدائے لاشریک کو چھوڑ دیں گے اور بہت سے لوگوں کی ایمانی محبت ٹھنڈی ہو جائے گی اور مسیح موعود کا بڑا بھاری کام تجدید ایمان ہوگا کیونکہ حملہ ایمان پر ہے اور حدیث لَوْ کَانَ الْاِیْمَان سے جو شخص فارسی الاصل کی نسبت ہے یہ بات ثابت ہے کہ وہ فارسی الاصل ایمان کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے آئے گا......“۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 304-305)

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری 2008ء)

## بعثت مسیح موعودؑ کی غرض

## ایک پاک جماعت کا قیام

**جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند اور خلیفہ کے طور پر اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو اُمّتی نبی کے طور پر بھیجا تو آپ کی بعثت کی غرض بھی یہی تھی کہ تا دنیا میں سچی پاکیزگی اور حقیقی تزکیہ کا قیام ہو۔**

چنانچہ آپ نے متعدد مواقع پر اس امر کو بیان فرمایا۔ ذیل میں نمونۃً چند اقتباسات پیش ہیں۔ آپؑ نے جب جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی تو اس وقت تحریر فرمایا:

”...... **یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متّقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔** اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ ببرکت کلمہ وحدۂ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک اور مقدس خدمات میں جلد کام آ سکیں...... وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ اُن کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔ **خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اس عاجز کی دُعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو اُن کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیتِ باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگی کے ازالہ کے لئے رات دن کوشش کرتا رہوں اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدائے تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے اور ان کے لئے وہ روح القدس طلب کروں جو ربوبیت تامہ اور عبودیت خالصہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور اس رُوح خبیث کی تکفیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفسِ امّارہ اور شیطان کے تعلقِ شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو مَیں بتوفیقہٖ تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اِس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح اُن کے تمام وجود میں دوڑ جائے اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے جو داخلِ سِلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلاوے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی رُوح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔** وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے کہ اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزار ہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔ اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے۔ اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ ٹھہریں گے وہ اس سِلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سِلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک اُن میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اُس ربّ جلیل نے یہی چاہا ہے۔ وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے“۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 560 تا 563)

نیز فرمایا:

”مَیں اس جگہ ایک اور پیغام بھی خلق اللہ کو عموماً اور اپنے بھائی مسلمانوں کو خصوصًا پہنچاتا ہوں کہ **مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدّارانہ زندگی کے چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت کریں۔** پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ **مَیں ان کا غمخوار ہوں گا اور ان کا بار ہلکا کرنے کے لئے کوشش کروں گا اور خدا تعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں اُن کے لئے برکت دے گا بشرطیکہ وہ ربّانی شرائط پر چلنے کے لئے بدل و جان تیار ہوں گے۔**“

(سبز اشتہار۔ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 470)

اسی طرح فرمایا:

”**بیعت سے اصل مدّعا یہ ہے کہ اپنے نفس کو اپنے رہبر کی غلامی میں دے کر وہ علوم اور معارف اور برکات اس کے عوض میں لیوے جن سے ایمان قوی ہو اور معرفت بڑھے اور خدا تعالیٰ سے صاف تعلق پیدا ہو اور اسی طرح دنیوی جہنم سے رہا ہو کر آخرت کے دوزخ سے مخلصی نصیب ہو اور دنیوی نابینائی سے شفا پا کر آخرت کی نابینائی سے بھی امن حاصل ہو**“۔

(ضرورت الامام۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 498)

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

”میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہیں یا اپنے مقامات میں بود و باش رکھتے ہیں اس وصیت کو توجہ سے سُنیں کہ **وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آ سکے۔ وہ پنجوقت نماز جماعت کے پابند ہوں۔** وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں۔ اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک **قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے**...... تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈریں اور اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاویں۔ اور پنجوقتہ نماز کو نہایت التزام سے قائم رکھیں اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور اتلافِ حقوق اور بے جا طرف داری سے باز رہیں...... **خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بناوے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو**...... سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے“۔

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ 42 تا 45۔ مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 220 تا 222۔ جدید ایڈیشن)

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی جماعت کے لئے ایک دردمندانہ دعا

آپ نے ایک موقع پر فرمایا:۔

”**مَیں تو بہت دُعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں۔ اور رات کو اُٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔ اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعائیں خدا تعالیٰ قبول کرے گا اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے مَیں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں ...... خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو**...... جو شخص میری اس وصیت کو نہیں مانتا کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور درحقیقت ایک پاک انقلاب اس کی ہستی پر آ جائے اور درحقیقت وہ پاک دل اور پاک ارادہ ہو جائے اور پلیدی اور حرامکاری کا تمام چولہ اپنے بدن پر سے پھینک دے۔ اور نوع انسان کا ہمدرد اور خدا کا سچا تابعدار ہو جائے اور اپنی تمام خودروی کو الوداع کہہ کر میرے پیچھے ہو لے۔ مَیں اُس شخص کو اس کتّے سے مشابہت دیتا ہوں جو ایسی جگہ سے الگ نہیں ہوتا جہاں مردار پھینکا جاتا ہے اور جہاں سڑے گلے مُردوں کی لاشیں ہوتی ہیں۔ کیا مَیں اس بات کا محتاج ہوں کہ وہ لوگ زبان سے میرے ساتھ ہوں اور اس طرح پر دیکھنے کے لئے ایک جماعت ہو۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تمام لوگ مجھے چھوڑ دیں اور ایک بھی میرے ساتھ نہ رہے تو میرا خدا میرے لئے ایک اَور قوم پیدا کرے گا جو صدق اور وفا میں ان سے بہتر ہوگی۔ یہ آسمانی کشش کام کر رہی ہے جو نیک دل لوگ میری طرف دوڑتے ہیں۔ کوئی نہیں جو آسمانی کشش کو روک سکے۔......“۔

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ 61-62۔ مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 619-620، جدید ایڈیشن)

......................(باقی آئندہ)

## ”جب تک تم میں خلافت رہے گی دنیا کی کوئی قوم تم پر غالب نہیں آسکے گی“

### حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی ناشکری مت کرو اور خدا تعالیٰ کے الہامات کو تحقیر کی نگاہ سے مت دیکھو۔ بلکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے تم دعاؤں میں لگے رہو تا کہ قدرت ثانیہ کا پے در پے تم میں ظہور ہوتا رہے۔...... حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کا یہی مطلب تھا کہ میرے زمانہ میں تم یہ دعا کرو کہ تمہیں پہلی خلافت نصیب ہو اور پہلی خلافت میں دعا کرتے رہو کہ اس کے بعد میں دوسری خلافت ملے اور دوسری خلافت میں دعا کرتے رہو کہ اس کے بعد تمہیں تیسری خلافت ملے اور تیسری خلافت میں دعا کرتے رہو کہ اس کے بعد تمہیں چوتھی خلافت ملے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری شامت اعمال سے اس نعمت کا دروازہ تم پر بند ہو جائے۔ پس ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں مشغول رہو۔ اور اس امر کو اچھی طرح یاد رکھو کہ جب تک تم میں خلافت رہے گی دنیا کی کوئی قوم تم پر غالب نہیں آ سکے گی اور ہر میدان میں تم مظفر و منصور رہو گے۔ کیونکہ یہ خدا کا وعدہ ہے۔“ (خلافت راشدہ۔ انوار العلوم جلد 15 ص 593)

بقیہ: خلافت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی بشارات............ ازصفحہ 2

## خلافت پر مومنوں کا اجماع

### جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام بنایا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد انصار نے مہاجرین سے کہا کہ ایک امیر ہم میں سے اور ایک تم میں سے ہونا چاہئے۔ حضرت عمرؓ بولے اے گروہِ انصار کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا۔ تم میں کسی کا دل قبول کرتا ہے کہ وہ ابوبکر سے آگے ہو۔ انصار نے کہا: ہرگز نہیں۔ چنانچہ سب حضرت ابوبکرؓ کی خلافت پر متفق ہو گئے۔

(طبقات ابن سعد جلد 3 صفحہ 179 دار صادر بیروت)

### دین و دنیا کا رہنما

حضرت علیؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ہم قیادت کے بارہ میں غور کرنے لگے۔ ہم نے سوچا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو نماز کی امامت کا ارشاد فرمایا تھا۔ پس جسے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دین کے لئے پسند کیا ہم نے اسے اپنی دنیا کے لئے بھی پسند کرلیا اور انہیں اپنا قائد مان لیا۔

(تاریخ الخلفاء جلد 1 صفحہ 8 از علامہ جلال الدین سیوطی مطبعۃ السعادۃ مصر 1952ء طبع اول)

### آپ ہمارے سردار ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہؓ کے مجمع کے سامنے حضرت ابوبکرؓ نے عمرؓ اور ابوعبیدہؓ کے نام بطور خلیفہ پیش کئے۔ مگر حضرت عمرؓ نے کہا ہم تو آپ کی بیعت کریں گے۔ آپ ہمارے سردار ہیں اور ہم سب سے افضل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ سب سے زیادہ محبوب تھے۔ چنانچہ تمام صحابہؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کرلی۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب لوکنت متخذا خلیلاً حدیث نمبر 3394)

### بیعت خلافت

حضرت علیؓ فرماتے ہیں:۔ میں خود حضرت ابوبکر کے پاس چل کر گیا اور ان کی بیعت کی اور میں نے پوری جانفشانی کے ساتھ ان کا ہاتھ بٹایا یہاں تک کہ باطل کا منہ پھیر دیا اور وہ بھاگ کھڑا ہوا اور اللہ کا کلمہ بلند ہوگیا۔

(منار الھدیٰ صفحہ 373 شیخ علی البحرانی مطبع گلزار حسنی بمبئی 1320ھ)

### خلافت کے حقدار

حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ کہتے ہیں کہ ہماری نظروں میں ابوبکرؓ سب سے زیادہ خلافت کے حقدار ہیں۔ وہ غار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں۔ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں نماز کے لئے امام مقرر کیا تھا۔

(شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید جلد 1 صفحہ 50 دار احیاء التراث العربی 1385ھ)

## برکات خلافت

### خلافت۔ اُلفت کا ذریعہ

حضرت ابوبکرؓ نے خلیفہ بننے کے بعد صحابہؓ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تمہیں ضلالت اور تفرقہ سے نکالا اور تمہارے دلوں میں الفت قائم کی۔ پھر اللہ نے تم پر ایک خلیفہ مقرر کیا تا کہ تمہارے درمیان الفت و محبت قائم رکھے اور تمہارے مقصود کو غلبہ عطا کرے۔

(دائرہ المعارف القرن الرابع عشر محمد فرید وجدی جلد 3 ص 758 زیر لفظ خلف)

### تمکنت دین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری بیماری میں حضرت اسامہ بن زیدؓ کی قیادت میں سات سو کا لشکر شام کی طرف بھجوایا تھا۔ ابھی وہ زیادہ دُور نہیں گیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔ صحابہؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ مدینہ کے اردگرد بہت سے قبائل مرتد ہو گئے ہیں اس لئے اس لشکر کو روک لیجئے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا خدا کی قسم اگر مدینہ کی گلیوں میں کتے عورتوں کو گھسیٹتے پھریں تب بھی میں اس لشکر کو نہیں روکوں گا جسے خدا کے رسول نے روانہ کیا ہے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ 74۔ نور محمد اصح المطابع کراچی)

### خلافت کے ذریعہ وحدت

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق پہلے خلیفہ بنے۔ ان کے والد ابوقحافہ کو مکہ میں خبر ملی جو اُن کے لئے باعث حیرت تھی کہ عرب کے طاقتور اور بارسوخ قبائل نے بھی انہیں خلیفہ تسلیم کرلیا ہے۔ چنانچہ وہ پوچھتے رہے کہ کیا فلاں فلاں قبیلہ نے بھی مان لیا ہے۔ ابوقحافہ کی وفات حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے ایک سال بعد ہوئی۔

(البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد 7 صفحہ 50 حالات 14ھ مکتبہ معارف بیروت طبع اول 1966ء)

### امام ڈھال ہے

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ امام ڈھال ہے جس کی قیادت اور اطاعت میں دشمن سے لڑائی کی جاتی ہے اور دشمن کے حملوں سے بچا جاتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب یقاتل من وراء الامام حدیث نمبر 2737)

### روحانی پیغام رسانی

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک لشکر ساریہ کی سرکردگی میں بھیجا۔ حضرت عمرؓ مدینہ میں خطبہ دے رہے تھے کہ آپ نے پکار کر کہا اے ساریہ! پہاڑ کی پناہ لو۔ بعد میں اس لشکر کا ایک شخص آیا اور کہا کہ دشمن سے جنگ کے دوران ہم شکست کھا رہے تھے تو ہم نے ایک آواز سنی کہ اے ساریہ پہاڑ کی پناہ لو۔ ہم نے ایسا ہی کیا اور دشمن پر فتح پائی۔ (مشکوٰۃ باب الکرامات)

## خلافت سے وابستگی اور اس کی اطاعت

### خلفاء کی اطاعت

حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْن۔ تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین جو خدا کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں کی سنت کی اطاعت فرض ہے۔ اس طریق کو مضبوطی سے تھام لو اور دانتوں سے اچھی طرح پکڑ کے رکھو۔

(سنن ابوداؤد کتاب السنۃ باب فی لزوم السنۃ حدیث 3991)

### سنت رسولؐ اور خلفاء کی پیروی

حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو لوگ میرے بعد زندہ رہیں گے وہ بہت سے اختلافات دیکھیں گے ایسے وقت میں تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنت کی پیروی کرو اور اسے دانتوں سے مضبوطی سے پکڑ لینا۔ (مسند احمد۔ حدیث نمبر 16521)

### خلافت سے وابستہ رہو

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر تم دیکھ لو کہ اللہ کا خلیفہ زمین پر موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ۔ اگر چہ (اس جرم میں) تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے۔

(مسند احمد۔ حدیث نمبر 22333)

### جب تم ایک ہاتھ پر جمع ہو

حضرت عرفجہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم ایک ہاتھ پر جمع ہو اور تمہارا ایک امیر ہو اور پھر کوئی شخص تمہاری وحدت کو توڑنا چاہے تا کہ تمہاری جماعت میں تفریق پیدا کرے تو اس سے قطع تعلق کرلو اور اس کی بات نہ مانو۔

(مسلم کتاب الامارہ باب حکم من فرق حدیث نمبر 3443)

### خلافت سے وفاداری

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تین آدمی ایسے ہیں جن سے خدا قیامت کے دن نہ کلام کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ایک وہ شخص جس کے پاس رستے میں ضرورت سے زائد پانی ہو اور وہ دوسرے مسافر کو نہ دے۔ دوسرا وہ جس نے کسی امام کی بیعت دنیا کی خاطر کی۔ اگر امام اس کو حسب خواہش کچھ دے تو وہ وفا کرتا ہے ورنہ بے وفائی کرتا ہے۔ تیسرا وہ شخص جس نے عصر کے بعد اللہ کی قسم کھا کر مال بیچنے کے لئے کہا کہ مجھے اتنی رقم ملتی تھی (مگر میں نے نہ بیچا) حالانکہ یہ جھوٹ تھا اور اس کی قسم سن کر کوئی شخص مال خرید لے۔

(صحیح بخاری کتاب الاحکام باب من بایع رجلاً...... حدیث نمبر 6672)

### سب سے بڑی غداری

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہر عہد شکن کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا گاڑا جائے گا اور سب سے بڑی عہد شکنی اور غداری امام کے ساتھ غداری ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الفتن باب ما اخبر النبی اصحابہ حدیث نمبر 2117)

### اجتماعیت جاتی رہے گی

جب باغی حضرت عثمانؓ سے خلافت کا منصب چھوڑنے کا مطالبہ کررہے تھے اور قتل کی دھمکیاں دے رہے تھے تو انہوں نے فرمایا:۔ اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تو میرے بعد کبھی باہمی الفت نہ کرسکو گے، نہ اکٹھی نماز پڑھ سکو گے اور نہ ہی مل کر دشمن سے جنگ کرسکو گے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 72 ابن سعد دار صادر بیروت)

### اگر خلافت چلی گئی

حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں جب بعض لوگ آپ کے خلاف فتنوں میں مصروف تھے تو صحابی رسول حضرت حنظلہؓ نے کچھ اشعار کہے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

مجھے تعجب ہے کہ لوگ کن باتوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ خلافت جاتی رہے۔ اگر وہ چلی گئی تو لوگ ہر خیر سے محروم ہو جائیں گے اور پھر انتہائی ذلیل ہو جائیں گے۔ وہ یہود اور نصاریٰ کی طرح ہو جائیں گے جو راہ حق سے بھٹک چکے ہیں۔

(تاریخ ابن اثیر جلد 2 صفحہ 173)

## خلفاء کے لئے دعا

### اے اللہ رحم کر

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اے اللہ میرے ان خلفاء پر رحم فرما جو میرے بعد آئیں گے۔ میری احادیث اور سنت بیان کریں گے اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیں گے۔

(الجامع الصغیر۔ جلد اوّل صفحہ 60)

### بہترین امام

حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے بہترین امام وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الامارہ باب خیار الائمۃ حدیث نمبر 3447)

☆......☆......☆

## برکات خلافت

❁......حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”استغفار کثرت سے کرو اور دعاؤں میں لگے رہو۔ وحدت کو ہاتھ سے نہ دو۔ دوسرے کے ساتھ نیکی اور خوش معاملگی میں کوتاہی نہ کرو۔ تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آ سکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرو۔ کیونکہ شکر کرنے پر اِزدِیَادِ نعمت ہوتا ہے۔“

(خطبات نور صفحہ 131)

................................................................

❁......حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

**”تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے“۔**

(برکات خلافت۔ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 158)

................................................................

❁......حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ جس کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے...... میں جو دعا کروں گا وہ انشاء اللہ فرداً فرداً ہر شخص کی دعا سے زیادہ طاقت رکھے گی“۔

(منصب خلافت۔ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 47)

**بقیہ: خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ......از صفحہ نمبر 20**

سچ بول دیا بلکہ قولِ سدید سے کام لینا ہے۔ کوئی بھی ایسی بات نہیں کہنی جس سے ہلکا سا بھی جھوٹ کا شبہ پڑتا ہو یا کہیں بات چھپی نظر آتی ہو۔ ہر احمدی کی جو بات ہے بڑی واضح اور ہر قسم کے ابہام سے پاک ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق یہ چیز جہاں آپ کی مستقل اصلاح کا باعث بن رہی ہوگی وہاں آپ کو اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی چادر میں بھی لپیٹ رہی ہوگی۔

پھر فرمایا کہ صبر کی عادت بھی ہے۔ صبر کرنا ایک مومن مسلمان عورت کا ایک امتیازی نشان ہے۔ گھروں میں بھی معاشرے میں بھی بہت سے ایسے معاملات ہوتے ہیں جن سے صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹتا ہے۔ انسان بے صبرا ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ ایسے حالات ہو جاتے ہیں کہ انسان صبر نہیں کر سکتا۔ فرمایا کہ ان حالات میں بھی ایک مومنہ عورت کا یہی امتیازی نشان ہے، اُس کی یہی شان ہے کہ وہ صبر کرنے والی ہو۔ چھوٹی موٹی سسرال کی زیادتیاں بھی ہیں اِن کو بھی برداشت کرنے والی ہو۔ خاوند سے اگر کوئی تکلیف پہنچی ہے تو اس پر بھی صبر کرے۔ دعا کرے۔ اللہ سے دُعا مانگیں اُن کو کسی دوسرے موقعے پر اچھا موڈ دیکھ کر سمجھا دیں لیکن فوراً لڑائی نہیں شروع ہو جانی چاہیے۔ اس سے پھر لڑائیاں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ اگر اس طرح صبر کرنے والی ہوں گی اور موقع دیکھ کے سمجھانے والی ہوں گی تو گھروں کے ماحول کی بہت سی بدمزگیاں دور ہو رہی ہوں گی اور یہی چیزیں ہیں کہ جو بچوں میں اس تربیت کی وجہ سے جب پیدا ہوں گی تو آئندہ کے حسین معاشرے کی آپ ضمانت بن رہی ہونگی۔

پھر گھر کے ماحول کے علاوہ معاشرے میں بہت سی ایسی باتیں ہو جاتی ہیں جو تکلیف کا باعث بن رہی ہوتی ہیں۔ ہمسایوں سے، ماحول سے، دوستوں سے تکلیف پہنچ رہی ہوتی ہے۔ بعض دفعہ بعض جماعتی عہدہ داروں سے لجنہ کی عہدہ داروں سے، اجلاسوں میں اجتماعوں میں بعض دفعہ تکلیف پہنچتی ہے۔ اگر وہاں صبر نہ کریں تو یا تو موقعے پر لڑائی شروع ہو جاتی ہے یا جب گھر جا کر اپنے خاوندوں سے عزیزوں سے رشتے داروں سے ذکر کریں گی تو پھر اس وجہ سے اس پورے ماحول میں ایک فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ کئی شکایتیں ایسی آجاتی ہیں کہ بعد میں گھروں میں جا کر لڑائیاں ہو رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ صبر کرنا بھی مومن کی ایک بہت بڑی شان ہے۔ ایک مومن عورت کی یہ بہت بڑی شان ہے اور اس صبر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بے انتہا اجر سے نوازتا ہے۔

پھر عاجزی ایک بہت بڑا وصف ہے۔ اگر یہ پیدا ہو جائے تو ہر انسان ہر عورت ہر مرد ایک دوسرے کی عزت اور احترام کرنا شروع کر دے گا اور نتیجتاً معاشرے میں امن اور سلامتی قائم ہو جائے گی، معاشرہ امن اور سلامتی کا گہوارہ بن جائے گا۔

کسی کو بعض دفعہ اپنے خاندان کی بڑائی کا احساس ہو رہا ہوتا ہے کسی کو اپنے امیر ہونے کا، دولت مند ہونے کا زیادہ احساس ہو رہا ہوتا ہے۔ کسی کو اپنی اولاد کی بعض خصوصیات کی وجہ سے بڑائی کا احساس ہو رہا ہوتا ہے غرض مختلف چیزیں ہیں جن سے انسان کے دماغ میں تکبر پیدا ہوتا ہے اور جہاں تکبر ہو وہاں عاجزی کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ وہاں سے عاجزی ختم ہو جاتی ہے۔ ہم تو اُس مسیح و مہدی کے ماننے والے ہیں جس کو اُس کی عاجزی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ تیری عاجزانہ راہیں اُسے پسند آئی ہیں۔ پس اے مسیحِ محمدی سے منسوب ہونے والی عورتو! اِس عاجزی کو اپنا خاص وصف بنالو تا کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں تم بھی پسندیدہ ٹھہرو۔

پھر ایک خصوصیت یہ بیان فرمائی کہ سچی مومن عورتیں صدقہ کرنے والی ہیں۔ پہلے بھی اس کا ذکر گزر چکا ہے۔ مالی قربانیوں میں جو احمدی خواتین کرتی ہیں بڑھ چڑھ کر آگے آنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور بھی توفیق دیتا چلا جائے۔

پھر روزہ رکھنے والیاں ہیں، عبادتیں کرنے والیاں ہیں۔ روزہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی خاطر اُس کے حکم کے مطابق جائز باتوں سے کچھ وقت کے لئے رکنا۔ جن کی عام حالات میں اجازت ہو ان سے بھی اپنے آپ کو روک کے رکھنا۔ اس سے صبر کی بھی عادت پڑے گی، نیکیوں کی بھی عادت پڑے گی اور عبادتوں کی بھی عادت پڑے گی، قربانی کی بھی عادت پڑے گی، نظامِ جماعت سے تعاون کی بھی عادت پڑے گی۔ پس یہ جو دو ہفتے پہلے رمضان گزرا ہے اس نے آپ میں نیکیوں کو قائم کرنے کی عادت ڈالی ہے، صبر کی عادت ڈالی ہے اور بہت ساری نیکیاں کرنے کی عادت ڈالی ہے انہیں اب اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ اسلام کے ہر عمل کی یہی شرط ہے کہ اس میں مستقل مزاجی سے عمل کرنے کی طرف توجہ رہے۔

پھر اپنے آپ کو باحیا بنانا ہے۔ کیونکہ یہ بھی ایمان کا حصہ ہے۔ حیا بھی ایمان کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو جس طرح اپنے آپ کو ڈھانپنے کا حکم دیا ہے اس طرح احتیاط سے ڈھانپ کر رکھنا چاہیے۔ زینت ظاہر نہ ہو۔ حیا کا تصور ہر قوم میں اور ہر مذہب میں پایا جاتا ہے۔ آج مغرب میں جو بے حیائی پھیل رہی ہے اس سے کسی احمدی لڑکی کو کسی احمدی بچی کو کبھی متاثر نہیں ہونا چاہیے۔ آزادی کے نام پر بے حیائیاں ہیں۔ لباس، فیشن کے نام پر بے حیائیاں ہیں۔

اسلام عورت کو باہر پھرنے اور کام کرنے سے نہیں روکتا اُس کو اجازت ہے لیکن بعض شرائط کے ساتھ کہ تمہاری زینت ظاہر نہ ہو۔ بے حجابی نہ ہو۔ مرد اور عورت کے درمیان ایک حجاب رہنا چاہیے۔ دیکھیں قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں بیان فرمایا ہے کہ جب وہ اُس جگہ پہنچے جہاں ایک کنویں میں تالاب کے کنارے بہت سے چرواہے اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک طرف دو لڑکیاں بھی اپنے جانور لے کے بیٹھی ہیں تو انہوں نے جب اُن سے پوچھا کہ تمہارا کیا معاملہ ہے تو لڑکیوں نے جواب دیا کیونکہ یہ سب مرد ہیں اس لئے ہم انتظار کر رہی ہیں کہ یہ فارغ ہوں تو پھر ہم اپنے جانوروں کو پانی پلائیں۔ تو دیکھیں یہ حجاب اور حیا ہی تھی جس کی وجہ سے اُن لڑکیوں نے اُن مردوں میں جانا پسند نہیں کیا۔ اس لئے یہ کہنا کہ مردوں میں Mix up ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے یا اکٹھی gathering کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہ علیحدگی فضول چیزیں ہیں۔ عورت اور مرد کا یہ ایک تصور ہمیشہ سے چلا آرہا ہے۔ عورت کی فطرت میں جو اللہ تعالیٰ نے حیا رکھی ہے ایک احمدی عورت کو اُسے اور چمکانا چاہیے، اُسے اور نکھارنا چاہیے، پہلے سے بڑھ کر باحیا ہونا چاہیے۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے تعلیم بھی بڑی واضح دے دی ہے اس لئے بغیر کسی شرم کے اپنی حیا اور حجاب کی طرف ہر احمدی عورت کو ہر احمدی بچی کو ہر احمدی لڑکی کو توجہ دینی چاہیے۔ یہاں کا ماحول اس طرف بڑھ رہا ہے۔ مغرب میں اگر آزادی میں بڑھیں تو پھر بالکل ہی آزاد ہو جائیں گی۔

پھر آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والی بنو۔ اگر تم ان خصوصیات کی حامل ہو گئیں جو پہلے بیان کی گئی ہیں اور اللہ کا ذکر کرنے والی بن گئیں۔ بجائے دنیا کی چکا چوند کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی عبادت اور اس کی خوشی کو حاصل کرنا تمہارا مقصد بن گیا تو تمہیں ایسے اجر کی خوش خبری ہو جو تمہارے وہم و گمان میں بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ ایسا اجر ہے جو تمہیں پہلی امتوں کی عورتوں سے ممتاز کر دے گا، ان سے علیحدہ کر دے گا۔ اور اسلام کیونکہ دینِ فطرت ہے اس لئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا بوجھ ہم پہ ڈال دیا ہے۔ اسلام کا دعویٰ ہے کہ اسلام کا کوئی حکم بھی انسان کی استعدادوں سے زیادہ نہیں ہے جو، طاقتیں اُن کو دی گئی ہیں اُن سے زیادہ نہیں ہے۔ اس لئے کوئی حکم بھی بوجھ نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دُعا بھی سکھا دی ہے کہ اے اللہ مجھ پر ایسا بوجھ نہ ڈال جو میری طاقت سے زیادہ ہو۔ جب دُعا سکھا دی تو اس لئے سکھائی ہے کہ جو بوجھ بیان کئے گئے ہیں وہ تمہاری طاقتوں کے اندر ہی ہیں۔ ہر انسان کی استعدادیں ہوتی ہیں، اپنی طاقتیں ہوتی ہیں تو اس کے مطابق وہ عمل کرتا ہے اور اُس کے مطابق ہی عمل کرنے کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں تلقین فرمائی ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ ہر کام کے لئے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا محنت بھی کرنی پڑتی ہے اور قربانی بھی کرنی پڑتی ہے تو یہ محنت اور قربانی کرو گی تو اجرِ عظیم پاؤ گی۔ اب ایک مسلمان عورت کہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اجر بھی بڑھا کر دے جو کسی کے تصور میں بھی نہ ہو اور قربانی بھی نہ کرنی پڑے تو یہ تو نہیں ہو سکتا۔ ہر اچھی چیز حاصل کرنے کے لئے محنت اور قربانی کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان تمام حکموں پر عمل کرنے کے لئے قربانی تو کرنی پڑے گی۔ معاشرے کے غلط اثرات سے اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بچانے کے لئے یہ عمل تو کرنے پڑیں گے اور نیک اعمال تو بجا لانے پڑیں گے۔ معاشرے کے ہنسی ٹھٹھے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان احکامات پر چلنے کی کوشش تو کرنی پڑے گی۔ تب ہی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی بھی ہوگی اور یہ کوئی ایسی باتیں نہیں ہیں جن پر پہلوں نے کبھی عمل نہیں کیا یا آج کل عمل نہیں ہوتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے اُن لوگوں میں جو انتہائی بُرائیوں میں پڑے ہوئے تھے آپ کو ماننے والیوں میں ایک انقلاب برپا ہو گیا تھا اور پھر آپ کے غلامِ صادق مسیح موعودؑ کے ماننے والیوں میں بھی ایک انقلاب برپا ہوا اُس کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں ان مثالوں کو ہمیں اپنے اندر بھی زندہ رکھنا ہے۔ اپنے آپ کو بھی مثالی احمدی بنانا ہے تا کہ ہم اگلی نسلوں کی بھی حفاظت کر سکیں۔

دیکھیں اسلام کی ابتدا میں مسلمان عورتوں پر ایسے ایسے ظلم ہوئے کہ ان کو اپنے ایمان چھوڑنے کے لئے کہا جاتا تھا اور جب وہ انکار کرتی تھیں تو اُن کو گرم تپتی ریت پر لٹایا جاتا تھا بھاری پتھر اُن پہ رکھ دیئے جاتے تھے۔ کوئلوں پر لٹا دیا جاتا تھا ان کی ٹانگیں دو اونٹوں سے باندھ کر ان دونوں اونٹوں کو مختلف سمتوں میں دوڑا دیا جاتا تھا یہانتک کہ ٹانگیں چر جاتی تھیں۔ دو علیحدہ ٹکڑے بن جاتے تھے ان عورتوں کے۔ لیکن پھر بھی انہوں نے اپنے ایمان کو کبھی ضائع نہیں کیا۔ انہوں نے یہ سب کچھ صرف اپنے ایمان کی خاطر برداشت کیا ہے اور ثابت کر دیا کہ ہمارا ایمان غیر متزلزل ہے اور کوئی اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ کوئی سختی کوئی ظلم ہمیں ہمارے ایمان سے پرے نہیں لے جا سکتا۔ کوئی لالچ ہمارے ایمان کو کم نہیں کر سکتا۔ پھر مالی قربانی کا وقت آیا تو انہوں نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ عورتوں نے پھینک پھینک کے اپنے زیوروں کے ڈھیر لگا دیئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی قربانیوں کی ضرورت پڑی تو عورتوں نے بڑھ چڑھ کر ان قربانیوں میں حصہ لیا۔ خلافتِ ثانیہ کے دور میں افغانستان میں ایک شخص کو شہید کر دیا گیا تو اس کی بیوی نے مردانہ جُرأت سے کام لیتے ہوئے اپنے خاوند کی لاش کا انتظام کیا، دشمنوں کے نرغہ میں سے نکال کے لائیں، پھر اپنے بچوں کو بڑے مشکل اور دشوار راستوں میں سے گزار کر لے کے آئیں۔ پاکستان میں انہوں نے خوف کے مارے یا ڈر کے مارے اپنے ایمان میں کمزوری نہیں دکھائی بلکہ اللہ تعالیٰ پہ مکمل ایمان تھا اور نیک اعمال کی طرف مکمل توجہ تھی اس وجہ سے اُس ایمان میں بھی ایک مضبوطی پیدا ہوئی۔

1920ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے برلن میں مسجد کے لئے اعلان کیا کہ عورتیں چندہ دیں تو ایک مہینے کے اندر اندر اُس زمانے میں ایک لاکھ روپیہ عورتوں نے اکٹھا کر دیا حالانکہ ہندوستان کی غریب عورتیں تھیں اور تھوڑی سی آمد تھی۔ اُس کے باوجود اتنا روپیہ اکٹھا ہو گیا اور بعد میں جب مسجد فضل لندن جو بنی تو اُسی رقم سے بنی، یہ عورتوں کی قربانیاں ہی تھیں۔ مَیں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ آج بھی کئی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ کئی عورتیں میری کسی بھی مالی تحریک پہ اپنا زیور اور جمع پونجی لے کر آجاتی ہیں کہ آپ کی تحریک کے لئے ہے خرچ کر لیں۔ تو قربانیوں کی یہ مثالیں آج بھی ملتی ہیں لیکن ہمارے میں اور ہر عورت میں یہ مثال ہونی چاہیے۔ ان نیکیوں کو آپ نے زندہ رکھنا ہے۔ کسی وقتی جوش کے تحت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خالص بندی بننے کی کوشش کرتے ہوئے۔

حضرت مصلح موعودؓ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک احمدی عورت مجھے ملنے آئی تو اُس نے آکر اپنا زیور نکال کر دے دیا۔ جب پاکستان ہندوستان کی پارٹیشن ہوئی ہے یہ اس وقت کی بات ہے۔ تو حضرت مصلح موعودؓ نے کہا کہ لُٹ پُٹ کے آئی ہو، سب کچھ ضائع ہو چکا ہے، یہ ایک زیور ہے، اپنے پاس رکھو، تمہیں اس کی ضرورت ہے۔ اُس عورت نے کہا نہیں جب میں چلی تھی تو میں نے یہ عہد کیا تھا کہ یہ زیور میں جماعت کی خاطر چندے میں دوں گی اور راستے میں سکھوں نے ہمیں لوٹ لیا، سارا زیور ضائع ہو گیا لیکن یہ بچ گیا ہے اس لئے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ یہ میں اپنے پاس رکھوں۔ یہ مَیں آپ کو پیش کر رہی ہوں اور آپ اسے قبول کریں۔

تو یہ مالی قربانیوں کی مثالیں ہیں۔ ایک عہد کیا تھا کہ زیور دینا ہے تمام زیور راستے میں لوٹ لئے گئے، کچھ نہیں بچا صرف وہی ایک بچا لیکن کیونکہ عہد کیا تھا، اللہ تعالیٰ سے ایک وعدہ کیا تھا کہ میں نے چندے میں دینا ہے اس لئے اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کی کہ یہ میں زیور دے دوں گی تو میرے پاس کیا رہ جائے گا۔ وہ وقتی جوش نہیں تھا جس کے تحت اُس عورت میں یہ زیور دینے کی تحریک پیدا ہوئی تھی بلکہ یہ اُس کے دل کی آواز تھی، ایمان کی گرمی تھی جس نے تمام نقصان ہونے کے باوجود اپنے خدا سے کئے گئے عہد سے منہ نہ موڑنے دیا۔ پس جب تک یہ مثالیں آپ لوگ قائم کرتی رہیں گی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجرِ عظیم کے وعدوں کی مصداق بنتی رہیں گی۔

پھر اولاد کی قربانی ہے۔ اب اولاد کی قربانی اس کے گلے پہ چھری پھیرنا تو نہیں ہے۔ ان کو دین کی خاطر وقف کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج احمدی مائیں اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں۔ بہت سی کمزوریوں کے باوجود جو ہم میں پیدا ہو گئی ہیں، ان پہلی ماؤں کا بعض

معاملات میں تربیت کا ایک مسلسل اثر ہے کہ ان کمزوریوں کے باوجود بعض قربانیوں کے معیار پہلے سے بہتر ہوئے ہیں جو کہ آج سے پچاس ساٹھ ستر سال پہلے نہیں تھے تو یہ بات ایک مثال سے پوری ہوتی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کے زمانے میں ایک لڑکی کی مثال دیتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ ہوا کالج کی ایک سٹوڈنٹ میرے پاس آئی اور مجھے ایک رقعہ دیا جس میں دین کی خدمت کے لئے وقف کرنے کا لکھا ہوا تھا تو حضرت مصلح موعودؓ نے اس سے کہا کہ ابھی تو ہمارے پاس ایسا نظام نہیں ہے کہ ہم لڑکیوں سے کوئی دین کی خدمت لے سکیں اور لڑکیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کرسکیں۔ یہی ہوسکتا ہے کہ تم کسی واقفِ زندگی سے شادی کرلو تو وہ خاموش ہو کر چلی گئی۔ لیکن اس کی نیت نیک تھی۔ کچھ عرصہ بعد اس کا واقفِ زندگی سے رشتہ ہوگیا لیکن اس کا باپ نہیں مانتا تھا۔ وہ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے پاس روتی ہوئی آئی کہ ایک واقفِ زندگی کا رشتہ آیا ہوا ہے اور میرا باپ نہیں مان رہا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت مولانا ابوالعطا صاحب کے ذریعے سے اس کے باپ کو سمجھوایا کہ بچی کا رشتہ کردو۔ خیر باپ بھی مان گیا۔ اس کا رشتہ ہونے کے کچھ عرصہ بعد پھر وہ روتی ہوئی آئی کہ اب میرا باپ کہتا ہے تمہاری شادی تو ہوگئی لیکن اگر تم واقفِ زندگی کے ساتھ ملک سے باہر گئی تو میں تمہارا منہ نہیں دیکھوں گا۔ انہوں نے کہا کہ اب مَیں بیمار ہوں اب مجھے تنگ نہ کرو۔ انہوں نے پھر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کو بھیجا۔ انہوں نے پھر اس کے باپ کو جا کر سمجھایا تو خیر مسئلہ حل ہوگیا۔ تو یہ اس وقت اس احمدی بچی کی سچی روح اور تڑپ تھی جس کی وجہ سے وہ چاہتی تھی کہ مَیں دین کے لئے وقف کروں لیکن مرد راستے میں روک تھے۔ پس آج اس وقت کی لڑکی اور ویسی ہی بہت ساری لڑکیوں کی اپنی اولادوں کی نیک تربیت کا اثر ہے کہ باوجود اس کے کہ بعض معاملات میں جیسا کہ میں نے کہا تقویٰ کا معیار پہلے سے کم ہوا ہے خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے وقفِ زندگی اور دوسری بعض مالی قربانیوں کا معیار اور خواہش بڑھی ہے۔

اب وقفِ نو کی تحریک جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں آج تک بڑے جوش سے، بڑے جذبے سے مائیں اور باپ اپنے بچوں کو (زیادہ تر مائیں اپنے بچوں کو پیش کرتی ہیں) وقفِ نو میں زندگی وقف کے لئے پیش کررہے ہوتے ہیں۔ لڑکا ہو یا لڑکی اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ وقف کرنے کے بعد جب یہ بڑی ہوگی تو بچی یا بچے کو کہاں بھیجا جائے گا۔ جو بچیاں بڑی ہوگئی ہیں ان میں سے کئی کو مختلف ملکوں میں مَیں نے پوچھا ہے نہ ان کو پرواہ ہے نہ ان کے ماں باپ کو پرواہ ہے کہ آج جماعت ان سے کیا کام لیتی ہے اور کہاں بھیجتی ہے بلکہ بڑے ایمانی جذبے کے ساتھ اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا ہوا ہے۔

اس لئے ایک تو مَیں اس وقت جو واقفِ نو بچیاں ہیں اگر یہاں بیٹھی ہوئی ہیں تو ان سے بھی کچھ کہتا ہوں کہ ان کا بھی فرض بنتا ہے کہ اپنے میں ایمان بھی پیدا کریں، سچائی بھی پیدا کریں، عاجزی بھی پیدا کریں اور اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر عمل کرنے کے لئے ان کو سمجھنے کی بھی کوشش کریں۔ جب تک سمجھیں گی نہیں عمل بھی نہیں ہوسکتا۔ غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا حکم دیئے ہیں، کیوں دیئے ہیں اور پھر عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف بھی توجہ دیں تا کہ مُسلِمات بھی کہلاسکیں، مومنات بھی کہلاسکیں اور پھر عملی زندگیوں میں آکر اسلام کی خدمت کا صحیح حق ادا کرسکیں۔

پس یہ آج کی ماؤں کی بھی اور کل کی ماؤں کی بھی ذمہ داریاں ہیں اور جب تک احمدی مائیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنی زندگیاں گزارتی رہیں گی، اپنی نسلوں میں بھی یہ روح پھونکتی رہیں گی تو نیک مائیں بھی پیدا ہوتی رہیں گی اور نیک باپ بھی پیدا ہوتے رہیں گے۔ قربانیاں کرنے والی بیٹیاں بھی پیدا ہوتی رہیں گی اور قربانیاں کرنے والے بیٹے بھی پیدا ہوتے رہیں گے جو حقوق اللہ ادا کرنے والے بھی ہوں گے اور حقوق العباد ادا کرنے والے بھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہوں گے اللہ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے والے بھی ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکموں سے چمٹے رہنے والی ہوں۔ آپ کے عمل اور آپ کی تربیت کی وجہ سے آپ کی گودوں میں پلنے والا ہر بچہ دنیائے احمدیت کا روشن چمکتا ستارہ بن جائے جو آپ کے لئے بھی قرۃ العین ہو اور جماعت کے لئے بھی۔ اللہ کرے کہ آپ کے نیکیوں پر چلنے کے عمل خلیفۂ وقت کو جماعت کی تربیت کی کمی کی پریشانی سے آزاد کرنے والے ہوں اور آپ میں سے ہر ایک خلیفۂ وقت کا دستِ راست بننے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں ایک بات میں کہنا چاہتا ہوں کل آپ کی لجنہ کی صدر کا انتخاب ہوا تھا۔ ایک بات تو واضح کردوں کہ جماعت کے نظام میں جو مجلسِ شوریٰ ہے، مجلسِ شوریٰ کا جو ایجنڈا ہے، اس کو تجویزیں دی جاتی ہیں، بحث ہوتی ہے۔ یہ خلیفۂ وقت کے پاس ایک رائے ہوتی ہے، ایک مشورہ ہوتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر مشورہ اور ہر رائے مانی جائے۔ اور اگر کوئی رائے نہ مانی جائے تو بڑی خوش دلی سے ہر فردِ جماعت کو خلیفۂ وقت کی رائے کو قبول کرنا چاہیے۔ بعض دفعہ یہ تصور ہوتا ہے کہ کیونکہ شوریٰ میں یہ پاس ہوگیا ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس کیس کی منظوری ہوگئی اور یہ فیصلہ بن گیا۔ شوریٰ کا فیصلہ نہیں ہوتا۔ شوریٰ کا مشورہ ہوتا ہے۔ لیکن بہرحال پریشان نہ ہوں۔ یہ جو الیکشن ہے اس بارے میں میں نے فیصلہ نہیں بدلا۔ اکثریت نے شمائلہ ناگی صاحبہ کے حق میں رائے دی تھی اُنہی کو میں آئندہ دو سال کے لئے صدر لجنہ اماء اللہ یوکے مقرر کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو احسن رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ سب لوگ ان سے بہترین تعاون کرنے والی ہوں۔

☆......☆......☆

## بقیہ: پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

......از صفحہ 17

ہونے والی ملّاں محمد یوسف لدھیانوی کی کتاب 'تحفۂ قادیانیت' جماعتِ احمدیہ کے خلاف دروغگوئی کا ایک ایسا مجموعہ ہے جسے پڑھ کر ایک سادہ لوح مسلمان کا خون کھولنے لگتا ہے۔ اس کتاب میں ایک عام شہری کے جذبات کو احمدی مسلمانوں کے خلاف جھوٹ اور فریب کا سہارا لے کر ایسے ابھارا گیا ہے کہ وہ کسی احمدی مسلمان کو قتل کرنا اپنا اسلامی فریضہ سمجھنے لگ جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اس کتاب کا ایک حصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

"میرا اور آپ کا فرض

......اب مسلمانوں کی غیرت کا تقاضا کیا ہونا چاہیے؟ ہماری غیرت کا اصل تقاضا تو یہ ہے کہ دنیا میں ایک قادیانی بھی زندہ نہ بچے۔ پکڑ پکڑ کر خبیثوں کو ماردیں۔ یہ میں جذباتی بات نہیں کررہا بلکہ حقیقت یہی ہے۔ اسلام کا فتویٰ یہی ہے۔ مرتد اور زندیق کے بارے میں اسلام کا قانون یہی ہے۔......" (صفحہ 680-681)

اس نوٹیفکیشن میں متحدہ علماء بورڈ کی جانب سے دی جانے والی جن سفارشات کا ذکر ملتا ہے وہ سفارشات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت کے ترجمان رسالہ 'لولاک' کی 22/اپریل 2015ء کی اشاعت میں شائع کی گئی ہے:

"حکومتِ پنجاب کے قائم کردہ
متحدہ علماء بورڈ پنجاب کی کاروائی
عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ پر مشتمل لٹریچر
پر کسی بھی قسم کی کوئی پابندی نہیں

روئیداد مشترکہ اجلاس ذیلی کمیٹی نمبر 1، 2 متحدہ علماء بورڈ پنجاب منعقدہ مورخہ 22 جنوری 2015ء

ان (احمدیوں) کی تکفیر، ردوتردید کے حوالے سے چھپنے والا ختم نبوّت کا لٹریچر کسی طور پر بھی ہیٹ میٹریل کے زمرے میں نہیں آتا۔ لہٰذا محکمہ داخلہ، محکمہ پولیس بالعموم اور حکومت پنجاب بالخصوص ختم نبوت کے لٹریچر کی تحریر، تدوین، پرنٹنگ، طباعت، تقسیم وفروخت وغیرہ پر قطعًا کوئی کاروائی نہ کرے۔ متفقہ طور پر سفارش کی گئی محکمہ داخلہ پنجاب اس سلسلہ میں باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کرے......

(دستخط) صاحبزادہ مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی،
چیئرمین متحدہ علماء بورڈ پنجاب"

رسالہ 'لولاک' میں شائع ہونے والی اس رپورٹ کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ کس طرح حکومتِ پنجاب کے محکمہ داخلہ نے ملّاں کی سفارشات کومن وعن قبول کرتے ہوئے نفرت کے بیوپاریوں کے ایجنڈا کو بغیر سوچے سمجھے، بلاتحقیق بیک جنبشِ قلم نافذ کیا ہے۔ کیا یہ فیصلہ انسدادِ دہشتگردی اور شدّت پسندی کی لہر کو روکنے کے لئے متعارف کروائے جانے والے نیشنل ایکشن پلان کی روح اپنے اندر رکھتا ہے؟ اس سے تو یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ حکومتِ پنجاب شدّت پسندوں کا پورا پورا ساتھ دے رہی ہے اور ان کے ایجنڈا کو جواز دے رہی ہے جبکہ دوسری جانب امن پسند مسلمانوں اور محبِ وطن احمدیوں کو تکلیف پہنچانے اور ان کی مخالفت کے لئے جھوٹ اور دھوکہ دہی پر مشتمل لٹریچر چاہے عوام کو جتنا مرضی بھڑکائے، جو مرضی اسے پڑھ کر کسی احمدی کو جان سے ماردے، اسے لوٹ لے یا سڑکوں پر جلسے جلوس نکلنے لگیں اس سے ملک میں نقضِ امن کی صورتِ حال کا پیدا ہونا اسی حکومت کے لئے قابلِ قبول ہے!

پنجاب کی وزارتِ داخلہ کے افسران کو مزید توجہ کے ساتھ دیکھنا چاہیے کہ وطنِ عزیز کی بہتری اور اس میں امن و امان کی صورتحال کو قائم رکھنے کے لئے کونسا مواد نقصان دہ ہے اور کونسا فائدہ مند۔

یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ غالب گمان یہی ہے کہ پنجاب کے دفترِ داخلہ کے اکثر افسران نے جنہوں نے یہ فہرست جاری کی ہے ان کتب میں سے اکثر کو دیکھا بھی نہیں ہوگا کجا یہ کہ ان سب کا مطالعہ کیا ہو۔

خدا تعالیٰ کے پیارے کی جماعت سے ٹکر لینے کے باعث عبرت کا عظیم الشان بن جانے والے اپنے دور کے مطلق العنان حکمران جنرل محمد ضیاء الحق کے دورِ حکومت کے دوران احمدیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کے بعد جماعتِ احمدیہ کے خلاف اٹھائے جانے والے اقدامات میں سے غالبًا یہ سب سے ظالمانہ اور تکلیف دہ حکومتی فیصلہ ہے۔ اور یہ فیصلہ پنجاب حکومت کی طرف سے کیا گیا ہے۔

یہ بات توجہ طلب ہے کہ طالبان نے سال 2010ء کے دوران صوبہ پنجاب ہی کے دارالحکومت میں قائم جماعتِ احمدیہ کی مساجد پر حملہ کرکے 86 احمدیوں کو شہید کردیا تھا۔

اس نوٹیفکیشن کی روشنی میں ایک عاقل بالغ شخص کے ذہن میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ کیا حکومتِ پنجاب واقعی نیشنل ایکشن پلان کی حقیقی روح کو سمجھ پائی ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو اس پر عملدرآمد کی آڑ میں جماعتِ احمدیہ کی مخالفت کی تپش کو تسکین دینے کی کوشش کیوں کی گئی ہے؟ بادی النظر میں اس نوٹیفکیشن کا مقصد مذہبی شدّت پسندوں کو شہ دینے اور امن پسند شہریوں کو کچلنے کے سوا اور کوئی نظر نہیں آتا۔

☆اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ
وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

☆اَللّٰھمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

......(باقی آئندہ)

## بقیہ: خلافت احمدیہ کی عظمت واہمیت

............از صفحہ نمبر 9

ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرتِ ثانیہ نہ ہو تو دین حق کبھی ترقی نہیں کرسکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "جس طرح وہی شاخ پھل لاسکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کرسکتی جو درخت سے جدا ہو۔ اس طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کرسکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کرسکے گا جتنا بکری کا بکروٹا"۔

پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔

ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔ اللہ آپ سب کا حامی وناصر ہو اور آپ کو خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور وابستگی کی توفیق عطا فرمائے۔" (الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 2003ء)

☆......☆......☆


قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

# اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
# احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

## {2015ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر166)

**متحدہ علماء بورڈ کے ایماء پر حکومتِ پنجاب (پاکستان) کا احمدیوں کی مخالفت میں انتہائی افسوسناک اقدام 23/جلدوں پر مشتمل حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے سیٹ 'روحانی خزائن' کی اشاعت وترویج پر پابندی**

**ربوہ پاکستان سے شائع ہونے والے جماعتِ احمدیہ کے روزنامہ اخبار 'الفضل' اور ماہنامہ رسائل 'خالد'، 'انصاراللہ' اور 'تحریکِ جدید' بھی بَین کردیے گئے**

**صوبہ پنجاب:** روزنامہ جنگ راولپنڈی 08/مئی 2015ء بروز جمعۃ المبارک سمیت پنجاب بھر کی متعدد اخبارات نے اپنی اشاعت میں محکمہ داخلہ حکومتِ پنجاب کا جاری کردہ ایک نوٹیفیکیشن شائع کیا جس کے مطابق اس محکمہ نے پنجاب میں دہشت گردی کے سدِّ باب کے لئے ایک سو پچاس کتب، لٹریچر اور سی ڈیز وغیرہ کی اشاعت وترویج پر پابندی عائد کردی ہے۔ اس نوٹیفیکیشن میں اس تمام لٹریچر کی فہرست شائع کی گئی ہے۔ اس فہرست میں گیارہ عدد ٹائٹلز ایسے بھی ہیں جن کا تعلق جماعتِ احمدیہ سے ہے جن میں 23 جلدوں پر مشتمل حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآراء تصانیفِ لطیفہ کا مجموعہ بھی شامل ہے جو کہ 'روحانی خزائن' کے نام سے شائع شدہ ہے۔

احمدیہ لٹریچر سے ایک اور کتاب جس پر پابندی عائد کی گئی ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے الہامات، کشوف و رؤیا وغیرہ کا مجموعہ 'تذکرہ' ہے۔ یہ کتاب حضورؑ کے وصال کے کچھ عرصہ بعد ایک مجموعہ کی صورت میں شائع کی گئی تھی۔

اس اشتہار کا عنوان 'انتباہ' باندھا گیا ہے جبکہ اس کے ذیل میں تحریر ہے:

"حکومتِ پنجاب نے متحدہ علماء بورڈ کی سفارشات کی بناء پر مندرجہ ذیل کتب، رسائل، پمفلٹ، سی ڈیز، ڈی ویڈیز کی نشر و اشاعت اور خرید وفروخت پر پابندی عائد کر دی ہے اور ضبطگی کے احکامات بھی جاری کر دیئے ہیں۔ عوام الناس کو بذریعہ اشتہار ہٰذا آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ ان تمام کتب/سی ڈیز/رسائل/پمفلٹ وغیرہ پر کسی بھی ظاہراً اور مخفی ذریعے/طریقے سے اشاعت، فروخت یا آویزاں کرنے پر مکمل پابندی ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے شخص اور ادارے کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(2) مروّجہ قوانین کے مطابق خلاف ورزی کرنے والوں کو پانچ سال تک قید اور جرمانے کی سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ خلاف ورزی کے مرتکب افراد کے خلاف 99-A, Cr.P.C اور 8-ATA, 11-W ATA کے تحت مقدمات کا اندراج ہوگا۔

(3) تمام ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسرز اور ڈسٹرکٹ پولیس آفیسرز اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ مندرجہ ذیل کتب اور سی ڈیز کی اشاعت اور فروخت کسی بھی طریقے سے نہ ہو سکے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف متعلق قوانین کے تحت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔"

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 8/اپریل 2015ء میں اس افسوسناک نوٹیفیکیشن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"آج ہی پاکستان سے خبر آئی کہ پنجاب حکومت نے اپنے خیال میں بعض کتب مختلف طبقۂ فکر کی اور مختلف گروپوں کی، گروہوں کی فرقہ واریت کے خاتمہ کے نام پر بَین (Ban) کی ہیں جس میں بعض جماعتی کتب بھی ہیں جن کا فرقہ واریت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ الفضل ہے، روحانی خزائن ہے، جو اَن پڑھ مولویوں کے کہنے پر حکومت نے ان پر بَین لگا دیا ہے۔ جو مولوی کہتے ہیں وہ حکومت مان لیتی ہے۔ کبھی پڑھ کر یہ غور نہیں کریں گے کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی کتب میں اسلام کی حقیقی تعلیم کا خوبصورت نقشہ کھینچا ہے اور ہمیشہ اسلام کا دفاع کیا ہے اور مولویوں کو، مسلمانوں کو اور دوسرے مذاہب کو صحیح راستہ دیکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ بہرحال جیسے بھی حالات ہوں ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہئے اور نہ اس کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق خدا تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ کہ خدا تعالیٰ کی مدد اچانک آئے گی۔ حضرت مصلح موعود اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ تم آج قیاس نہیں کرسکتے کہ وہ مدد کب آئے گی۔ تم کل قیاس نہیں کرسکتے کہ وہ مدد کب آئے گی۔ تم تہجد کے لئے اٹھو گے تو تم خیال کر رہے ہوگے کہ ابھی منزل باقی ہے پتا نہیں کتنی دُور اَور جانا ہے۔ صبح کی نماز پڑھ رہے ہوگے تو مصائب پر مصائب نظر آ رہے ہوں گے۔ مگر جونہی سورج نظر آیا خدا تعالیٰ کی نصرت تمہارے پاس پہنچ جائے گی اور تمہارے دشمن کے لئے ہر طرف مصائب ہی مصائب ہوں گے۔ پس اپنے ایمان کو مضبوط رکھیں۔ خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑے رکھیں اور اپنے ایمانوں کی مضبوطی کے لئے دعا بھی کرتے رہیں۔ سورج طلوع ہوگا اور ضرور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور خدا تعالیٰ کی مدد آئے گی اور ضرور آئے گی۔"

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8/اپریل 2015ء)

ملّاں اور اس کی 'خوشنودی' حاصل کرنے والے سیاسی لیڈروں کا ایک عرصہ سے یہ طریقہ کار رہے کہ وہ جماعتِ احمدیہ کی مخالفت اور احمدیوں کے لئے ذہنی اور جسمانی اذیت کے سامان پیدا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ اگر غور کیا جائے تو اس نوٹیفیکیشن کے بعد اس کی آڑ میں احمدیوں کو مزید تنگ کرنے کا بہانہ ایسے بھی بنایا جا سکتا ہے کہ محض اس شک کی بنا پر کہ کہیں ان کے گھروں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر فرمودہ کوئی تصنیفِ لطیف یا حضورؑ کے الہامات وکشوف وغیرہ کا مجموعہ تذکرہ تو موجود نہیں پاکستان کے سب سے گنجان آباد صوبہ پنجاب میں بسنے والے ہر ایک احمدی کے گھر کی نہ صرف کسی بھی وقت تلاشی لی جا سکتی ہے بلکہ ان کے خلاف مقدمات قائم کر کے انہیں، ان کی خواتین اور ان کے بچوں کو بھی سزائیں دینے کے راستے کھول دیے گئے ہیں۔

اس فیصلہ کی وجہ سے احمدی حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ قرآن کریم، سنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور احادیثِ مبارکہ کی بے مثال تعلیم سے محروم ہو جائیں گے۔ غرض ان کی رہی سہی مذہبی آزادی بھی سلب کر لی جائے گی۔

ایسے فیصلہ میں جماعتِ احمدیہ کی کتب اور لٹریچر کو لانا اس فیصلہ کو نہ صرف واضح طور پر جانبدار ثابت کرتا ہے بلکہ حکومتی انتظامیہ کی سنگین لاپروائی اور مُلّاں کی اندھا دھند تقلید پر مُہرِ تصدیق ثبت کرتا ہے۔

جماعتِ احمدیہ کا روزنامہ 'الفضل'، ماہنامہ رسائل انصاراللہ، خالد اور تحریکِ جدید بھی اس فہرست میں شامل ہیں۔ ان پر عمومی طور پر پابندی عائد کی گئی ہے، کسی خاص شمارہ پر نہیں۔ یہ ایک انتہائی نامعقول بات ہے۔ یہ رسائل عرصہ دراز سے باقاعدہ متعلقہ حکومتی ادارہ جات کی اجازت سے شائع کیے جا رہے ہیں۔ زیرِ گفتگو حکمنامہ حکومتِ پاکستان کی دی گئی اجازت کو کالعدم قرار دے رہا ہے۔

مزید برآں اس فہرست کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ حکومتِ پاکستان کے آئین کے مطابق سرکاری طور پر کسی 'مسلمان' کہلانے والے جہادی یا شدّت پسند پبلشر کے کسی اخبار یا رسالہ مثلاً روزنامہ 'اسلام' پر کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی۔ پھر جماعتِ احمدیہ کی اخبارات اور رسائل کو اس فہرست میں شامل کرنے کا کیا مطلب۔ اس سے لازمی نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ اس فیصلہ کی آڑ میں بھی جماعتِ احمدیہ کی مخالفت کی آگ کو سلگانے کی ہی کوشش کی گئی ہے۔ دہشتگردی اور شدّت پسندی کی آڑ میں جبکہ جماعتِ احمدیہ کے رسائل پر پابندی عائد کی گئی ہے ہم حکومتِ پنجاب کے محکمہ داخلہ سے یہ گزارش کرتے ہیں کہ گزشتہ ایک سال کے عرصہ میں ان تمام رسائل میں سے کوئی ایک شمارہ، یا مضمون، یا صفحہ یا چلیں ایک پیراگراف ہی صحیح، کوئی ایک ایسی تحریر ہمیں نکال کر دکھا دیں جو کسی بھی طرح دہشتگردی یا شدّت پسندی کو فروغ دینے کے لئے استعمال کی جا سکتی ہو یا اشارۃً بھی دہشتگردی یا شدّت پسندی کے لئے اکسانے تو درکنار اس کے حق میں بھی شمار کی جا سکتی ہو۔

اس فہرست میں 'روحانی خزائن' کے پورے سیٹ کو ایک ہی کتاب کے طور پر درج کیا گیا ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے یہ سیٹ دراصل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پچاسی سے زائد چھوٹی بڑی کتب کا مجموعہ ہے۔ اس طرح اگر ہر کتاب کو الگ الگ شمار کیا جائے تو یہ جان کر حیرانی ہوگی کہ اس نوٹیفیکیشن کے مطابق جن کتب پر پابندی عائد کی گئی ہے اس کا 64 فیصد احمدی کتب پر مشتمل ہے۔ جبکہ دیگر بہتّر فرقوں کی کتب اس فہرست کا صرف 36 فیصد ہی ہیں۔

قارئین کے لئے یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جن کتب پر بیک جنبشِ قلم پابندی لگا دی گئی ہے ان میں ایک کتاب 'گورنمنٹ انگریزی اور جہاد' بھی ہے جس میں حضورؑ کے جہاد بالسیف اور دہشتگردی کے خلاف ارشادات موجود ہیں۔ جہاد کے بارے میں اپنی اس کتاب میں حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:

"دیکھو میں ایک حُکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔ اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔ صحیح بخاری کی اُس حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے کہ یَضَعُ الْحَرْبَ یعنی مسیح جب آئے گا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کردے گا۔" (صفحہ 15)

مذہب کے نام پر دہشتگردی سے متعلق حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:

"مجھے تعجب ہے کہ جبکہ اس زمانہ میں کوئی شخص مسلمانوں کو مذہب کے لئے قتل نہیں کرتا تو وہ کس حکم سے ناکردہ گناہ لوگوں کو قتل کرتے ہیں۔" (صفحہ 13)

اب یہ کتنی عجیب بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرستادے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے موافق مبعوث ہونے والے حکم وعدل کے سنہری الفاظ کو تو حکومتِ پنجاب کا محکمہ داخلہ مُلّاں کے ایماء پر انسدادِ دہشتگردی اور شدّت پسندی کی آڑ میں کالعدم قرار دینے کی جسارت کرتا ہے اور دوسری جانب یہی محکمہ ایک ایسی کتاب جو سراسر معاشرے میں اشتعال پیدا کرنے اور فرقہ واریت کو فروغ دینے کا ذریعہ بتائی جاتی ہے شائع کرنے اور اس کی ترویج پر کوئی پابندی نہیں لگاتا۔ عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت ملتان کی جانب سے شائع

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

## کہاں ممکن ترے فضلوں کا اِرقام

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 21 مارچ 2011ء میں مکرم عبدالماجد طاہر صاحب نے اپنے مضمون میں جماعت احمدیہ کی حقانیت اور خلافت احمدیہ کی برکات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایمان افروز واقعات بیان کئے ہیں۔

☆ مکرم ناظم صاحب وقف جدید ربوہ لکھتے ہیں کہ ایک نومبائع کو حضور انور ایدہ اللہ کی طرف سے برسات کے لئے دعائیہ خط کا یہ جواب موصول ہوا کہ برسات ضرور ہوگی۔ چنانچہ اگلے دن وہ نومبائع خط لے کر اپنے کھیتوں میں چلا گیا۔ وہاں جاکر اس نے بڑی عقیدت سے حضور انور کے خط کو چوما اور خداتعالیٰ کو مخاطب کر کے کہنے لگا کہ خدایا! اگر یہ آدمی سچا ہے تو برسات نازل فرما۔ یہ دعا کرنے کے بعد وہ ابھی گھر بھی نہیں پہنچا تھا کہ بارش شروع ہوگئی۔

☆ مکرم امیر صاحب آسٹریلیا لکھتے ہیں: کونسل نے میلبورن احمدیہ سینٹر کو مسجد اور کمیونٹی سینٹر کے طور پر استعمال کی مخالفت کے باوجود اجازت دیدی تھی۔ بعد میں ایک شخص نے عدالت میں اپیل کردی۔ ہم نے پریشانی میں حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا تو جواب آیا کہ ''اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اس راہ میں آنے والی رکاوٹوں کو خود دور کرے گا''۔ چنانچہ حضور انور کی دعا بڑی شان سے پوری ہوئی اور عدالت کا فیصلہ جماعت کے حق میں ہوا جس پر اپیل بھی نہیں ہوسکتی۔

☆ مکرم سرکل انچارج صاحب ڈائمنڈ ہار برانڈ یا تحریر کرتے ہیں کہ: علاقہ سندربن میں جماعت کی شدید مخالفت ہو رہی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا گیا تو حضور انور نے جواباً تحریر فرمایا کہ ''اللہ مخالفین کے شر کو انہیں پر لوٹا دے''۔ اسی شام مخالفین کی آپس میں کسی بات پر لڑائی ہوئی۔ 17 افراد شدید زخمی ہوئے اور ہسپتال میں داخل ہوئے۔ یوں ان کے شر انہیں پر الٹ گئے۔

☆ مکرم امیر صاحب برکینافاسو لکھتے ہیں کہ جیجینی (Djejen) ریجن کے ایک احمدی سَونگالُو تراَورے کی ایک سالہ بیٹی حوّا اس قدر بیمار ہوئی کہ تمام علاج معالجہ کے باوجود ڈاکٹروں نے کہا کہ گھر لے جاؤ یہ مرجائے گی۔ گھر آکر پریشانی کے عالم میں تھا کہ خیال آیا کہ مربی صاحب نے تقریر میں کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسیح کی دعائیں سنتا ہے۔ اب مَیں فوراً تو ان کو دعا کے لئے پیغام نہیں بھجوا سکتا لیکن اے اللہ! تُو کوئی نشان دکھا کہ مَیں اس بات پر تسلی پاجاؤں۔ کہتے ہیں کہ اس اثناء میں سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ حضور انور آئے ہیں اور اُس کے علاقہ میں پائے جانے والے ایک درخت Gaba Bley کے متعلق فرمانے لگے کہ اس کے پتے اُبال کر اس کے پانی سے لڑکی کو نہلاؤ اور وہ ابلا ہوا پانی اس کو پلاؤ۔ جاگنے پر وہ فوراً پتے لایا اور لڑکی کا علاج کیا۔ خدا کے فضل سے رات آنے سے قبل وہ لڑکی رُوبصحت ہوگئی اور آج تک تندرست و توانا ہے۔

☆ مکرم امیر صاحب برکینا فاسو بیان کرتے ہیں کہ ایک احمدی گَو سعیدُو صاحب تلاشِ معاش کے سلسلہ میں براستہ مالی آئیوری کوسٹ جارہے تھے کہ Yamasokro کے علاقہ میں پولیس نے دہشتگردی کے شبہ میں پکڑلیا۔ جب ان کو یقین ہوگیا کہ پولیس والے شُوٹ کردیں گے تو انہوں نے دعا کی کہ یا اللہ! اگر خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تیری طرف سے ہیں تو ان کی بدولت میری جان ان پولیس والوں سے چھڑا دے۔ اس اثناء میں ایک پولیس والا کہنے لگا کہ یہ آدمی شکل سے دہشتگرد نہیں لگتا، اس کو واپس اس کے ملک بھجوا دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

☆ مکرم یوسف بن صالح صاحب مربی سلسلہ غانا لکھتے ہیں کہ ٹیچی مان کی ایک مخلص عمر رسیدہ خاتون مریم عبداللہ نے حضور انور ایدہ اللہ کے دورۂ غانا 2008ء کے موقع پر ایک بھیڑ بطور تحفہ پیش کی تھی۔ اس عورت کی بیٹی خدیجہ کے دو بچے ہیں مگر ایک لمبے عرصہ سے کسی مزید بچے کی ولادت نہیں ہوئی۔ ان کا ایمان تھا کہ اگر وہ جلسہ پر جاکر حضور کے پیچھے نماز ادا کریں اور بچے کی پیدائش کے لئے دعا کریں تو ان کی بیٹی کے ہاں ضرور اولاد ہوگی۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اللہ کے فضل سے جلسہ کے معاً بعد ان کی بیٹی حاملہ ہوئی اور ایک خوبصورت اور صحتمند بچی کو جنم دیا۔

☆ مکرم امیر صاحب بنگلہ دیش لکھتے ہیں: سید فضل رومی صاحب اور ستارہ اختر صاحبہ کی شادی 2004ء میں ہوئی لیکن اولاد نہیں ہو رہی تھی۔ 2007ء میں یہ دونوں احمدیت میں دلچسپی لینے لگے۔ احمدی ہونے سے پہلے ہی اہلیہ نے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں اولاد کے لئے دعا کی درخواست کی تو حضور انور نے 7/جون 2008ء کو جوابی خط میں نیک اولاد کے لئے اور احمدیت کی سچائی سمجھنے کی توفیق عطا ہونے کی دعا دی۔ چنانچہ میاں بیوی دونوں نے 26/اگست 2008ء کو بیعت کرلی اور اس کے ٹھیک دس ماہ بعد ان کے ہاں پہلی بیٹی پیدا ہوئی۔

☆ مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مبلغ بلغاریہ لکھتے ہیں: ایک زیرتبلیغ فیملی کے ہاں اولاد نہ تھی اور شادی کو چار سال سے زائد عرصہ ہوچکا تھا۔ اُس خاتون نے خواب میں کسی عورت کو یہ کہتے سنا کہ آپ رفعت کے پاس جائیں آپ کو اولاد بھی ملے گی اور برکتیں بھی۔ (ہماری صدر لجنہ کا نام رفعت جہاں ہے)۔ چنانچہ وہ احمدیہ مرکز میں آئے اور ہمارے کہنے پر حضور انور کی خدمت میں دعائیہ خط لکھا۔ حضور انور کی طرف سے جواب موصول ہونے پر چیک اَپ کروایا گیا تو ڈاکٹر نے بتایا کہ یہ حاملہ ہیں۔ اس پر موصوفہ نے بیعت کرلی۔ اب اللہ نے اُن کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔

☆ مکرم امیر صاحب کانگو لکھتے ہیں کہ Michel Ikina صاحب ایڈووکیٹ جنرل تھے۔ اُن کی بیوی بیمار تھی۔ میرے کہنے پر انہوں نے حضور انور کی خدمت میں خط لکھا اور دو باتوں یعنی اپنی سروس میں ترقی اور بیوی کی شفا کے لئے دعا کی درخواست کی۔ یہ دعا یوں قبول ہوئی کہ موصوف نے بحیثیت اٹارنی جنرل بعض مجسٹریٹس کا احتساب کیا تو اس منفرد معاملہ کو انٹرنیشنل سطح پر بھی شہرت ملی۔ نیشنل لیول پر ایک اعلیٰ سطحی کانفرنس موصوف کی زیر صدارت منعقد کی گئی۔ جب حضور انور کی طرف سے خط کا جواب انہیں موصول ہوا تو اس وقت ان کے جذبات غیرمعمولی تھے۔ خط کو چُوما اور پھر اپنی بیوی کی شفا کے حوالہ سے بتایا کہ ان کی بیوی ساؤتھ افریقہ میں علاج کے لئے مقیم تھی۔ ایک دن ڈاکٹر نے معمول کا چیک اَپ کیا اور چلا گیا۔ اسی وقت ڈاکٹر نے ایک کانفرنس کے سلسلہ میں اٹلی روانہ ہونا تھا اور ہسپتال سے سیدھا ائرپورٹ جانا تھا۔ جب ڈاکٹر روانہ ہوا تو مریضہ کی حالت بگڑ گئی۔ اُدھر ڈاکٹر اپنا بیگ مریضہ کے کمرہ میں بھول گیا۔ چنانچہ راستہ سے واپس اپنا بیگ لینے آیا اور مریضہ کی حالت دیکھی تو علاج میں مصروف ہوگیا۔ جب مریضہ کی حالت بہتر ہوئی تو فلائٹ کا وقت نکل چکا تھا۔ لیکن ڈاکٹر نے ائرپورٹ جانے کا فیصلہ کیا کہ شاید ابھی جہاز نہ نکلا ہو۔ ادھر جہاز پرواز کے لئے بالکل تیار تھا کہ آخری وقت میں جہاز کے ٹائروں میں کوئی خرابی نظر آئی اور اس کو ٹھیک کرنے کے لئے فلائٹ لیٹ ہوگئی اور ڈاکٹر موصوف جہاز تک پہنچ گئے۔ بعدازاں موصوف نے حضور انور کا خط اپنی بیوی کو بھجوایا اور ہدایت کی کہ اسے ہمیشہ اپنے تکیہ کے نیچے رکھا کرو۔ خدا کے فضل سے ان کی بیوی قریباً ایک سال بیمار رہنے کے بعد مکمل شفا پاگئی۔

☆ مکرم شریفی عبدالمومن صاحب الجزائر سے لکھتے ہیں کہ جماعت کے عقائد معلوم ہوئے تو مَیں دل سے احمدی ہوگیا لیکن کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے مجھے دو خوابیں دکھائیں۔ پہلی میں حضور انور کے چہرۂ مبارک پر ایسا نور دیکھا جسے بیان نہیں کیا جاسکتا۔ دوسری خواب میں دیکھا کہ حضور سے پوچھ رہا ہوں کہ کیا کرنا چاہئے جس پر آپ مجھے دو بیعت فارم پکڑاتے ہیں۔ مَیں نے بیدار ہوکر انٹرنیٹ کھولا تو وہی بیعت فارم مجھے مل گئے۔ چنانچہ مَیں نے فوراً بیعت کرلی۔ اس وقت سے مَیں اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی محسوس کرتا ہوں۔

☆ مکرم تمیم ابودقہ صاحب (اُردن) لکھتے ہیں کہ عراق کے ایک قومی شاعر نے انٹرنیٹ پر اپنے قصائد اور کچھ ویڈیو Clips ڈالے ہوئے ہیں۔ ان ویڈیوز میں حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کرام کی تصاویر بھی ہیں۔ یہ قصائد حضرت مسیح موعودؑ، آپ کے خلفاء کرام اور خلافت کی محبت سے لبریز ہیں۔ ان سے یہ بھی نظر آتا ہے کہ یہ شاعر اور ان کے ساتھی ہماری جماعت کے عقائد و روایات کو بڑی حد تک سمجھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی مدح میں ان کے بعض اشعار کا ترجمہ اس طرح ہے:

= اے امام مہدی تیری محبت میری روح کی پیاس ہے اور تیرے نور نے میرے اندر محل تعمیر کر رکھے ہیں۔

= مَیں نے تیری بیعت کی ہے اور اب تیری محبت مجھ میں ٹھاٹھیں مار رہی ہے جو حضرت علی کی محبت کا پرتَو ہے۔

= مجھے آپ سے عشق ہے۔ آپ کی شخصیت سے مجھے بارانِ رحمت کی امید ہے جس کا مَیں طلبگار ہوں۔

ایک دوسرے قصیدہ میں خلافت کا ذکر کرتے ہوئے اہل عراق کو احمدیت قبول کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

☆ برکینا فاسو سے سوڈو گوموسیٰ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مَیں ایک مسجد میں امام تھا۔ میرا شاگرد احمدی ہوگیا اور اکثر مجھے تبلیغ کرتا تھا۔ ایک دن مَیں نے خواب میں دیکھا کہ دنیا ختم ہوگئی ہے اور لوگ دو گروپس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک گروپ سفید لباس میں اور نورانی چہروں والے ہیں جبکہ دوسرا گروپ کالے لباس میں ہے اور ان کے چہرے بگڑے ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں میرا شاگرد مجھے سفید لباس والوں کے ساتھ نظر آیا۔ پھر یہی خواب ایک دن دوبارہ دیکھی جس میں ایک بزرگ کو دیکھا جو سفید لباس والوں کے ساتھ تھے اور وہ مجھے اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ اگلے روز مَیں اپنے شاگرد کے ہاں گیا تو دیکھا کہ اُنہیں بزرگ کی تصویر اُس کے گھر میں لگی ہے۔ میرے پوچھنے پر اُس نے بتایا کہ یہ ہمارے موجودہ خلیفہ کی تصویر ہے۔ یہ سُن کر مَیں سیدھا احمدیہ مرکز آیا اور بیعت کرلی۔

☆ آئیوری کوسٹ کے ایک معلم وتریٰ آزماؤنہ صاحب اس قدر بیمار ہوئے کہ موت کے قریب پہنچ گئے۔ انہوں نے اپنے ورثاء کو جمع کرلیا اور اپنے ترکہ کی تقسیم کے بارہ میں انہیں وصیت کردی اور خود موت کا انتظار کرنے لگے۔ بظاہر زندگی کی کوئی امید نہیں تھی۔ اسی دوران ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تشریف لائے ہیں اور ان کے سر پر ہاتھ رکھ کر ان کی صحت کے لئے دعا کی ہے۔ صبح اٹھے تو بالکل صحتمند تھے اور بیماری کا نام و نشان نہ تھا۔ سارے خاندان کو اکٹھا کیا اور بتایا کہ اس طرح مَیں نے خواب دیکھا ہے اب مجھے اس بیماری سے موت نہیں آئے گی۔ انشاء اللہ۔ چنانچہ اس کے بعد یہ مسلسل خدمت دین میں مصروف ہیں۔

☆ مکرمہ ہالہ محمد الجوہری صاحبہ آف مصر لکھتی ہیں: مَیں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت امام مہدی اور آپ کی جماعت پانی کے اوپر چل رہے ہیں۔ مَیں نے درخواست کی کہ مجھے بھی شرف مصاحبت بخشیں۔ انہوں نے کہا کہ واپسی پر ہم آپ کو بھی ساتھ لے لیں گے۔ اس رؤیا کے بعد مَیں نے صوفی ازم میں تلاشِ حق شروع کی لیکن اطمینان نہ ہوا۔ مَیں نے کہا کہ میری خواب سے مراد صوفی فرقہ نہیں ہوسکتا۔ اگرچہ اُن لوگوں کا اصرار تھا کہ مَیں نے انہی کو خواب میں دیکھا ہے۔ پھر ٹی وی پر مختلف چینل دیکھتے ہوئے ایم ٹی اے العربیہ نظر آیا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ مَیں نے اس چینل پر وہی شخص دیکھا جس کو خواب میں دیکھا تھا کہ وہ امام مہدی ہے اور پانی پر چل رہا ہے اور یہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تھے۔

☆ مکرم امیر صاحب ناروے لکھتے ہیں کہ حضور انور کا خطبہ جمعہ فرمودہ 7/مئی 2004ء ایک ٹی وی چینل سے نشر ہوا تو ایک غیر از جماعت دوست نے فون کیا اور پھر مسجد آکر بتایا کہ خطبہ جمعہ سن کر اُن میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور ان کی دنیا ہی بدل گئی ہے۔ انہیں 'دعوت الامیر' اور چند دوسری کتب دیں۔ چند دنوں کے بعد انہوں نے بیعت کرلی۔

☆ مکرم الحسن بشیر صاحب مبلغ گیانا ایک دوست مکرم اسماعیل محمد صاحب کی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ صاحب گیانا میں شیعوں کے امام تھے اور مجتہد کے مقام تک پہنچ چکے تھے۔ ان کو ٹی وی پروگرام کی وجہ سے جماعت کا تعارف ہوا۔ پھر احمدیہ مرکز آئے اور بتایا کہ ابھی حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کے متعلق ان کو شرح صدر نہیں ہے۔ ان کو کتاب "Invitation to Ahmadiyyat" دی گئی تو چار پانچ دن بعد ہی انہوں نے بیعت کرلی اور پھر اپنے ساتھیوں میں تبلیغ شروع کردی اور اب تک متعدد بیعتیں کروا چکے ہیں۔

☆......☆......☆

# Muslim Television Ahmadiyya
# Weekly Programme Guide
May 22, 2015 – May 28, 2015

*Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.*
*For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530*

## Friday May 22, 2015

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat: Surah Aale-Imraan and Surah An-Nisaa with Urdu translation. |
| 00:30 | Dars-e-Hadith |
| 00:45 | Yassarnal Quran: Lesson no. 57. |
| 01:15 | Reception In New Zealand Parliament: Recorded on November 4, 2013. |
| 02:10 | Spanish Service: Programme no. 4. |
| 03:00 | Pushto Muzakarah: Discussion on Seerat Hazrat Khalifatul Masih III (ra). |
| 03:45 | Tarjamatul Quran Class: Surah Al-Mumin, verses 70-86 and Surah Ha Meem Sajdah verses 1-6. Class no. 245. Recorded on May 6, 1998. |
| 04:50 | Liqa Maal Arab: Session no. 79. |
| 06:00 | Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 3-10 with Urdu translation. |
| 06:15 | Dars-e-Hadith |
| 06:25 | Yassarnal Quran: Lesson no. 58. |
| 06:50 | Reception In Nagoya: Rec. November 9, 2013. |
| 07:45 | Quebec Winter Carnival |
| 08:15 | Rah-e-Huda: Recorded on May 2, 2015. |
| 09:50 | Indonesian Serivce |
| 10:55 | Deeni-O-Fiqahi Masail: Programme no. 68. |
| 11:30 | Live Transmission From Baitul Futuh |
| 12:00 | Live Friday Sermon |
| 13:00 | Live Transmission From Baitul Futuh |
| 13:35 | Tilawat: Surah Al-Baqarah verses 66-74 and verses 75-81. |
| 13:50 | Seerat-un-Nabi: A discussion about the life of the Holy Prophet Muhammad (saw). |
| 14:35 | Shotter Shondane: Rec. September 29, 2015. |
| 16:20 | Friday Sermon [R] |
| 17:30 | Yassarnal Quran [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Reception In Nagoya [R] |
| 19:30 | Quebec Winter Carnival [R] |
| 20:10 | Deeni-O-Fiqahi Masail [R] |
| 21:00 | Friday Sermon [R] |
| 22:20 | Rah-e-Huda [R] |

## Saturday May 23, 2015

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 3-10 with Urdu translation. |
| 00:35 | Yassarnal Quran [R] |
| 01:05 | Reception In Nagoya [R] |
| 02:10 | Friday Sermon: Recorded on May 22, 2015. |
| 03:20 | Rah-e-Huda [R] |
| 04:55 | Liqa Maal Arab: Session no. 80. |
| 06:00 | Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 11-16 with Urdu translation. |
| 06:15 | Dars-e-Hadith |
| 06:35 | Al-Tarteel: Lesson no. 39. |
| 07:00 | Jalsa Salana UK Address: Recorded on September 1, 2013. |
| 08:20 | International Jama'at News |
| 08:50 | Story Time: Programme no. 63. |
| 09:10 | Question And Answer session: Recorded on February 16, 1997. |
| 10:00 | Indonesian Service |
| 11:00 | Friday Sermon: Recorded on May 22, 2015. |
| 12:15 | Tilawat |
| 12:30 | Al-Tarteel: Lesson no. 39. |
| 13:00 | Live Intikhab-e-Sukhan |
| 14:00 | Bangla Shomprochar |
| 15:15 | Life Of Hazrat Usman (ra) |
| 16:00 | Live Rah-e-Huda |
| 17:30 | Al-Tarteel [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Jalsa Salana UK Address [R] |
| 19:40 | Faith Matters: Programme no. 175. |
| 20:35 | International Jama'at News |
| 21:05 | Rah-e-Huda [R] |
| 22:35 | Story Time [R] |
| 23:00 | Friday Sermon [R] |

## Sunday May 24, 2015

| | |
|---|---|
| 00:15 | World News |
| 00:30 | Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 11-16 with Urdu translation. |
| 00:45 | Al-Tarteel: Lesson no. 39. |
| 01:10 | Jalsa Salana UK Address [R] |
| 02:30 | Story Time [R] |
| 03:00 | Friday Sermon [R] |
| 04:15 | Life Of Hazrat Usman (ra) [R] |
| 04:50 | Liqa Maal Arab: Session no. 81. |
| 06:00 | Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 17-24 with Urdu translation. |
| 06:15 | Dars-e-Hadith |
| 06:30 | Yassarnal Quran: Lesson no. 58. |
| 07:00 | Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal: Recorded on September 27, 2014. |
| 08:05 | Faith Matters: Programme no. 175. |
| 09:05 | Question & Answer Session: Rec. June 14, 1998. |
| 10:05 | Indonesian Service |
| 11:10 | Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on April 18, 2014. |
| 12:10 | Tilawat |
| 12:25 | Yassarnal Quran [R] |
| 13:00 | Friday Sermon: Recorded on May 22, 2015. |
| 14:10 | Shotter Shondhane: Rec. September 29, 2011. |
| 15:15 | Seerat Sahabiyat-e-Rasool |
| 15:45 | Muslim Scientists |
| 16:00 | Live Press Point |
| 17:05 | Kids Time: Programme no. 46. |
| 17:30 | Yassarnal Quran [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal [R] |
| 19:30 | Live Beacon Of Truth |
| 20:35 | Roots To Branches |
| 21:00 | Press Point |
| 22:05 | Friday Sermon [R] |
| 23:15 | Question And Answer Session [R] |

## Monday May 25, 2015

| | |
|---|---|
| 00:15 | World News |
| 00:35 | Tilawat [R] |
| 00:55 | Dars-e-Hadith [R] |
| 01:15 | Yassarnal Quran [R] |
| 01:45 | Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal [R] |
| 03:00 | Muslim Scientists |
| 03:15 | Roots To Branches [R] |
| 03:40 | Friday Sermon [R] |
| 04:55 | Liqa Maal Arab: Session no. 82. |
| 06:00 | Tilawat: Surah An-Nisaa verses 25-29 with Urdu translation. |
| 06:15 | Dars-e-Hadith |
| 06:30 | Al-Tarteel: Lesson no. 39. |
| 07:00 | Far East Tour: Huzoor's visit to Singapore and Australia. Recorded on December 18, 2013. |
| 07:35 | Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood |
| 08:00 | International Jama'at News |
| 08:30 | Maidane Amal Ki Kahani |
| 09:00 | Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on July 06, 1998. |
| 10:05 | Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on January 30, 2015. |
| 11:10 | Zahoor-e-Qudrat-e-Sania |
| 12:05 | Tilawat |
| 12:20 | Dars-e-Hadith [R] |
| 12:35 | Al-Tarteel [R] |
| 13:00 | Friday Sermon: Recorded on August 7, 2009. |
| 14:05 | Bangla Shomprochar |
| 15:10 | Zahoor-e-Qudrat-e-Sania [R] |
| 16:00 | Rah-e-Huda: Recorded on May 9, 2015. |
| 17:30 | Al-Tarteel [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:25 | Far East Tour [R] |
| 19:00 | Somali Service: Programme no. 11. |
| 19:35 | The Life Of Hazrat Ali (ra) |
| 20:30 | Rah-e-Huda [R] |
| 22:00 | Friday Sermon [R] |
| 23:05 | Zahoor-e-Qudrat-e-Sania [R] |

## Tuesday May 26, 2015

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 25-29 with Urdu translation. |
| 00:35 | Dars-e-Hadith [R] |
| 00:50 | Al-Tarteel [R] |
| 01:25 | Far East Tour [R] |
| 02:00 | Kids time: Programme no. 46. |
| 02:30 | Friday Sermon [R] |
| 03:50 | Maidane Amal Ki Kahani |
| 04:20 | The Life Of Hazrat Ali (ra) [R] |
| 04:50 | Liqa Maal Arab: Session no. 83. |
| 06:00 | Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 30-36 with Urdu translation. |
| 06:15 | Dars-e-Hadith |
| 06:30 | Yassarnal Quran: Lesson no. 59. |
| 07:00 | Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal: Recorded on April 26, 2015. |
| 08:00 | Aao Urdu Seekhain: Programme no. 15. |
| 08:30 | Australian Service |
| 09:00 | Question & Answer Session: Rec. June 14, 1998. |
| 10:00 | Indonesian Service |
| 11:00 | Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on May 22, 2015. |
| 12:05 | Tilawat |
| 12:15 | Dars-e-Hadith [R] |
| 12:30 | Yassarnal Quran [R] |
| 13:00 | Faith Matters: Programme no. 171. |
| 14:00 | Bangla Shomprochar |
| 15:00 | Spanish Service: Programme no. 8. |
| 15:35 | Aao Urdu Seekhain: Programme no. 13. |
| 16:00 | Press Point: Recorded on May 24, 2015. |
| 17:00 | Pakistan National Assembly 1974 |
| 17:45 | Yassarnal Quran [R] |
| 18:05 | World News |
| 18:30 | Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal [R] |
| 19:35 | Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on May 22, 2015. |
| 20:35 | Aao Urdu Seekhain [R] |
| 21:00 | Press Point [R] |
| 22:00 | Faith Matters [R] |
| 23:00 | Question And Answer Session [R] |

## Wednesday May 27, 2015

| | |
|---|---|
| 00:05 | World News |
| 00:20 | Tilawat [R] |
| 00:30 | Dars-e-Hadith [R] |
| 00:50 | Yassarnal Quran [R] |
| 01:05 | Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal [R] |
| 02:10 | Aao Urdu Seekhain [R] |
| 02:30 | Story Time [R] |
| 03:00 | Press Point [R] |
| 04:00 | Noor-e-Mustafwi |
| 04:25 | Australian Service |
| 04:50 | Liqa Maal Arab: Session no. 84. |
| 06:00 | Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 37-44 with Urdu translation. |
| 06:15 | Dars-e-Hadith |
| 06:30 | Huzoor's Khilafat Day Message: Recorded on May 27, 2014. |
| 07:00 | Jalsa Salana Qadian Address: Recorded on December 29, 2013. |
| 08:05 | Huzoor's Engagements: A documentary featuring the various activities of Hazrat Mirza Masroor Ahmad (aba). |
| 09:00 | Question And Answer Session: Recorded on February 16, 1997. |
| 10:00 | Indonesian Service |
| 11:05 | Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on May 22, 2015. |
| 12:10 | Tilawat |
| 12:25 | Tareekh Khilafat-e-Ahmadiyya |
| 13:00 | Friday Sermon: Recorded on August 7, 2009. |
| 14:05 | Bangla Shomprochar |
| 15:10 | Tareekh Khilafat-e-Ahmadiyya [R] |
| 15:50 | True Concept Of Khilafat |
| 16:15 | Huzoor's Engagements [R] |
| 17:05 | MTA Voice Of Khilafat |
| 17:30 | Huzoor's Khilafat Day Message [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:25 | Jalsa Salana Qadian Address [R] |
| 19:30 | French Service: Horizons d'Islam. Episode 30 |
| 20:30 | Tareekh Khilafat-e-Ahmadiyya [R] |
| 21:05 | Tehrik-e-Jadid |
| 21:40 | Friday Sermon [R] |
| 23:00 | Intikhab-e-Sukhan: Recorded on May 23, 2015. |

## Thursday May 28, 2015

| | |
|---|---|
| 00:10 | World News |
| 00:30 | Tilawat [R] |
| 00:45 | Dars-e-Hadith |
| 01:05 | Jalsa Salana Qadian Address [R] |
| 02:10 | Tareekh Khilafat-e-Ahmadiyya: Part 2 |
| 02:50 | Huzoor's Engagements [R] |
| 03:40 | True Concept Of Khilafat [R] |
| 04:05 | Tehrik-e-Jadid [R] |
| 04:30 | Dars-e-Hadith [R] |
| 04:50 | Liqa Maal Arab: Session no. 85. |
| 06:05 | Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 45-52 with Urdu translation. |
| 06:20 | Yassarnal Quran: Lesson no. 59. |
| 06:45 | Far East Tour: Recorded on December 18, 2013. |
| 07:20 | The Era Of Khilafatul-Masih I |
| 08:00 | Beacon Of Truth: Recorded on April 19, 2015. |
| 09:00 | Tarjamatul Quran Class: Surah Ha Meem Sajdah, verses 5 – 51, Class No. 246. Recorded on May 12, 1998. |
| 10:05 | Indonesian Service |
| 11:20 | Japanese Service: Programme no. 16. |
| 12:00 | Tilawat |
| 12:10 | Yassarnal Quran [R] |
| 13:00 | Beacon Of Truth [R] |
| 14:10 | Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on May 22, 2015. |
| 15:05 | Aao Urdu Seekhain |
| 15:25 | The Era Of Khilafatul-Masih I [R] |
| 16:10 | Persian Service: Programme no. 26. |
| 16:45 | Tarjamatul Quran Class [R] |
| 17:45 | Yassarnal Quran [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Far East Tour [R] |
| 19:30 | Live German Service |
| 20:40 | Faith Matters: Programme no. 176. |
| 21:35 | Tarjamatul Quran Class [R] |
| 22:45 | Beacon Of Truth [R] |

***Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).***

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 22 Friday 22 May , 2015 Issue No. 21

لجنہ کی تنظیم جو احمدی عورتوں کی تربیت کے لئے بنائی گئی ہے اسی لئے بنائی گئی ہے کہ احمدی عورتوں میں یہ احساس ہو کہ ہماری جماعت میں الگ اور علیحدہ پہچان ہے۔ یہ احساس ہر وقت رہنا چاہیے کہ اس پہچان کو ہم نے جماعت کے وقار کے لئے قائم رکھنا ہے اور مزید نکھارنا ہے۔

**اگر تم سچ پر قائم رہنے والی ہو اور سچائی پھیلانے والی بن جاؤ گی تو معاشرے کے حسن کو نکھارنے میں بہت بڑا کردار ادا کر رہی ہوگی۔**

## سورۃ الاحزاب کی آیت 36 کے حوالہ سے نہایت اہم نصائح

**اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکموں سے چمٹے رہنے والی ہوں۔ آپ کے عمل اور آپ کی تربیت کی وجہ سے آپ کی گودوں میں پلنے والا ہر بچہ دنیائے احمدیت کا روشن چمکتا ستارہ بن جائے جو آپ کے لئے بھی قرۃ العین ہو اور جماعت کے لئے بھی۔ اللہ کرے کہ آپ کے نیکیوں پر چلنے کے عمل خلیفۂ وقت کو جماعت کی تربیت کی کمی کی پریشانی سے آزاد کرنے والے ہوں اور آپ میں سے ہر ایک خلیفۂ وقت کا دستِ راست بننے والی ہو۔**

لجنہ اماء اللہ یو کے کے سالانہ اجتماع کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب فرمودہ 20 نومبر 2005ء

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ ۔وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ۔ اَعَدَّاللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا (الاحزاب:36)

اسلام میں عورت کا جو مقام ہے اُس کو ہر احمدی عورت کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے خاص طور پر اس معاشرے میں بعض باتوں کی اس حد تک آزادی ہے جس کی کوئی بھی مذہب اجازت نہیں دیتا۔ اگر آپ اپنے اس مقام کو پہچان لیں تو آپ نیک باپ بھی پیدا کر رہی ہوں گی، نیک خاوند بھی پیدا کر رہی ہوں گی، نیک بھائی بھی پیدا کر رہی ہوں گی، نیک بیٹے بھی پیدا کر رہی ہوں گی، نیک داماد بھی پیدا کر رہی ہوں گی اور آج معاشرے میں جو جھگڑے اور فساد اور لڑائیاں ہیں اُن سے معاشرے کو صاف کر رہی ہوں گی۔ لیکن بہرحال اس کے لئے قربانی کرنی پڑے گی۔ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی پڑے گی اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کی طرف توجہ دینی پڑے گی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں سورۃ احزاب میں جس آیت کی ابھی مَیں نے تلاوت کی ہے عورتوں اور مَردوں کو بتایا ہے کہ اگر تم یہ یہ کام کرو تو تمہاری مغفرت بھی ہے۔ اس میں دس کام گنوائے گئے ہیں اور نہ صرف مغفرت ہے بلکہ اجرِ عظیم بھی ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ یہ کہے کہ میں اجرِ عظیم عطا کروں گا تو اُس عظیم کا مطلب ہے کہ ایسا اجر جس کا تم سوچ بھی نہیں سکتے، ایسے انعامات جن کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ تم اس دنیا میں بھی اس کے پھل کھاؤ گی اور مرنے کے بعد بھی یہ پھل ہیں، یہ انعامات ہیں۔

ان باتوں میں پہلی بات یہ بیان فرمائی کہ کامل مسلمان بنو۔ صرف منہ سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونے کا اظہار نہ کر دو۔ تمہارے دل میں اس تعلیم پر عمل کرنے کی طرف توجہ بھی ہونی چاہیے۔ اور ایمان لانے کا اس سے اگلا قدم یہ ہے کہ جب تم نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ اُس کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ تمام قدرتوں کا مالک ہے اور ربّ العالمین ہے کائنات کی ہر چیز کی پیدائش اُس کی ہے، اُس نے پیدا کی ہے تو پھر اس بات کو اپنے دل میں راسخ کرو۔ اس پر مکمل ایمان لاؤ اور ایمان کے تمام درجے طے کرو۔ قرآن کریم میں ایک مومن کے لئے جو باتیں درج ہیں اُن پر عمل کرنے والی بنو اور ایمان کی تاریخ میں تو قرآن کریم کے شروع میں ہی ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ ایمان کامل تب ہوگا جب تم غیب پر ایمان لانے والی ہوگی۔ یہ یقین ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ہے اور سب قوتوں کا مالک ہے۔ نماز پڑھنے والی، عبادت کرنے والی اور وقت پر نمازوں کی ادائیگی کرنے والی ہوگی۔ اور پھر جب خدا تعالیٰ کی خاطر مالی قربانی میں بھی حصہ لوگی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور خلفاء کی مستقل تربیت کی وجہ سے آج احمدی خواتین میں مالی قربانی کا جذبہ بہت بڑھا ہوا ہے۔

آج بعض خواتین انتہائی تنگی کی حالت میں بھی جب انہیں کہا جائے کہ دین کی خاطر قربانی کرو تو بے دریغ بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لے رہی ہوتی ہیں اور اپنی پسندیدہ چیزیں بعض دفعہ زیور وغیرہ بھی پیش کر دیتی ہیں۔ لیکن دوسری جو چیزیں ہیں عبادت وغیرہ اُس کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ پس جب تک اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین اور اُس کی عبادتوں کی طرف توجہ رہے گی اُس کی راہ میں جان، مال اور وقت کی قربانی کا تصور قائم رہے گا اور کرتی رہیں گی کوئی چیز بھی آپ کی ترقی کی راہ میں روک نہیں بن سکتی۔

پھر فرمایا کہ ایک خصوصیت یہ بھی ہے جس پر ہر مسلمان اور مومنہ عورت کو قائم ہونا چاہیے کہ وہ فرمانبردار ہو۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرنے والی ہو، نظامِ جماعت کی مکمل اطاعت کرنے والی ہو۔

لجنہ کی تنظیم جو احمدی عورتوں کی تربیت کے لئے بنائی گئی ہے اسی لئے بنائی گئی ہے کہ احمدی عورتوں میں یہ احساس ہو کہ ہماری جماعت میں الگ اور علیحدہ پہچان ہے ہماری کوئی اہمیت ہے اور اگر مَردوں کے مقابلے پر بعض کام کرنے کے موقعے نہیں ملتے تو اپنی تنظیم کے تحت ہم وہ کام کریں جن سے بعد میں ظاہر ہوتا ہو کہ عورتوں نے کتنا کام کیا ہے اور مَردوں نے کتنا کام کیا ہے۔ تو بہرحال یہ احساس ہر وقت رہنا چاہیے کہ اس پہچان کو ہم نے جماعت کے وقار کے لئے قائم رکھنا ہے اور مزید نکھارنا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے آپ کے مختلف پروگرام بنتے ہیں، تربیتی اجلاسات ہوتے ہیں، اجتماعات ہوتے ہیں۔ یہ اجتماع ہو رہا ہے تو اپنی تربیت کے لئے اپنے علم میں اضافے کے لئے اپنی فرماں برداری کا ثبوت دینے کے لئے، اپنی اولاد میں نظام جماعت کی روح پیدا کرنے کے لئے۔ ضروری ہے کہ اجتماعوں جلسوں اور اجلاسوں کے یہ جو سارے پروگرام ترتیب دئے جاتے ہیں آپ لوگ بڑھ چڑھ کر ان میں حصہ لیں۔ جو اس معاملے میں کمزور بہنیں ہیں ان کو بھی اپنے ساتھ ملائیں ان کو بھی پیار اور محبت سے سمجھا کر ان پروگراموں میں شامل کریں اس سے آپ اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسرے کی اصلاح کی فکر بھی کر رہی ہوں گی اور اس وجہ سے دوہرا ثواب کما رہی ہوں گی اور یہ جو دوسروں کی اصلاح کی فکر ہے یہ بھی انبیاء کی سنت ہے۔ انبیاء کو سب سے زیادہ فکر اس بات کی رہتی ہے۔ کوئی یہ نہ سمجھے اس کی ضرورت نہیں ہے کہ پرائے معاملے میں ٹانگ اڑانے والی بات ہے۔ نہیں، بلکہ یہ فکر کرنی چاہیے لیکن طریقے سے، پیار سے، محبت سے۔

حدیث میں آیا ہے کہ جو چیز تم اپنے لئے پسند کرتے ہو وہ دوسروں کے لئے بھی پسند کرو۔ تو جب ایک چیز آپ نے اپنے لئے پسند کی ہے تو اس نیکی کو دوسروں میں رائج کرنے کی کوشش کریں اس سے آپ معاشرے میں نیکیاں بکھیر رہی ہونگی اور جب آپ اس طرح عورت کی اصلاح کر رہی ہوں گی تو مستقبل کی نسلوں کی بھی اصلاح کر رہی ہوں گی۔

پھر جس بات کی ہم سے توقع کی جاتی ہے اور وہ انتہائی اہم بات ہے۔ وہ سچائی ہے۔ اگر تم سچ پر قائم رہنے والی ہو اور سچائی پھیلانے والی بن جاؤ گی تو معاشرے کے حسن کو نکھارنے میں بہت بڑا کردار ادا کر رہی ہوگی۔ اگر عورت میں یہ احساس ہو جائے کہ میں نے سچ پر قائم رہنا ہے اور ہر حالت میں جھوٹ کو اپنے قریب نہیں پھٹکنے دینا تو یہ ایک ایسا جہاد ہے جس سے نہ صرف اپنے آپ کو شرک سے پاک کر رہی ہوں گی بلکہ معاشرے کو بھی اس شرک سے پاک کرنے والی ہوں گی اور اپنی اولادوں کے دل میں بھی جھوٹ اور شرک کے خلاف احساس پیدا کر رہی ہوں گی اُن کی بھی تربیت کر رہی ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کو بھی شرک کے برابر قرار دیا ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں غلط بیانیاں جو ہیں یہ ہوتے ہوتے بڑے بڑے جھوٹ بننے شروع ہو جاتے ہیں۔ بچے ماؤں کی حرکتیں دیکھ رہے ہوتے ہیں اُن کے زیر تربیت ہوتے ہیں۔ وہ جیسا ماں کو دیکھتے ہیں تو غیر محسوس طریقے پر ویسا خود بھی ہو جاتے ہیں۔ پس میں آپ عورتوں اور بچیوں کو اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اگر معاشرے سے شرک کا خاتمہ اور اپنی اگلی نسلوں کی بقاء چاہتی ہیں اُن کو پاک بنانا چاہتی ہیں تو جھوٹ کو معاشرے سے ختم کرنے کے لئے اور سچ کو معاشرے میں قائم کرنے کے لئے ایک مہم چلائیں۔ لجنہ اماء اللہ یو کے خاص طور پر اس پر کام کرے۔ پہلے بھی میں اس بارے میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں۔ اب سچ صرف اتنا نہیں ہے کہ کہیں کسی نے پوچھا تو

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں